چمنستانِ رضویہ

(چھولس سادات کی اجمالی تاریخ اور شجرہ)

تصنیف

مولانا سید غافر رضوی سبزواری فلکؔ چھولسی

(اسلامک اسکالر دہلی)

چمنستانِ رضویہ

(چھولس سادات کی اجمالی تاریخ اور شجرہ)

تصنیف

مولانا سید غافر رضوی سبزواری فلکؔ چھولسی

(اسلامی اسکالر دہلی)

انتساب

ہم اپنی ادنیٰ سی کاوش ''**چمنستانِ رضویہ**'' کو امام ضامن وثامن شاہِ خراسان حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

''گر قبول افتد زہی عز و شرف''

کتاب کا تعارف

نام کتاب	:	چمنستانِ رضویہ - شجرۂ چھولس سادات
تصنیف	:	مولانا سید غافر رضوی سبزواری صاحب قبلہ فلکؔ چھولسی
تحقیق	:	مولانا سید ذاکر رضا رضوی صاحب قبلہ سبزواری چھولسی
کمپوزنگ	:	سید منظر مصطفےٰ (مقداد رضوی)
پیشکش	:	جناب سید احسن رضا رضوی، گلشن سبزوار چھولس سادات
ناشر	:	پیام اسلام فاؤنڈیشن و فلکؔ میڈیا (گلشن سبزوار)
پہلا ایڈیشن	:	۱۴۴۷ھ - ۲۰۲۶ء
قیمت	:	Rs.150/- (۱۵۰/روپئے)
ملنے کا پتہ	:	payameislam.blogspot.com
		saaghareilm.blogspot.com

﴿فہرست مطالب﴾

☆☆☆

حرفِ دل

شجرہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر آیات وروایات گواہ ہیں یہاں تک کہ قرآن کریم نے شجرۂ طیبہ کے ساتھ شجرۂ خبیثہ کو بھی بیان کیا ہے جس کا صاف صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں شجرۂ طیبہ کے ساتھ ساتھ شجرۂ خبیثہ بھی تناور ہوتا جارہا ہے، جس طرح شجرۂ طیبہ کے مالی اس کی سینچائی میں کوشاں رہتے ہیں اسی طرح شجرۂ خبیثہ کے حامی بھی اپنے شجرہ کی حفاظت میں رات دن ایک کئے رہتے ہیں۔

واقعاً اپنے شجرہ کی حفاظت انسان کی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے، ہر انسان کو اپنے شجرہ کی حفاظت کا حق ہے اور اسے اپنے شجرہ کی حفاظت کرنا بھی چاہئے کیونکہ اگر انسان خود اپنے شجرہ کی حفاظت نہیں کرے گا تو پھر اس کی حفاظت کون کرے گا؟۔ جب شجرۂ خبیثہ والے اپنے شجرہ کی حفاظت اچھی طرح کررہے ہیں تو پھر بدرجہ اولیٰ شجرۂ طیبہ کے محافظوں کو بھی اپنے شجرہ کی حفاظت کرنا چاہئے۔

شجرہ کی حفاظت صرف ایک انسان نہیں کرسکتا بلکہ ہر انسان کو اپنے شجرہ کی بابت فکر کرنا چاہئے کیونکہ ایک انسان زیادہ سے زیادہ اپنے پورے خاندان کے شجرہ کو محفوظ رکھ سکتا ہے لیکن پوری بستی کا شجرہ بچانے کے لئے سب کو آگے بڑھنا پڑتا ہے یا پھر کوئی ایسا انسان ہو جو رات دن ایک کرکے پوری بستی کے شجرہ کو ایک جگہ محفوظ کرلے۔ ایسے انسان کا پوری بستی کو شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے بغیر کسی لالچ کے اتنی زحمتیں برداشت کیں اور پوری بستی کا شجرہ مرتب کیا۔ انہی تمام معروضات کے پیش نظر چمنستانِ سبزوار کا ایک گلاب، راہ کے تمام کانٹوں کو صاف کرتا ہوا نکلا اور ایک ایک پھول کو چن کر گلدستہ کی شکل میں پوری بستی کو ایک تحفہ دیا جس کا نام ''گلستانِ رضویہ'' رکھا۔

مذکورہ کتاب مولانا سید ذاکر رضا رضوی سبزواری صاحب قبلہ چھولسی کی انتھک جدوجہد کا منھ بولتا شاہکار ہے۔

یہ کتاب مختصر تاریخ کے ساتھ چھولس کے سادات رضوی کا سلسلۂ نسب بیان کرتی ہے۔ اس کتاب میں چھولس کے تمام سادات کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہاں تک کہ جو لوگ پاکستان جاکر بس گئے ہیں ان میں سے بھی جہاں تک ممکن ہوسکا اس کتاب میں شامل کیا ہے۔

اس شجرہ کی بابت چھولس سادات کی بستی کو قیام قیامت تک مولانا موصوف کا مرہونِ منت رہنا چاہئے کیونکہ

موصوف نے ہماری آنے والی نسلوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

ہر فرد بشر کو اس چیز کا بھی احساس ہونا چاہئے کہ سیادت کا مرتبہ اتنا ارفع و اعلیٰ ہے جس کی برابری کوئی سی قوم نہیں کر سکتی لیکن سید نہ ہوتے ہوئے خود کو سید لکھنا، لکھوانا یا سید کہلوانا بھی خود اپنی ماں کے دامن پر اتنا برا داغ ہے جسے کوئی بڑی سے بڑی نیکی صاف نہیں کر سکتی، اسی طرح کسی سید کو غیر سید کہنا بھی اس پر بہت بڑی تہمت ہے۔

شجرہ میں خامیوں کا وجود کوئی اجنبی شئے نہیں ہے یقیناً اس میں اغلاط کا پایا جانا ممکن ہے کیونکہ یہ قرآن جیسی عظیم آسمانی کتاب نہیں ہے جس میں غلطی نہیں ہو سکتی لہٰذا تاریخی اعتبار سے بھی اور ناموں کے اعتبار سے بھی غلطیاں معرض وجود میں آسکتی ہیں لیکن غلطیوں کا پایا جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ مکمل شجرہ ہی خراب ہے۔ مولانا موصوف نے خود اپنے مقدمہ میں بیان کیا ہے کہ اس شجرہ میں کسی کا نام نہ ہو تو وہ ہمیں مطلع کریں اور اپنے سلسلہ کو آگے بڑھائیں، جو خامیاں ہیں وہ دور کرائیں اور اپنے شجرہ کو بے عیب بنائیں۔ شجرہ کی اصلاح فسادات کے ذریعہ نہیں ہوتی بلکہ قائل معقولی والی باتوں سے انجام دی جاتی ہے تاکہ کام کو بحسن وخوبی آگے بڑھایا جا سکے۔

احقر العباد نے اپنے بڑے بھائی یعنی مولانا ذاکر رضا صاحب کی تحقیقات کو کچھ اضافات کے ساتھ مرتب کیا اور اس مصدقہ وموثقہ کتاب کو ''چمنستانِ رضویہ'' کے نام سے موسوم کرتے ہوئے آمادہ کیا تاکہ آئندہ نسلوں کے ہاتھوں میں ہماری بستی کا شجرہ منتقل ہوتا رہے۔

آخر کلام میں مولانا موصوف کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہوئے ایزد منان کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ پروردگار عالم موصوف کی تمام زحمات کو شرف قبولیت سے ہمکنار فرمائے اور ان کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔ ایڈوکیٹ محراب علی رضوی چھولسی کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف نے بہت زحمت اٹھائی اور اس کارِ خیر میں شانہ بشانہ رہے۔ ''والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ''

سید غافر رضوی سبزواری فلکؔ چھولسی مقیم دہلی

(ایم اے، معلّم، فاضل قم)

☆☆☆☆☆

سبزوار کا مختصر تعارف

بیہق: خراسان (ایران) کا ایک قدیم اور سرسبز وشاداب قصبہ ہے، سلطان محمود غزنوی کے سامنے تک بیہق کہلاتا تھا لیکن اسکے بعد بیہق کا نام ''سبزوار'' ہوگیا۔ سبزوار: نیشاپور سے تقریبا ۷۰ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

سبزوار کی بہت سی مشہور روایتیں ہیں۔ ایران کے جن مقامات پر سادات کے پراگندہ خانوادے سب سے پہلے آباد ہوئے ان میں قم کے ساتھ سبزوار کا بھی نام آتا ہے۔ اس سرزمین پر ہمیشہ اہل علم اور اہل کمال شخصیتیں پیدا ہوتی رہی ہیں، جب ایران میں فقہ حنفی وشافعی کا سکہ رائج تھا اور تمام اہل ایران اسکی پیروی کرتے تھے اس زمانہ میں بھی اہل سبزوار نے شیعہ عقیدہ سے وابستگی رکھی جبکہ بادشاہانِ وقت اہل تسنن اور متعصب تھے۔

اس وقت کا ایک واقعہ کچھ اس طرح رقم ہوا ہے کہ کسی بادشاہ نے سبزوار پر حملہ کر دیا اور لوگوں کو برا بھلا کہا کہ تم لوگ بدعقیدہ اور بد مذہب ہو، میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا اور یہ جو تم بدعتیں پھیلاتے ہو ان کا ایسا مزہ چکھاؤں گا کہ یاد رکھو گے؛ سب نے خوشامد کی اور قسمیں کھائیں کہ جو کچھ ہمارے بارے میں کہا گیا ہے وہ سب غلط ہے، ہم ہرگز بدعقیدہ نہیں ہیں؛ ہم کوئی بدعتی کام نہیں کرتے ہیں، ہم دیندار ہیں، ہم پر رحم فرمائیے۔

بادشاہ بولا: اچھا اگر تم صحیح کہہ رہے ہو تو مجھے ثبوت دو اور کم از کم ایک آدمی ''ابوبکر'' نام کا اپنے شہر میں دکھا دو۔ فوراً اہل شہر تلاش میں لگ گئے، آخر کار تلاش کرنے پر پورے شہر میں ایک ''ابوبکر'' نامی آدمی مل گیا؛ فوراً اسے بادشاہ کے حضور میں پیش کیا گیا، ''ابوبکر'' بہت ہی خستہ حال، غربت زدہ، پتلا دبلا اور کمزور سا آدمی تھا، اس کو دیکھ کر بادشاہ کے غصہ میں اضافہ ہوا اور لہجہ میں تیزی آ گئی؛ لوگوں نے دست بستہ کہا: جہاں پناہ! اس میں ہماری کیا غلطی ہے! سبزوار کی آب وہوا، ابوبکر کے موافق نہیں ہے اس سے بہتر اس کی پرورش نہیں کر سکتی۔

ایران کی تاریخ میں دو المناک حادثے:

پہلا حادثہ: تاتاریوں کے حملے جو چنگیز خاں اور اس کے بھتیجے ''ہلاکو خاں'' نے کئے جس کی انتہا بغداد کی تباہی اور ''بنی عباس'' کے خاتمہ پر ہوئی ہے، چنگیز خاں کے لئے مشہور تھا کہ جس جگہ حملہ کر دے وہاں کے چوہے اور بلیاں بھی باقی نہیں رہتیں، بغداد میں ایسا قتل عام ہوا کہ تین روز تک سڑکوں پر خون جاری رہا، دریائے دجلہ کئی میل تک

سرخ ہو گیا، ابن خلدون کی روایت کے مطابق سولہا لاکھ اور ذہبی کی روایت کے اعتبار سے اٹھارہ لاکھ لوگوں کو قتل کیا گیا؛ اس حادثہ میں ستّر ہزار ساداتِ سبزوار قتل ہوئے، اکثر سادات جائے امن کی طرف رخصت ہو گئے اور کچھ وہیں قیام پذیر رہے۔ (گلشن سبزوار، میر علی ہادی، ص۲۴)

دوسرا حادثہ: جب تیمور نے ایشیا میں اپنی حکومت کو پھیلانا شروع کیا تو ۷۵۹ھ میں سبزوار کا رخ کیا جو اس وقت شیعیان حیدر کرار کا دارالحکومت تھا، تیمور بخارا سے اپنی فوج لیکر سبزوار پر حملہ کرنے کے لئے آ گیا، یہ سفر بیس روز میں طے کیا، یہاں پہنچ کر اس نے بہت تباہی مچائی اور آخر کار سبزوار کو فتح کر لیا۔ (ای میگزین ''اسرار نامہ'' بحوالہ ''منم تیمور جہانگشا'')

سید محمودؒ نے تیمور کے خلاف دفاعی جہاد کیا لیکن بادشاہ کے لشکر کو روکنا مشکل تھا! سید محمودؒ اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی، سید محمودؒ شکستہ دل امام رضاؑ کے روضہ پر پہنچے، وہاں پہنچ کر دعا کی، روضہ کے سامنے ترک دنیا کی قسم کھائی اور فقیری بھیس اختیار کر کے مشہد سے واپس ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

شجرہ نویسی میں غلط فہمی کا سبب

علامہ شیخ مفیدؒ اپنی کتاب الارشاد جلد۲ صفحہ ۲۸۱، علامہ طبرسی اپنی کتاب اعلام الوریٰ ج ۲، ص ۱۰۱، علامہ صفار اپنی کتاب بصائر الدرجات ج ا صفحہ ۵۱ نیز علامہ قطب راوندی اپنی کتاب الخرائج والجرائح جلد ا صفحہ ۴۲۲ پر رقمطراز ہیں کہ قدیم زمانہ میں امام رضا علیہ السلام سے منسوب نسل کو ''ابن الرضا'' کہا جاتا تھا (جیسا کہ حال حاضر میں بھی ایران کے کچھ شہروں میں امام رضا علیہ السلام سے منسوب نسل کو ''ابن الرضا'' کہا جاتا ہے) لیکن ابن الرضا کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ براہ راست امام رضا علیہ السلام کے بیٹے ہیں بلکہ ابن الرضا اس لئے کہلاتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ یہاں تک کہ روایات میں امام تقی، امام نقی، امام عسکری اور امام زمانہ علیہم السلام کو بھی ''ابن الرضا'' کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔

ابن الرضا لفظ کی ایجاد کا پس منظر یہ ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے بعد واقفیہ جیسے گروہوں نے اپنا

عقیدہ ظاہر کیا کہ اب امامت آگے نہیں بڑھے گی اسی تناظر میں امام رضا علیہ السلام کے حقیقی جانشینوں نے خود کو ابن الرضا ''یعنی رضا کا بیٹا'' کے عنوان سے پہچنوایا تا کہ زمانہ سمجھ لے کہ امامت اسی سلسلہ سے آگے بڑھی ہے۔

کتاب ''گوہر ہدایت'' تالیف آیت اللہ سید علی مقدم قوچانی کے مطابق: حضرت سید محمد ابن امام علی نقی علیہ السلام (مدفون سامراء۔عراق) کی نسل کو بھی ''ابن الرضا'' کہا جاتا ہے جب کہ حضرت سید محمدؒ، امام رضا علیہ السلام کے براہ راست فرزند نہیں بلکہ امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند تھے۔ یہ اشارہ ہے اس حقیقت کی طرف کہ امام رضا کا نام باقی رکھنے کے لئے ''ابن الرضا'' کہا گیا۔

عباسی دور میں بھی امام رضا علیہ السلام کی نسل کو ابن الرضا کہا جاتا تھا تا کہ عوام سے متمایز کیا جا سکے۔ شجرہ نویسی میں اسی مقام پر غلطی ہوئی ہے کہ بعض شجرہ نویس حضرات نے ابن الرضا سے یہ اخذ کیا کہ یہ براہ راست امام رضا علیہ السلام کے فرزند ہیں لہٰذا سادات رضوی کا سلسلہ کہیں حسنؑ سے جوڑ دیا، کہیں حسینؑ سے متصل کر دیا اور کہیں ابراہیمؑ سے ملا دیا جو کہ تاریخی حقائق کے خلاف ہے!۔

☆☆☆☆☆

چھولس سادات کے شجرہ سے متعلق گفتگو

جس طرح ہر وارث کے پاس اپنے مورث کا شجرہ ہونا چاہئے اسی طرح اہل چھولس سادات کے پاس بھی مصدقہ شجرہ موجود ہے جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوتا ہے۔ ساداتِ جارچہ اور ساداتِ چھولس کا شجرہ چونکہ ایک ہے اس لئے اصل شجرہ جارچہ میں علامہ حافظ قاری سید جعفر علی رضوی مرحوم اور ان کے بیٹے علامہ حافظ قاری سید عباس حسین رضوی مرحوم کے کتب خانہ میں موجود تھا جس کے لئے تین پلنگ ملا کر بچھائے جاتے تھے اور ان پر پھیلا کر پڑھا جاتا تھا؛ اگر چھولس میں کسی کو اس کی ضرورت پڑتی تھی تو جارچہ جا کر اسکی نقل لاتا تھا۔

لیکن کچھ عرصہ پہلے برسات میں کتابوں والے ہال کی چھت گر گئی جس میں دوسری کتابوں کے ساتھ شجرہ بھی تباہ ہو گیا البتہ اسکی کچھ نقلیں موجود رہ گئیں اور اس شجرہ کی نقل جو صرف سادات چھولس سے مختص تھی وہ میر علی ہادی مرحوم نے اپنے پاس رکھی اور اس کو ۱۹۳۱ء میں کتابی شکل میں چھپوایا جس کا نام ''گلشن سبزوار'' رکھا۔

مئی ۱۹۵۷ء میں حکیم سید غلام حسنین نجم رضوی نے ''گلدستہ رضویہ'' کے نام سے چھولس سادات کا شجرہ شائع کیا۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء میں پروفیسر نبی ہادی صاحب نے ''تذکرہ سادات جارچہ و چھولس'' کے نام سے ایک کتاب تالیف کی جس کو ڈاکٹر جناب ظہور ہادی صاحب نے شائع کیا لیکن مذکورہ بالا شجروں میں صرف ۱۹۵۷ء سے پہلے پیدا ہونے والے لوگوں ہی کے نام درج ہیں۔

مصنّفِ کتابِ حاضر کے برادرِ حقیقی مولانا سید ذاکر رضا رضوی چھولسی نے یہ ضروری سمجھا کہ شجرہ میں ۱۹۵۷ء کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کے ناموں کا اضافہ کیا جائے لہٰذا یہ ذمہ داری انہوں نے اپنے کاندھوں پر لے لی، مصروفیات کے باعث یہ کام ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۳ء یعنی پورے دو سال میں مکمل ہوا؛ اس میں ۲۰۱۰ء تک کے پیدا ہونے والے بچوں کے نام درج کر دیئے۔ اس شجرہ میں صرف ان لوگوں کے ناموں کا اضافہ کیا گیا جن لوگوں کا سلسلہ پہلے شجروں میں موجود ہے۔

یہ شجرہ جو چمنستانِ رضویہ کے نام سے موسوم ہے یہ گلستانِ رضویہ میں حواشی و اضافات کے ساتھ ہے درحقیقت یہ شجرہ ۲۰۱۰ء تک پیدا ہونے والے بچوں کے ناموں تک ہے البتہ جن حضرات نے مذکورہ سن کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کے نام ہم تک پہنچا دیئے ان کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔

آج کل نسب کی تبدیلی ایک فیشن سا بن گیا ہے؛ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا ایک شہر سے دوسرے شہر جا کر اپنا حسب نسب تبدیل کر دیتے ہیں جبکہ یہ گناہ کبیرہ ہے؛ درحقیقت یہ اپنی ماں کے پاکیزہ کردار پر کیچڑ اچھالنا ہے۔ روایات میں وارد ہوا ہے کہ ''چاہے کوئی کتنا ہی بڑا متقی کیوں نہ ہو، اگر نسب کی تبدیلی کی ہے تو جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا''۔ جسکے پاس شجرہ ہے اسکے لئے تبدیلی نسب ممکن نہیں ہے لہٰذا ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنا شجرہ اپنے پاس محفوظ رکھے۔

☆☆☆☆☆

چھولس سادات، جغرافیائی تناظر میں

چھولس سادات ایک بڑی بستی ہے جس میں سادات کی اکثریت ہے؛ اس بستی میں سادات کا بہت ہی زیادہ رعب ودبدبہ، طاقت وغلبہ اور اثر ورسوخ ہے۔

یہ بستی پہلے ضلع بلند شہر کی تحصیل سکندر آباد میں واقع تھی لیکن جب چیف منسٹر این ڈی تیواری کے ذریعہ ۱۴رنومبر ۱۹۷۶ء میں غازی آباد ضلع بن گیا تو چھولس، غازی آباد کی تحصیل دادری میں شمار ہونے لگا۔ پھر چیف منسٹر مایاوتی کے ذریعہ ۶رستمبر ۱۹۹۷ء میں غازی آباد کے دو حصے ہوئے اور گوتم بدھ نگر (نوئیڈا) ضلع بن گیا تو چھولس ضلع گوتم بدھ نگر میں آ گیا۔ گوتم بدھ نگر کو شارٹ کٹ میں جی بی نگر بھی کہا جاتا ہے اور کبھی کبھی براہ راست ''نوئیڈا'' یا ''گریٹر نوئیڈا'' بھی کہہ دیتے ہیں۔ (انگریزی ویکیپیڈیا، این ڈی تیواری۔ مایاوتی)

جغرافیائی اعتبار سے چھولس سادات، دہلی سے پچاس کیلومیٹر؛ غازی آباد سے اکتیس کیلومیٹر اور دادری سے تیرہ کلومیٹر مشرق کی طرف نیز بلند شہر سے اٹھائیس کلومیٹر اور سکندر آباد سے تیرہ کلومیٹر مغرب کی طرف واقع ہے۔

دادری اور سکندر آباد کے درمیان ایک نہر کا پُل ہے جس کو ''کوٹ کا پُل'' کہتے ہیں اس پُل سے ساڑھے چار کیلو میٹر شمال (اتّر) کی طرف واقع ہونے والی بستی کا نام ''چھولس سادات'' ہے۔ کوٹ کے پُل سے چھولس جاتے ہوئے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر گوجروں کی بستی ہے جس کو ''ننگلہ نین سکھ'' کہا جاتا ہے۔ ننگلہ سے نکلنے کے بعد بائیں جانب ایک راستہ جاتا ہے جو مِلک نامی گاؤں سے ملتا ہے اور دائیں جانب ایک راستہ جاتا ہے جو سینتھلی گاؤں تک پہنچتا ہے؛ ان دونوں راستوں کو نظر انداز کر کے سیدھے چلتے رہنے پر آنے والی بستی ''چھولس سادات'' ہے۔ کوٹ کے پُل سے چھولس سادات کے راستے میں کافی مقدار میں کھیت کھلیان ہیں جن کا دیدہ زیب سرسبز وشاداب اور خوشنما منظر دل کو موہ لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

رضوی سادات کا سلسلہ

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں امام المحدثین علامہ محمد ابن نعمان بغدادی الملقب بہ شیخ مفید کتاب ارشاد: ص۲۷۱ و ۳۴۵۔ تاج المفسرین علامہ طبرسی علیہ الرحمہ کتاب اعلام الوریٰ: ص۱۹۹۔ عمدۃ الطالب: ص۱۸۶۔ علامہ شیخ عباس قمیؒ معروف بہ محدث قمی سفینۃ البحار: ج۲، ص۲۳۹۔ نیز علامہ شہر آشوب مناقب شہر آشوب: ج۳، ص۲۰۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام کی اولاد میں امام محمد تقی علیہ السلام کے علاوہ کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی۔

مندرجہ بالا حضرات کی تحریر اور تحقیق کے مطابق یہی قرین عقل ہے کہ امام رضا علیہ السلام کی نسل صرف امام محمد تقی علیہ السلام کے ذریعہ ہی چلی ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ باپ کے علاوہ دادا کے کوئی اولاد نرینہ نہ ہوتو بیٹے کی اولاد کا دادا کی طرف منسوب ہونا نہایت مناسب ہے اسی لئے شہید ثالث علامہ سید نور اللہ شوشتریؒ اپنی گرانقدر کتاب مجالس المؤمنین میں نیز علامہ مجلسیؒ اپنی مشہور عالم کتاب بحارالانوار میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام محمد تقی علیہ السلام کی اولاد کو رضوی کہا جاتا ہے۔

علامہ علی نقی نقن صاحب قبلہ رقمطراز ہیں: یہ حقیقت ہے کہ جتنے ''سادات رضوی'' ہیں وہ دراصل ''سادات تقوی'' ہیں یعنی وہ سب لوگ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور موسی مبرقع علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت موسی مبرقعؑ کی اولاد اپنے آپ کو رضوی، تقوی یا برقعی کہلاتی ہے۔ (کتاب رحمۃ للعالمین: ج۲ص۱۴۵)

تہذیب الانساب، ابن طباطبا، متوفی ۴۴۹ھ۔ لباب الانساب، ابن فندق، متوفی ۵۶۵ھ۔ التذکرۃ فی انساب المطہرۃ، ابن مہنا، متوفی ۶۵۰ھ۔ عمدۃ الطالب فی انساب ابی طالب، ابن عنبہ، متوفی ۸۲۸ھ۔ المعقبون من آل ابی طالب، مہدی رجائی، ج۲، ص۵۳۔ المشجر الوافی، ابوسعیدہ موسوی، ج۴، ص۱۰۔ کنزالانساب موسوم بہ گلزار شمس تبریز۔ چودہ ستارے، علامہ نجم الحسن رضوی کراروی، ص۴۹۸۔ فیضان سادات، شجرہ امروہہ۔ شجرہ سادات رضوی کارگل، گلگت و کشمیر۔ حدیقۃ الزہرا معروف بہ گلستان زہرا، پیر علی عباس گیلانی، ص۲۳۸ وغیرہ جیسی قدیم اور معتبر کتابیں اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ امام رضا علیہ السلام کی اولاد میں امام محمد تقی علیہ السلام کے علاوہ کوئی

فرزند نرینہ نہیں تھا، اگر بعض مؤلفین کے مطابق دیگر فرزندوں کا وجود تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی دیگر فرزندوں کے ذریعہ امام رضا علیہ السلام کی نسل کا چلنا ثابت نہیں ہوتا، نسل صرف امام تقی علیہ السلام سے چلی ہے۔

تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے شیعہ عالم دین ''علامہ عبداللہ بن جعفر حمیری'' اپنی کتاب ''قرب الاسناد'' میں فرماتے ہیں کہ امام رضاؑ کے دو بیٹے تھے (۱) امام محمد تقی علیہ السلام (۲) جناب موسیٰ۔ بارہویں صدی ہجری کے شیعہ عالم دین ''علامہ سید نعمت اللہ جزائری'' اپنی کتاب ''انوارِ نعمانیہ'' کے صفحہ ۱۲۷ پر رقمطراز ہیں کہ امام رضا علیہ السلام کے تین بچے تھے۔ انوارِ حسینیہ جلد ۳ صفحہ ۵۲ پر تحریر ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے یہاں تین بچے تھے لیکن نسل صرف امام محمد تقی علیہ السلام کے ذریعہ آگے بڑھی ہے۔

صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۳ پر پانچ بیٹے اور ایک بیٹی بیان کی گئی ہے۔ نور الابصار صفحہ ۱۴۵ پر بھی پانچ بیٹے اور ایک بیٹی کا تذکرہ ہے۔ روضۃ الشہداء میں امام رضا علیہ السلام کے پانچ بیٹوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسی طرح رحمۃٌ للعالمین جلد ۲ صفحہ ۱۴۵، جنات الخلود صفحہ ۳۲ اور کشف الغمہ صفحہ ۱۱۰ پر بھی پانچ بیٹے اور ایک بیٹی کا ذکر ملتا ہے۔ کنز الانساب میں آٹھ بیٹوں کے نام آئے ہیں لیکن یہ ساری کتابیں متفق علیہ یہی بات کہتی ہیں کہ تعدد اولاد کے باوجود امام رضا علیہ السلام کی نسل صرف امام محمد تقی علیہ السلام کے ذریعہ آگے بڑھی ہے۔

معتبر تاریخی حقائق اسی بات کی تائید کرتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام کی نسل صرف امام محمد تقی علیہ السلام کے ذریعہ ہی آگے بڑھی ہے، دیگر فرزندوں میں سے کچھ فرزند بچپن میں ہی خدا کو پیارے ہو گئے اور کچھ عالم شباب میں جامِ شہادت نوش کر کے بارگاہِ الٰہی میں چلے گئے جس کے سبب ان کے ذریعہ نسل آگے نہیں چلی، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ساداتِ چھولس کا سلسلۂ انساب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، امام محمد تقی علیہ السلام کے فرزند ارجمند حضرت موسیٰ مبرقع علیہ السلام مدفون چہل اختران قم المقدسہ (ایران)، سادات رضوی کے جداعلیٰ ہیں۔ سادات رضوی درحقیقت سادات تقوی ہیں لیکن امام محمد تقی علیہ السلام کی وصیت و فرمائش کے پیش نظر خود کو رضوی لکھتے ہیں۔ اسی نسل سے متعلق بعض لوگ خود کو تقوی اور بعض افراد اپنے آپ کو برقعی بھی لکھتے ہیں جب کہ امام تقی الجواد سے منسوب ہو کر خود کو جوادی لکھنے والے لوگوں کا سلسلہ بھی ساداتِ رضوی سے ملحق ہوتا ہے۔

سادات چھولس کا شجرہ موسیٰ مبرقع علیہ السلام سے ہو کر امام محمد تقی علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور اہل چھولس یا دیگر

رضوی سادات خود کو باپ کی جگہ دادا کی طرف منسوب کرتے ہوئے رضوی لکھتے ہیں یعنی دنیا میں جتنے رضوی سادات ہیں درحقیقت وہ تقوی ہیں جن میں چھولس سادات نامی بستی بھی شامل ہے، یہاں پر رہنے والے سادات درحقیقت تقوی الرضوی ہیں جو خود کو رضوی لکھتے ہیں۔

تذکرۃ الانساب (سادات جارچہ) کے مؤلف نے صفحہ ۲۳ پر کتاب ریاض الانساب و کنزالانساب کے حوالہ سے بیان کرتے ہوئے امام رضا علیہ السلام کے تین فرزندوں کی شہادت دکھائی ہے جن کو امامزادہ حسن، امامزادہ حسین اور امامزادہ ابراہیم کے نام سے یاد کیا ہے۔ یہ اس وقت کا منظر ہے جب امامزادگان امام رضا علیہ السلام کی نصرت کے لئے مدینہ سے خراسان آرہے تھے۔ اِدھر تو مامون نے امام رضا علیہ السلام کو شہید کیا اور اُدھر راہ میں گھمسان کا رن پڑا۔ حالانکہ امامزادوں نے کافی دفاع کیا اور جان بچانے کی خاطر خفیہ مقامات پر بھی گئے لیکن سادات کی خوشبو سونگھ سونگھ کر ظالموں نے شہید کر دیا۔

فارسی زبان کے ماخذ ''بیتوتہ ڈاٹ کام'' کے مطابق: امامزادہ حسین کے لئے دوسری روایت اس طرح بھی موجود ہے کہ آپ امام رضا علیہ السلام کے ہمراہ ۱۹۳ھ میں قزوین کے سفر پر گئے تھے، اس وقت امامزادہ حسین دو سال یا اس سے بھی کم عمر تھے، اسی وقت ان کی وفات ہوئی اور دورِ حاضر میں شہر قزوین کے مشہور امامزادہ حسین کے نام سے موسوم امامزادہ یہی ہیں۔

تبصرہ: چونکہ امامزادہ حسین بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے لہٰذا ان کے ذریعہ امام رضا علیہ السلام کی نسل کا چلنا ممکن نہیں ہے۔ امامزادہ ابراہیم اور امامزادہ حسن کی شہادت بھی عالم شباب میں ہوگئی لہٰذا ان کی نسل بھی آگے بڑھنا ثابت نہیں ہے اور یہاں سے اس بات کی بھی تائید ہو جاتی ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے فرزندوں میں سے کئی فرزند بچپن میں ہی خدا کو پیارے ہوگئے اور کئی فرزندوں نے عالم شباب میں شہادت پائی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تعدد اولاد کے باوجود امام رضا علیہ السلام کی نسل صرف امام تقی علیہ السلام کے ذریعہ ہی آگے بڑھی ہے، دیگر بیٹوں کے ذریعہ امام رضاؑ کی نسل کا آگے بڑھنا قابل غور اور محتاجِ تحقیق ہے جب کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے ذریعہ نسل رضوی کا آگے بڑھنا محض شہرت کا حامل نہیں بلکہ تاریخ کی ایک مسلم حقیقت ہے۔ (مصنّف)

☆☆☆☆☆

چھولس سادات کے مورثانِ اعلیٰ

(۱) سید جلال بیہقی علیہ الرحمہ

سادات چھولس کا نسبی سلسلہ سید جلال بیہقی سے شروع ہوتا ہے، سید جلال کا شجرہ دس پشت اوپر جا کر حضرت ابومحمد سید شاہ حسن روشن چراغ علیہ الرحمہ سے مل جاتا ہے (شاہ حسن روشن چراغ، حضرت ابوعبداللہ سید احمد نقیب قم کے فرزند ارجمند تھے)، سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے: سید جلال بیہقی ابن شاہ سید علی نوری ابن سید محمد مولائی ابن سید محمد محمودی ابن سید محمد علی نقی ابن سید محمد تقی کربلائی ابن سید علی اکبر ابن شاہ سید علی نوری ابن شاہ محمد علی نقی ابن شاہ محمد تقی ابن ابومحمد شاہ سید حسن روشن چراغ ابن ابوعبداللہ سید احمد نقیب قمؒ ابن ابوعلی سید محمد اعرج ابن ابوالمکارم سید احمد ابن ابوجعفر موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ ابن امام محمد تقی علیہ السلام ابن امام علی رضا علیہ الصلاۃ والسلام۔

سید جلالؒ کے تین بیٹے تھے: سید محمود علی برقعہ پوشؒ، سید شاہ میر، سید محمد۔ فرزند اکبر سید محمود برقعہ پوشؒ کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔

(۲) سید محمود برقعہ پوش علیہ الرحمہ

سید جلال الدین بیہقی کے فرزند اکبر سید محمود برقعہ پوشؒ، سادات چھولس و جارچہ کے سب سے پہلے بزرگ تھے جو اپنے شیرخوار بھتیجے سید حسن علیہ الرحمہ کو لیکر سبزوار (ایران) سے ہجرت کر کے ہندوستان کی سرزمین پر تشریف لائے، تواریخ کے مطابق: اس وقت سید حسنؒ چھ ماہ یا ایک سال کے تھے۔ سید محمود برقعہ پوشؒ کی کرامتوں میں ملتا ہے کہ آپ انگشت شہادت کے ذریعہ اپنے بھتیجے سید حسنؒ کو سیراب کیا کرتے تھے یعنی آپ انہیں انگلی چساتے تھے تو اس سے دودھ نکلتا تھا۔

سید محمودؒ کے چہرۂ انور سے اس قدر نور ساطع ہوتا تھا کہ نقاب پہنے بغیر گھر سے نہیں نکل سکتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کے نام میں ''برقعہ پوش'' بھی لکھا جاتا ہے۔ میدان صوفیت کے شہسوار تھے اسی لئے شادی بیاہ اور بیوی بچوں کے جھمیلوں میں نہیں پڑے۔ صاحب دل، عارف اور ولی کامل انسان تھے، تصوف کی دنیا میں مگن مجرد اور تنہا زندگی بسر کرتے تھے۔

سید محمود برقعہ پوشؒ ۱۳۸۱ء میں ایران سے بنگال آئے، وہاں پہنچنے کے بعد جنگلات اور باغات میں زندگی گزارتے رہے اور بنگال میں اس وقت داخل ہوئے جب سلطان غیاث الدین اعظم شاہ تخت وتاج کا مالک بن چکا تھا (سلطان غیاث الدین اعظم شاہ کا دور حکومت ۱۳۹۰ء سے سن ۱۴۱۱ء تک رہا)۔ بادشاہ غیاث الدین عالموں کی صحبت کا شیدائی تھا اور اس کے دربار میں ارباب علم وفضل کا مجمع رہتا تھا۔

غیاث الدین چونکہ علماء وافاضل اور سادات کو اہمیت کا حامل مانتا تھا لہٰذا حضرت محمود برقعہ پوش سبزواریؒ سے اپنی بیٹی کے رشتہ کی پیشکش رکھی؛ سید محمود برقعہ پوشؒ نے معذرت کے ساتھ جواب دیا کہ میں فقیر ہوں اور ترک دنیا کی قسم کھا چکا ہوں اور اپنی گزشتہ زندگی کے حالات بیان کئے لیکن درباری علماء کا اصرار پھر بھی جاری رہا تو وہ کہنے لگے کہ میرا ایک بھتیجا ہے جس کی پرورش میں نے ہی کی ہے اور وہ علم وفضل اور کمال وشائستگی میں بالکل میری ہی طرح ہے؛ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں تو بادشاہ کی لڑکی کا عقد اس سے کرا سکتے ہیں، میں اس کام کے لئے تیار ہوں۔

تبصرہ: بادشاہ کی جانب سے سید محمود برقعہ پوشؒ کے لئے اپنی بیٹی کی پیش کش کے جواب میں سید محمود برقعہ پوشؒ کا اپنے بھتیجے سید حسنؒ کی جانب رخ کرنا بتاتا ہے کہ جس وقت سید محمود برقعہ پوشؒ بادشاہ غیاث الدین اعظم شاہ کے دربار میں پہنچے ہیں اس وقت سید حسنؒ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے قابل ہو چکے تھے۔ ممکن ہے ۱۴۰۰ء کے آس پاس دربار میں رسائی حاصل ہوئی ہو!۔ (مصنف)

بادشاہ غیاث الدین اعظم شاہ نے سید محمود برقعہ پوشؒ کے عذر کو قبول کیا اور سید حسنؒ (جارچہ کے مورث اعلیٰ) کے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کر دیا۔ شادی کے بعد ایک مدت تک بنگال میں ہی زندگی بسر کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد سید حسنؒ اور شہزادہ (یعنی سالے بہنوئی) میں کچھ نااتفاقی ہوگئی اسی وجہ سے سید محمودؒ اپنے بھتیجے اور اس کی بیوی کو لیکر بنگال سے دہلی تشریف لے آئے۔ (بہارستانِ شاہی، ص ۷۰۔ آر سی ایچ ڈاٹ اے سی ڈاٹ آئی آر ر آرٹیکل ر ڈیٹیلس ر ۱۵۰۲۷)

تبصرہ: بہارستانِ شاہی کے گمنام مؤلف نے واقعہ تو مکمل لکھا ہے لیکن کچھ غلطیاں کی ہیں مثلاً سید محمود کے والد کا نام سید محمد لکھا ہے؛ دوسری غلطی یہ ہے کہ انہوں نے سبزوار کے قافلہ کو سلطان غیاث الدین تغلق (شاہِ دہلی) کے دورِ حکومت میں دہلی پہنچایا ہے، تیسری غلطی یہ ہے کہ تغلق کی بیٹی سے ہی سید حسنؒ کا عقد دکھایا ہے، چوتھی غلطی یہ ہے کہ سالے بہنوئی کی ناراضگی کے بعد اس مختصر سے قافلہ کو سکندر بت شکن کے دورِ حکومت میں کشمیر پہنچا دیا ہے جو

سراسر غلط ہے کیونکہ سید محمد سید محمود برقعہ پوشؒ کے والد نہیں بلکہ بھائی تھے اوران کے والد کا نام سید جلال بیہقی تھا۔ سلطان تغلق کا دور حکومت ۱۳۲۰ء سے ۱۳۲۵ء تک ہے، محمد بن تغلق کی حکومت ۱۳۲۵ء سے ۱۳۵۱ء تک رہی اور سکندر بت شکن کا دور حکومت ۱۳۸۹ء سے ۱۴۱۳ء تک ہے۔ اگر سلطان تغلق کے سال وفات یعنی ۱۳۲۵ء میں اس مختصر سے قافلہ کو کشمیر روانہ کیا جائے تو سکندر بت شکن کے دور حکومت سے ۶۴ رسال پہلے بھیج رہے ہیں اور اگر محمد بن تغلق کے دور حکومت کے آخری سال یعنی ۱۳۵۱ء میں بھی کشمیر روانہ کیا جائے تب بھی سکندر بت شکن کی حکومت سے ۳۸ رسال قبل کشمیر پہنچ رہے ہیں! جو منطقی اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

تاریخ کچھ اس طرح ہے کہ سید محمود برقعہ پوشؒ اپنے بھتیجے سید حسن کو لیکر ۱۳۸۱ء میں سبزوار سے بنگال آئے اور شاہی دربار میں اس وقت رسائی حاصل ہوئی جب تخت و تاج کا مالک سلطان غیاث الدین اعظم شاہ تھا، اس کا دورِ حکومت ۱۳۹۰ء سے ۱۴۱۱ء تک رہا۔ اسی کی بیٹی سے سید حسنؒ کی شادی ہوئی کچھ مدت بنگال میں بادشاہ کے ساتھ رہے، کچھ عرصہ بعد سالے بہنوئی (شہزادہ اور سید حسنؒ) میں اختلاف ہوا اور سید محمودؒ اپنے بھتیجے سید حسنؒ اور ان کی اہلیہ کو لیکر دہلی کی جانب روانہ ہوئے، اس وقت دہلی میں سید مبارک شاہ کی حکومت تھی، مبارک شاہ کا دورِ حکومت ۱۴۲۱ء سے ۱۴۳۴ء تک رہا۔ اس طرح منطقی اعتبار سے پوری تاریخ واضح ہو جاتی ہے۔ (مصنّف)

جس وقت سید محمود برقعہ پوشؒ اپنے بھتیجے سید حسنؒ کے ہمراہ بنگال کے جنگل اور باغات میں زندگی گزار رہے تھے یعنی ایران سے بنگال کی جانب آئے تھے اس وقت کی ایک داستان کچھ اس طرح ہے: ایک روز شہزادہ یعنی سلطان غیاث الدین اعظم شاہ کا ولی عہد قصر شاہی سے باہر باغ میں ٹہل رہا تھا، سید محمود سبزواریؒ کے بھتیجے ''سید حسن'' بھی وہیں ٹہل رہے تھے، انہوں نے شہزادہ کو سلام نہیں کیا، غالباً انہوں نے شہزادہ کو پہچانا نہیں، شہزادہ غصہ سے آگ بگولہ ہو کر باپ کے پاس آیا اور سید حسن کی شکایت کرنے لگا۔ (تذکرہ سادات جارچہ و کچھولس، پروفیسر نبی ہادی، ص ۱۶)

تبصرہ: بزرگوں سے سنا گیا ہے کہ جس وقت شہزادہ باغ میں سیر کی غرض سے آیا تو سید محمود برقعہ پوشؒ نماز میں مصروف تھے اور سید حسن کھیل رہے تھے۔ سید محمودؒ کا نماز میں مشغول ہونا اور سید حسنؒ کا کھیلنا اس بات کی دلیل ہے کہ سید حسنؒ اس وقت تک سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے ورنہ وہ بھی نماز میں مشغول ہوتے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سید محمود کئی سال تک اپنے بھتیجے سید حسنؒ کے ساتھ جنگلوں اور باغات میں مقیم رہے ہیں، سید حسنؒ کا شہزادہ کو

سلام نہ کرنا بھی ان کے بچپن کی حکایت کرتا ہے یعنی یہ واقعہ سید حسنؒ کے سن بلوغ سے قبل کا ہی ہے۔(مصنّف)
اپنے بیٹے کو غصہ کے عالم میں دیکھ کر سلطان نے شاہی خادم کو اشارہ کیا کہ سید محمودؒ اور سید حسنؒ کے سامنے زہر کے پیالے پیش کرے، پیالے پیش کیئے گئے، دونوں نے بسم اللہ کر کے زہر پی لیا، جب خادم نے سلطان سے کہا کہ ان پر زہر کا کوئی اثر نہیں ہوا تو سلطان نے کہا کہ ایک دفعہ اور زہر پلا دے، جب دوبارہ بھی زہر کا کوئی اثر ظاہر نہ ہوا تو سلطان حالت استعجاب میں خوف زدہ ہو گیا، نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے سید محمود برقعہ پوشؒ سے معذرت خواہی کی اور اس کے بعد نہایت ادب و احترام کے ساتھ پیش آیا۔
دوسری روایت اس طرح نقل ہوئی ہے: سید حسن کی شادی کے بعد پیش آنے والا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ایک روز سالے اور بہنوئی شیر کا شکار کرنے نکلے، شہزادہ کے پہنچنے سے قبل ہی سید حسنؒ نے شیر کو ڈھیر کر دیا۔ شہزادہ کے دل میں حسد کی چنگاری شعلوں سے تبدیل ہو گئی، المختصر یہ کہ سید محمود برقعہ پوشؒ اپنے بھتیجے سید حسنؒ اور ان کی دلہن یعنی سلطان غیاث الدین کی بیٹی اور شہزادہ کی بہن کو لیکر بنگال سے ہندوستان کے دار الحکومت ''دہلی'' آ گئے۔
سید حسن کو بادشاہ دہلی سید مبارک شاہ کے دربار میں رسائی حاصل ہوئی اور بادشاہ نے صلاحیت و استعداد دیکھ کر اعلیٰ مقام و منصب عطا کیا۔ مشہور روایات کی بنا پر جس وقت سید حسنؒ مبارک شاہ کے دربار میں پہنچے وہ بڑا ہی نازک وقت تھا، چاروں طرف بحرانی کیفیت تھی۔(تذکرہ سادات جارچہ و چھولس، ص۱۷)
اس وقت یہ کیفیت ہو چکی تھی کہ امورِ مملکت پر حکومت کا ہاتھ نہایت ڈھیلا ہو چکا تھا یہاں تک کہ دہلی کے قرب و جوار میں پھیلے ہوئے فتنوں کو دبانا بھی حکومت کے اختیار سے باہر تھا۔
واقعہ کچھ اس طرح پیش آیا کہ دہلی سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر واقع قصبہ ڈاسنہ سے کچھ مسلمان دربارِ خلافت میں حاضر ہوئے اور مقامی راجہ کے ظلم و ستم کی شکایت کر کے رونے لگے، انہوں نے اپنی درد بھری داستان سنائی کہ راجہ کے ہاتھوں ان کی عزت و ناموس بھی محفوظ نہیں ہے!۔
اس زمانہ کا مقامی راجہ ''مہلک'' تھا جس کے قبضہ میں تین سو ساٹھ مواضع تھے، اس کے اقتدار کا مرکز لوہا گڑھ (کلونددا) تھا۔(کلوندا، چھولس سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر جارچہ کی طرف واقع ہے)، فریادیوں کی فریاد سن کر مبارک شاہ کا دل نرم ہو گیا، اس نے اپنے سارے درباریوں پر ایک سوالیہ نظر دوڑائی تو ہر طرف سکوت کا منظر نظر آیا، میر سید حسنؒ ایسے ماحول میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں اس مہم کو سر کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوں،

غرض سید حسنؒ اپنے بیٹوں اور ایک ہزار فوجیوں کے ساتھ جمنا پار کر کے راجہ مہلک کی سرحد میں داخل ہو گئے۔
سرحدی لشکر نے بہت کوشش کی کہ ان کے لشکر کو وہیں الجھا کر ختم کر دے کیونکہ ان کا دل شیر ہو چکا تھا کہ کئی بار دہلی کے سلطان کی فوج کو پسپا کر چکے تھے مگر وہ یہ بھلا بیٹھے تھے کہ اس وقت فوج کا سپہ سالار کوئی عام انسان نہیں بلکہ ایسا سید ہے جو اینٹ سے اینٹ بجادے گا، المختصر یہ کہ سید حسنؒ کی فوج راجہ مہلک کی سرحدی فوج کے قابو میں نہ آ سکی اور آپ کی فوج نے راجہ مہلک پر ایک یادگار حملہ کر دیا، سید حسنؒ کی قیادت میں راجہ مہلک کو شکست ہوئی اور سلطان مبارک شاہ کی فوج کو فتح و کامرانی حاصل ہوئی۔ حالانکہ راجہ مہلک کی مدد کے لئے راجہ راجل بھی اپنی فوج لیکر آیا تھا لیکن وہ سادات کے رعب سے مرعوب ہو گیا اور سید حسنؒ کے ذریعہ اپنی پوری فوج کے ساتھ مسلمان ہو گیا۔ تفصیل کے لئے ''تذکرۃ الانساب جارچہ'' کی جانب رجوع کر سکتے ہیں۔
اصل معاملہ راجہ کے اقتدار کو ختم کرنے کا تھا، مدتوں بعد ایسا اتفاق ہوا کہ راجہ مہلک نہانے کی غرض سے نکلا، جاسوسوں نے آکر میر سید حسنؒ کو خبر دی کہ راجہ مہلک اپنی بیٹی کے ساتھ رتھ پر سوار جا رہا ہے، اس کے پاس ایک ایسی گھوڑی بھی ہے کہ اگر وہ اس پر سوار ہو گیا تو ایسی برق رفتاری سے نکلے گا کہ اس کی گردِ پا بھی نہیں مل پائے گی۔
میر سید حسنؒ نے دوسری منزل تک اس کا تعاقب کیا، آخر کار گنگا کچھ ہی دور رہ گئی تھی کہ میر سید حسنؒ نے اپنے سپاہیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور راجہ مہلک کی فوج کا حصار کر کے جنگ کا آغاز ہو گیا، راجہ مہلک کے سپاہی کچھ دیر تک تو مقابلہ کرتے رہے لیکن پھر مقابلہ کی تاب نہ لا سکے، ان کے پیر اکھڑ گئے اور وہ جان بچا کر بھاگ نکلے۔ میر سید حسنؒ کی تدبیر کو بہت سراہا گیا، انہوں نے راجہ مہلک اور اس کی بیٹی کو زندہ ہی گرفتار کیا اور مبارک شاہ (بادشاہ دہلی) کی خدمت میں لے جا کر حاضر کر دیا۔
مبارک شاہ نے راجہ مہلک کی بیٹی کو سید حسنؒ کے حوالہ کر دیا، وہ ایمان لائیں تو آپ نے انکا نام ''تابندہ بی بی'' رکھا اور اپنے بڑے صاحبزادہ ''سید ناصر'' کے حبالہ عقد میں دے دیا۔ اس وقت سید محمودؒ حیات تھے، آپ تشریف لائے، بھتیجے کو گلے لگایا اور تمنا ظاہر کی کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو اس کا نام ان کے نام پر رکھا جائے، اتفاقاً اس عفیفہ کے شکم مبارک سے بیٹا پیدا ہوا جس کو سید محمودؒ کے نام پر سید محمود روحیؒ یا محمود روحانی کے نام سے پہچانا گیا۔ سید محمود روحیؒ بھی اپنے دادا کی مانند روحانی برکتوں کے مالک تھے؛ سادات سبزوار کے پہلے بزرگ سید محمود روحیؒ ہیں جو جارچہ کی سرزمین پر دفن ہوئے۔ (تذکرۃ الانساب جارچہ)

جنگ جیتنے کی خوشی میں مبارک شاہ نے سید حسن کو املاک عطا کی۔ سید حسنؒ نے ایک بستی آباد کی جس کا نام ''مبارک شاہ'' کے نام پر ''مبارک آباد'' رکھا۔ بزرگوں کے مطابق: اس علاقہ میں بہت جھاڑ جھنکاڑ تھے لہٰذا اس کو ''جھاڑسا'' کے نام سے پہچانا جانے لگا؛ جب وہاں کی صفائی ہوئی تو ایک ایسا کنواں برآمد ہوا جس میں چار مزے کا پانی تھا اسی سبب اس علاقہ کو ''چہار چاہ'' کہا جانے لگا اور پھر آسانی کے پیش نظر ''جار چہ'' کہنے لگے۔

تبصرہ: مبارک شاہ نے ۱۹؍فروری ۱۴۳۴ء میں وفات پائی۔ اردو ویکی پیڈیا کے مطابق: معز الدین ابوالفتح مبارک شاہ کی سلطنت کا دور ۱۴۲۱ء سے ۱۴۳۴ء تک رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سید محمود برقعہ پوشؒ اپنے بھتیجے سید حسنؒ اور ان کی اہلیہ کو لیکر مذکورہ مدت کے درمیان ہی بنگال سے دہلی کی طرف آئے ہیں۔ (مصنّف)

سید محمود برقعہ پوشؒ زیادہ تر دہلی میں رہے جہاں رفتہ رفتہ انکے عقیدت مند جمع ہوتے گئے ان میں دو لوگوں کو خصوصی تقرب حاصل تھا ایک تو ''خواجہ تاجر'' اور دوسرے ''بابا ملک''۔ خواجہ تاجر جن کے جہاز بیرونی ممالک میں تجارت کی غرض سے جاتے تھے وہ سید محمود برقعہ پوشؒ کی صحبت میں رہ کر صوفیت اور درویشی کی جانب مائل ہو گئے اور سید محمود برقعہ پوشؒ کو اپنا مرشد تسلیم کر لیا، انہوں نے ایک معقول رقم خرچ کر کے ایک مسجد تعمیر کرائی اور ایک گنبد بنوایا (یہ نظارہ میفیر گارڈن، حوض خاص، مہرولی، دہلی، کا بیان ہوا ہے)، اس گنبد کی تعمیر کا مقصد یہ تھا کہ اپنے مرشد کی آرامگاہ بنائیں لیکن سید محمودؒ نے جواب دیا: میں تو ایک فقیر انسان ہوں اور فقیروں کو گنبد کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، وہ تو کھلے آسمان کے نیچے پیر پھیلا کر سوتے ہیں۔

اس گنبد کے نیچے آرام کی بابت کافی عرصہ دونوں میں اصرار و تکرار کا سلسلہ جاری رہا، آخر میں یہ طے پایا کہ ہم میں سے جو بھی پہلے اس دنیا سے گزرے گا اسی کی قبر اس گنبد کے نیچے بنے گی، لوگوں کا کہنا ہے کہ خواجہ تاجر کی وفات سید محمودؒ سے پہلے ہوئی لہٰذا اس گنبد کے نیچے خواجہ تاجر کو دفن کیا گیا لیکن قدیمی پتھر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس گنبد کے نیچے سید محمودؒ کی قبر ہے۔ (تذکرہ سادات جار چہ و چھولس، نبی ہادی، ص ۱۷)

تبصرہ: مصنّفِ کتابِ حاضر نے اس مقام کی زیارت ۲۰۱۸ء میں کی ہے البتہ مجھے کوئی ایسا قدیمی پتھر نظر نہیں آیا اور کوئی ایسی تختی دکھائی نہیں دی جس کا تذکرہ پروفیسر نبی ہادی صاحب نے کیا ہے۔ ممکن ہے موصوف قدیم زمانہ کی بات کر رہے ہوں؛ جس وقت وہاں مجالس منعقد ہوتی تھیں۔ ''واللہ اعلم''۔ (مصنّف)

۱۹۴۷ء سے قبل دہلی کی مذکورہ جگہ، جار چہ اور چھولس کے سادات سے بھری رہتی تھی، سید محمود برقعہ پوشؒ کے مزار

پران کا عرس بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا تھا، کسی زمانہ میں شاندار میلہ بھی لگا کرتا تھا لیکن زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ عرس مجلسوں میں تبدیل ہوگیا۔مزار پر ہزاروں کی تعداد میں مجمع پہنچتا تھا اور شاندار مجالس برپا ہوتی تھیں لیکن حالات زمانہ کے پیش نظر ملک میں تقسیم بندی ہوگئی جس کے سبب یہ سلسلہ بھی اختتام پذیر ہوگیا۔

وفات اور مزار: بہلول لودی کا دورِ حکومت ۱۴۵۱ء سے ۱۴۸۹ء تک بیان ہوا ہے۔سید محمود برقعہ پوشؒ نے بہلول لودی کی سلطنت کے آغاز میں دارِ فنا سے دار بقا کی جانب کوچ کیا، آپ کا مزار ہندوستان کے دار السلطنت ''دہلی'' کے ایک علاقہ ''مہرولی-قطب مینار'' سے قریب ''حوض خاص'' نامی علاقہ میں موجود ''میفیر گارڈن'' میں واقع ہے جو عوام وخواص کی زیارت گاہ بنا ہوا ہے، اس مزار کو ''مخدوم باباؒ'' یا ''مخدوم شاہ سبزواریؒ'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ عمارت عہد لودی کا حسین شاہکار ہے۔بیسویں صدی کے نصف اوّل تک یہاں شاہپور جٹ نام کا ایک چھوٹا سا گاؤں آباد تھا جہاں جاٹ قوم کے کچھ لوگ کاشتکاری کیا کرتے تھے، آزادی کے بعد یہ علاقہ شاندار اور خوبصورت کالونی میں تبدیل ہوگیا ہے اور یہ مزار محکمہ آثار قدیمہ کی زیر نگرانی ہے۔(مشاہدات مصنّف)

ڈپٹی نظیر احمد کے فرزند بشیر الدین احمد نے ''واقعات دار الحکومت دہلی'' نامی تین جلدوں پر مشتمل ایک دستاویزی اور پر حجم کتاب تحریر کی جو ۱۹۱۹ء/۱۳۳۷ھ میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی، اس کی تیسری جلد میں حوض خاص مہرولی نزدِ قطب مینار کی عمارتوں سے متعلق گفتگو کی ہے۔صفحہ ۱۴۷ کے آخر میں ''چوکھنڈی اور مسجد حضرت مخدوم سبزواری'' کے عنوان سے ایک سرخی قرار دی، موصوف نے اس بارے میں صفحہ ۱۴۹ کی ابتدا تک گفتگو کی ہے۔ انہوں نے اس میں مذکورہ مسجد اور چوکھنڈی سے متعلق کافی تفصیل سے لکھا ہے۔انہوں نے تمام حجروں کا تذکرہ کیا، بڑے گنبد کی نشاندہی کی، سرخ جالیوں کا ذکر کیا، محراب کے بارے میں بھی لکھا جس پر آیات قرآنیہ کندہ تھیں، انہوں نے اس مسجد میں تحریر شدہ آیت الکرسی کی جانب بھی اشارہ کیا ہے۔انہوں نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ مسجد کے صحن سے ملی ہوئی مشرق کی جانب چوکھنڈی ہے۔موصوف نے متعدد آیات قرآنیہ کی جانب اشارے کئے ہیں کہ مسجد میں جابجا آیات کندہ تھیں جن میں سے اکثر آیات اور سرخ جالیاں ختم ہوچکی ہیں۔مصنّفِ کتاب نے خطوط کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جس خط میں آیات کریمہ تحریر کی گئی تھیں وہ خط بے نظیر ہے۔(مراجعہ کیجئے: واقعات دار الحکومت دہلی، بشیر الدین احمد، ج ۳، ص ۱۴۷-۱۴۹)

☆☆☆☆☆

(۳) سید علی سبزواری علیہ الرحمہ

سید محمود برقعہ پوش علیہ الرحمہ کے دوسرے بھتیجے کا نام ''سید علاء الدین علیہ الرحمہ'' تھا، سید علاء الدین علیہ الرحمہ کے بیٹے ''سید علی سبزواری علیہ الرحمہ'' سادات چھولس کے جدِ اعلیٰ ہیں۔

روایت کے مطابق سید علی سبزواریؒ، سید محمودؒ کی وفات کے بعد اپنے بھائی ''سید مسیح'' کے ہمراہ ۱۴۵۵ء میں سبزوار (ایران) سے بنگال (ہندوستان) آئے، بنگال سے دہلی کی جانب آئے، دہلی سے جارچہ آکر پانچ سال تک جارچہ میں مقیم رہے؛ پانچ سال بعد یعنی ۱۴۶۰ء میں سرزمین ''چھولس'' پر نزول اجلال فرمایا۔

جارچہ میں قیام کے دوران چچا کے ترکہ میں حق کا دعویٰ کیا۔ بہلول شاہ لودی نے وہی جائیدادِ جارچہ، سید علی سبزواریؒ کو عطا کردی۔ آپؒ نے ازسرِ نو بستی کی آبادی شروع کی۔ یہ خبر عام ہوئی تو پراگندہ اولادِ سید حسنؒ واپس جارچہ پلٹ آئی، واپس آنے والوں میں تین بیٹوں کا تذکرہ ملتا ہے، انہوں نے جائیداد میں ملکیت کا دعویٰ کیا، سب نے شاہ دہلی ''بہلول شاہ لودی'' کے دربار میں بغرض فیصلہ رجوع کیا تو شاہ نے کہا کہ آپ لوگ فیصلہ کے لئے اپنے مورثِ اعلیٰ سے رجوع کیجئے؛ چنانچہ یہ سب مزار مبارک پر پہنچے، اس وقت مزار کے خادم ''بابا ملک درویش'' تھے؛ ان کو پہلے ہی بشارت ہوچکی تھی کہ میرے فرزند فیصلہ کے لئے آرہے ہیں لہٰذا تم ایک روٹی کے چار ٹکڑے کرکے ایک ایک تقسیم کردینا اور کہہ دینا کہ تمہارے حق میں یہی فیصلہ ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، یہ لوگ بادشاہ کے پاس آئے، ماجرا سنایا تو شاہ نے وہی فیصلہ منظور کرکے فرمانِ شاہی جاری کرتے ہوئے مہر شاہی ثبت کردی اور سب رضامند ہوکر واپس آگئے۔ اس تقسیم کی وجہ سے ''ساداتِ چھولس'' چہارم والے مشہور ہوگئے کیونکہ ساری جائیداد میں سے تین حصے سید حسن سبزواریؒ کے فرزندوں کو مل گئے اور ایک حصہ سید علی سبزواریؒ کو حاصل ہوا۔

سید علی سبزواریؒ نے اپنا (ایک چوتھائی) حصہ اپنے اقرباء کو دے دیا اور ایک پرانی بستی (بنام چھولس) آباد کی جو پہلے پٹھانوں اور راجپوتوں کی بستی تھی۔ سید علی سبزواریؒ نے چھولس میں قیام فرمایا اور ''بندگی معظم شاہؒ ابن سید حسنؒ'' کی دختر نیک اختر سے عقد مسنون کیا۔ سید مسیح اپنے وطن ''سبزوار'' واپس چلے گئے، اسی زمانے میں راجپوت بستی چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہوگئے۔ راجپوتوں کے بعد رفتہ رفتہ پٹھان بھی بستی کو خیر باد کہہ گئے اور چھولس نام کی پوری بستی سادات کے تحت تصرف آگئی۔

چھولس کی نصف اراضی سید علی سبزواریؒ نے اپنے زرِ خاص سے خریدی اور نصف رقبہ اراضی سلطان بہلول لودی

نے ''سید علی سبزواریؒ'' کو بطور مددِ معاش عطا فرمایا۔ ایک چوتھائی جار چہ کا حصہ اور نصف چھولس کا رقبہ اولاد سید علی سبزواریؒ کے پاس غدر اوّل یعنی ۱۸۵۷ء تک باقی رہا، اس کے بعد عطیہ شاہی ضبط ہو گیا اور اپنا زرخرید حصہ باقی رہ گیا۔ نور پور کا بھی یہی حال رہا، زرخرید حصہ باقی رہ گیا اور عطیہ شاہی ضبط ہو گیا۔ جار چہ کی تمام جائیداد چونکہ عطیہ شاہی تھی لہٰذا پوری ضبط ہو گئی۔ سادات چھولس کے ایک خاندان میں سے کچھ لوگ نور پور میں جا کر رہنے لگے، وہ اراضی بھی سید علی سبزواریؒ کی اولاد نے خریدی تھی۔

تحقیقات کے مطابق: سید علی سبزواریؒ نے ۱۸/رجب ۸۸۹ھ میں وفات پائی، البتہ مزار کے بارے میں اختلاف ہے۔ تذکرۃ الانساب سادات جار چہ، سید مسعود الحسن رضوی جار چوی و سید آل نقی رضوی جار چوی، ص ۳۹۔ بوستانِ رضویہ، شجرہ ساداتِ جار چہ، سید مسعود عباس، ص ۴۶ وغیرہ میں ان کی قبر دار الخلافہ ہند ''دہلی'' کے مشہور علاقہ ''درگاہ نظام الدین اولیاء'' میں بتائی گئی ہے جب کہ پروفیسر نبی ہادی کی کتاب تذکرہ سادات جار چہ و چھولس ص ۲۴ میں کہا گیا ہے کہ میر سید علی سبزواریؒ کی قبر مبارک، دہلی میں سید محمود برقعہ پوشؒ کے جوار میں ہے یعنی میفیر گارڈن حوض خاص میں ہی واقع ہے۔

تبصرہ: زیادہ احتمال یہی ہے کہ سید علی سبزواریؒ کی قبر مبارک سید محمود برقعہ پوشؒ کے جوار میں ہی ہو کیونکہ سید علی سبزواریؒ عہد لودی میں ہندوستان آئے تھے اور جس جگہ سید محمود برقعہ پوشؒ دفن ہیں وہ عمارت بھی عہد لودی کا شاہکار ہے؛ دوسری بات یہ ہے کہ رشتہ داروں کو زیادہ تر ایک ہی قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے، چونکہ سید علی سبزواریؒ کے بزرگ سید محمود برقعہ پوشؒ اور سید حسن سبزواریؒ کی قبریں پہلے سے میفیر گارڈن میں موجود تھیں لہٰذا سید علی سبزواریؒ کا بھی وہاں دفن ہونا قرینِ عقل شمار کیا جا سکتا ہے۔ (مصنّف)

سید علی سبزواریؒ کے یہاں چار بیٹے پیدا ہوئے: (الف) سید اکبر سبزواریؒ (ب) سید امجد سبزواریؒ (ج) سید حسن خان سبزواریؒ (د) سید علی اصغر سبزواریؒ۔ ان چاروں بیٹوں کی نسلیں چھولس سادات میں آباد ہیں۔

(الف) سید اکبر سبزواری علیہ الرحمہ

اکبر پوتے یا پیر کی پٹی خاندان سید علی سبزواریؒ کے فرزند ''سید اکبرؒ'' کی نسل سے ہے۔ سید اکبر سبزواریؒ سے تیسری پشت میں ایک بزرگ شخصیت کا نام ''پیر محمدؒ'' تھا اسی سے اس خاندان کو پیر کی پٹی کہا جاتا ہے؛ قدیمی شجروں کے مطابق سید اکبر سبزواریؒ کے صرف ایک بیٹے ''سید محمد جمال'' کا تذکرہ ملتا ہے جس سے یہ خاندان آباد ہوا۔

(ب) سید امجد سبزواری علیہ الرحمہ

چھولس سادات میں وہ لوگ جو امجد پوتے یا پیرجی کہلاتے ہیں وہ سب سید امجد ابن سید علی سبزواری علیہما الرحمہ کی نسل سے ہیں۔ان کے یہاں تین بیٹے پیدا ہوئے: (۱) سید عبدالغنی (۲) سید غوث غنی (۳) سید درگاہ علی۔شجروں میں صرف پہلے بیٹے یعنی سید عبدالغنی کی نسل چلتی ہوئی نظر آئی۔دوسرے بیٹے یعنی سید غوث غنی کی نسل کا پتہ نہ چل سکا اور تیسرے بیٹے یعنی ''سید درگاہ علی'' لاولد تھے جو بکسر کی لڑائی میں مارے گئے۔انہوں نے ایک لڑکا گود لیا تھا جس کا نام ''بہادر علی خاں'' تھا۔ جنگ پر جاتے وقت اس لڑکے کو چھولس میں ہی چھوڑ گئے تھے، منقول ہے کہ چھولس میں چھوڑے ہوئے اس لڑکے کے ذریعہ نسل بھی چلی ہے۔ (گلدستہ رضویہ، غلام حسنین، ص۹۲)

تبصرہ: سید درگاہ علیؒ لاولد رہے، انہوں نے ایک بچہ کو گود لیا جن کا نام ''بہادر علی خاں'' تھا، یہ کس کے بیٹے تھے؟ کیا گود لئے بیٹے سے چلی ہوئی نسل حقیقی نسل کہلا سکتی ہے؟ کیا بہادر علی خاںؒ کی اولاد کو سید درگاہ علیؒ سے منسوب کیا جا سکتا ہے؟۔

جواب: ایسا کوئی نمونہ ہمیں نہ تو تاریخ میں ملتا ہے نہ آیات و روایات میں کہ گود لئے ہوئے بچہ کی نسل کو اپنی طرف منسوب کیا جائے!۔محمد بن ابی بکر، مولا علی علیہ السلام کے منھ بولے بیٹے تھے لیکن محمد کی نسل کو مولا علیؑ سے منسوب نہیں کیا جاتا تو پھر ہم ایک منھ بولے بیٹے کی اولاد کو ان کی طرف کیسے نسبت دے سکتے ہیں! بظاہر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نسل درگاہ علیؒ سے منسوب ہوگئی لیکن حقیقت میں اس نسل کو درگاہ علیؒ سے متصل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بہادر علی خاںؒ، درگاہ علیؒ کے گود لئے ہوئے (نیپالک) بیٹے تھے (یعنی حقیقی بیٹے نہیں تھے کہ ان کی نسل کو درگاہ علیؒ کی جانب منسوب کیا جا سکے)۔

اگر ہم فاتحہ پڑھ کر بہادر علی خاںؒ کو بخشنا چاہیں تو بہادر علیؒ ابن درگاہ علیؒ کہہ کر نہیں بخشا جا سکتا بلکہ بہادر علی خاںؒ کے اصلی باپ کی طرف نسبت دے کر بخشا جائے گا، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نسلِ بہادر علیؒ، درگاہ علیؒ سے متصل نہیں ہوسکتی بلکہ بہادر علی خاںؒ کے اصلی باپ سے متصل ہوگی۔اگر بہادر علی خاںؒ کی سیادت ثابت ہوجائے تب بھی ان کی نسل سید تو کہلا سکتی ہے لیکن درگاہ علیؒ سے متصل نہیں ہوسکتی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(ج) سید خان سبزواری علیہ الرحمہ

سید علی سبزواریؒ کے ایک بیٹے سید خاں سبزواریؒ یا سید حسن خاں سبزواریؒ ہیں، چھولس میں موجود خاندان جو

سید خانی کے نام سے معروف ہے اس خاندان کے لوگ سید خاںؒ کی نسل سے ہیں۔ان کے یہاں پانچ بیٹے پیدا ہوئے: (۱) سید علی خانؒ (۲) سید جان علیؒ (۳) سید فاضلؒ (۴) سید خان میرؒ (۵) سید راجوؒ۔

(د) سید علی اصغر سبزواری علیہ الرحمہ

سید علی اصغر ابن سید علی سبزواری علیہما الرحمہ، ان کا مزار مبارک چھولس سادات کی کربلا میں محورِ قلوبِ مومنین بنا ہوا ہے بالخصوص جب کربلا میں جلوس عزا پہنچتے ہیں تو انجمنیں ان کے مزار کا طواف کرتی ہیں۔ان کا مزار جداگانہ احاطہ میں مغربی سمت میں واقع ہے۔ان کی نسل کو شمس الدین پوتے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے بعد آنے والے سلسلہ میں ایک بزرگ کا اسم گرامی ''شمس الدینؒ'' ہے۔چھولس کے محلّہ عباس نگر میں سید علی اصغر سبزواریؒ کی نسل آباد ہے۔سید علی اصغر سبزواریؒ کے یہاں تین بیٹے ہوئے: (۱) سید محمد شریف سبزواریؒ (۲) سید برخوردار علی سبزواریؒ (۳) سید محمد ظریف سبزواریؒ۔محمد شریف اور برخوردار علی علیہما الرحمہ کی نسلیں تو قدیمی شجروں میں دستیاب ہیں لیکن محمد ظریفؒ کی نسل کا کوئی علم نہیں ہوسکا۔

حضرت سید علی اصغر علیہ الرحمہ شمس الدینؒ پوتوں کے مورث اعلیٰ ہیں یعنی پورے محلّہ عباس نگر میں سادات کے مورث اعلیٰ سید علی اصغر سبزواریؒ ہیں۔سید علی اصغر سبزواریؒ کی ایک شاخ چھولس سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر نور پور میں بھی موجود ہے جو'' قادر پوتے'' کے نام سے معروف ہے۔سید علی اصغرؒ کا یوم وفات ۵؍رجب ہے، کسی زمانہ میں عرس بھی ہوا کرتا تھا جس میں قوالی، اکھاڑا اور پٹہ بازی کا بھی پروگرام ہوتا تھا لیکن تقیہ کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور نذر و فاتحہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

(۴) سید شمس الدین علیہ الرحمہ

شہید سید شمس الدین ابن اصغر علی ابن محمد شریف ابن علی اصغر ابن سید علی سبزواری علیہم الرحمہ، یہ وہی بزرگ ہیں جن سے منسوب ہو کر سید علی اصغر سبزواری علیہ الرحمہ کی نسل شمس الدین پوتے کہلاتی ہے۔ان کا مزار جامعہ رضویہ عباسنگر چھولس سادات میں موجود ہے۔مشار الیہ سکھوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے اسی لئے ان کو شہید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ان کی تاریخ جو بزرگوں سے سنی گئی ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ سید شمس الدین، جوانی کے عالم میں شہید ہوئے (ان کی شادی نہیں ہوئی تھی) ان کی شہادت کے بعد ان کے بھائی کی شادی کا وقت آیا تو وہ شادی کرنے کو راضی

نہیں ہوئے، بزرگوں کے اصرار پر شادی کرنے کو تیار ہوئے تو فرمایا: میں شادی کرنے کو تیار ہوں لیکن میری کچھ شرطیں ہیں، پہلی شرط: ''مجھے ہلدی لگانے سے پہلے میرے بھائی کی قبر پر ہلدی (بھٹنہ۔ابٹن) لگائی جائے''۔ دوسری شرط: ''میری اولاد کو میرے بھائی شمس الدین سے منسوب کیا جائے''۔شرطیں منظور کی گئیں اور ان کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا۔یہی سبب ہے کہ چھولس سادات کے شجرہ میں سید متین کی نسل کا تذکرہ نہیں ملتا بلکہ شمس الدین کی نسل کو آگے بڑھایا گیا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ جن بزرگوار نے مذکورہ شرطیں رکھی تھیں ان کا نام سید متین تھا لیکن ان کی نسل کا تذکرہ نہ کرتے ہوئے ان کی اولاد کو سید شمس الدین کی طرف منسوب کیا گیا اور یہ سلسلہ شمس الدین پوتے کے نام سے معروف ہوا۔شمس الدین کا مزار عقیدتمندوں کی زیارتگاہ بنا ہوا ہے۔جو لوگ شمس الدین پوتے کہلاتے ہیں، اگر ان کے یہاں کسی بچہ کی شادی ہوتی ہے تو پرانی تاریخ کے مطابق دولہا یا دلہن کو ہلدی لگانے سے پہلے شہید شمس الدین کی قبر پر ہلدی لگاتے ہیں اور شیرینی پر ان کی نذر دلا کر تقسیم کرتے ہیں۔

(۵) سید حسن سبزواری علیہ الرحمہ

سید جلال الدین بیہقی کے پوتے، سید محمود علی برقعہ پوشؒ کے بھتیجے، سید شاہ میر سبزواریؒ کے فرزند، سادات جارچہ کے مورث اعلیٰ اور سلطان غیاث الدین اعظم شاہ (شاہ بنگال) کے داماد ''حضرت سید حسن سبزواری علیہ الرحمہ'' جنہوں نے سید محمود برقعہ پوشؒ کے سایۂ عطوفت میں پرورش پائی، ان کا سال ولادت ۶۵۶ھ بتایا گیا ہے اور بتاریخ ۲۷ر صفر ۷۷۸ھ میں وفات پائی۔اس اعتبار سے موصوف کی کل عمر ایک سو بائیس سال ہوتی ہے۔ان کا مزار مبارک اپنے چچا ''سید محمود علی برقعہ پوشؒ'' کے جوار میں میفیر گارڈن، حوض خاص مہرولی (نزدِ قطب مینار) دہلی میں واقع ہے۔(گلشن سبزوار، علی ہادی، ص ۵)

سید حسن سبزواریؒ کے یہاں سات بیٹے ہوئے: (الف) میر سید موسیٰؒ (ب) سید زین العابدینؒ (ج) سید میر میرانؒ (د) سید ابراہیمؒ (ہ) سید ناصرؒ (و) سید بندگی معظم شاہؒ (ز) سید اسحاقؒ۔

(الف) میر سید موسیٰ علیہ الرحمہ

گلشن سبزوار، تالیف پردھان میر علی ہادی، ص ۴۳، اشاعت ماہ جنوری ۱۹۳۱ء بمطابق ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ، اشاعت جدید ۲۰۱۵ء کے مطابق: سید حسن سبزواری علیہ الرحمہ کے ایک فرزند ''میر موسیٰ سبزواری علیہ الرحمہ'' ہیں، ان کی نسل بیدی سادات ضلع بجنور میں آباد ہے جو جارچہ سادات کی ایک شاخ ہے۔ان کا مزار دہلی

میں ہے۔میر موسیٰ کے فرزندوں کے اسمائے گرامی اس طرح ہیں:(۱)شاہ ملک ابن میر موسیٰ:ان کا مزار کلوندے میں ہے۔(۲)سید جلال ابن میر موسیٰ:ان کا مزار پیدی ضلع بجنور میں ہے۔(۳)سید اسحاق ابن میر موسیٰ:ان کا مزار کلوندے میں ہے۔(۴)سید کریم الدین ابن میر موسیٰ:ان کا مزار بھی کلوندے میں ہے۔ان کی نسل کرنال میں آباد ہوئی۔

بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں کہ میر موسیٰ علیہ الرحمہ اپنے بھائیوں سے ناراض ہوکر جارچہ کو ترک کرکے پیدی ضلع بجنور کے لئے عازم سفر ہو گئے تھے اور ناراضگی اتنی زیادہ تھی کہ اپنی اولاد کو یہ وصیت کر گئے کہ جارچہ والوں سے ملنا،جلنا،کھانا،پینا سب کچھ ترک کردینا۔یہ سلسلہ ایک عرصہ تک جاری وساری رہا،اگر مجبوری کے عالم میں پیدی سے کچھ لوگ جارچہ آتے تھے تو اپنا کھانا پانی ساتھ لیکر آتے تھے کہ جارچہ سے کچھ کھانا پینا نہیں ہے۔کئی نسلیں گزر جانے کے بعد چھولس سادات سے ایک قافلہ مورثِ اعلیٰ حضرت میر موسیٰ علیہ الرحمہ کی زیارت کی غرض سے پیدی پہنچا،ان لوگوں نے وہاں کھانے پینے میں کچھ اعتراض نہیں سمجھا اور وہاں کے لوگوں کو سمجھایا کہ آخر یہ ناراضگی کب تک چلے گی!آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ پیدی کی انجمن کو شب بیداری کے عنوان سے چھولس بلایا گیا،انجمن نے نوحہ وخوانی وسینہ کی اور بعد میں ان لوگوں کو پورے ادب واحترام کے ساتھ ماحضر تناول کرنے کی دعوت دی گئی اور اس طرح قدیمی مسدود سلسلہ جاری ہوا۔اب وہ ناراضگی ختم ہو چکی ہے اور آپس میں بھائیوں کی مانند ملتے جلتے ہیں۔(تاروں کی بارات،جمیل اختر،ص۲۶)

(ب)سید زین العابدین علیہ الرحمہ

گلشن سبزوار،ص۴۳ کے مطابق:سید حسن سبزواریؒ کے فرزند سید زین العابدین سبزواریؒ کی نسل جارچہ میں آباد ہے اور ان کا مزار جیور ضلع بلند شہر میں موجود ہے۔راجہ مہلک سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے،پانی میں بہتے ہوئے جیور تک لاش پہنچ گئی،کسی کو بشارت ہوئی،اس نے پانی سے لاش نکال کر دفن کی۔جیور میں شکر برس کے نام سے بھی معروف ہیں۔

(ج)سید میر میران علیہ الرحمہ

سید حسن سبزواریؒ کے ایک فرزند "سید میر میران سبزواریؒ" سرہند چلے گئے تھے وہیں وفات پائی،ان کا مزار بھی وہیں ہے اور نسل بھی وہیں آباد ہے۔(گلشن سبزوار،ص۴۳)

(د) سید ابراہیم علیہ الرحمہ

گلشن سبزوار، ص ۴۳ کے مطابق: سید حسن سبزواریؒ کے ایک فرزند سید ابراہیم سبزواریؒ کا مزار مبارک قصبہ جلیسر ضلع ایٹہ میں واقع ہے، پہلے تو ان کی نسل جلیسر میں بھی آباد تھی لیکن ۱۹۴۷ء کی جنگ کے بعد اکثر نسل پاکستان چلی گئی اور کچھ حالت تقیہ میں رہتے ہوئے سنی رہ گئی۔ ان کی نسل کی ایک شاخ نور پور میں بھی آباد ہے جس کا سلسلۂ نسب سید نور علی علیہ الرحمہ سے ملتا ہے۔ نور پور ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو چھولس سے شمالِ مغرب کی سمت دو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(ہ) سید ناصر علیہ الرحمہ

گلشن سبزوار صفحہ ۴۳ کے مطابق: سید حسن سبزواریؒ کے چشم و چراغ ''سید ناصر سبزواریؒ'' کے متعلق یہ روایت ملتی ہے کہ بھائیوں میں کچھ نزاع ہو گیا تو موصوف اپنی جھونپڑی میں آگ لگا کر جارچہ کو خیر باد کہہ گئے اور کشمیر میں پہنچ کر سکونت اختیار کی، وہیں وفات پائی اور ان کا مزار مبارک کوہِ تبت پر کشمیر میں موجود ہے؛ ان کی نسل جارچہ سادات میں آباد ہے۔

(و) سید بندگی معظم شاہ علیہ الرحمہ

سید حسن سبزواریؒ کے فرزند سید بندگی معظم شاہؒ، بدایوں کی طرف چلے گئے تھے؛ وہاں بڑی سرکار کے نام سے معروف ہوئے وہیں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے (ماخذ: تاروں کی بارات)؛ ان کی نسل جارچہ سادات اور پنجاب (پاکستان) میں آباد ہے نیز ان کی نسل اتراکھنڈ میں بھی آباد ہوئی (ماخذ: وراثت ٹیوی چینل)؛ ان کا مزار مبارک بدایوں میں موجود ہے (تذکرۃ الانساب سادات جارچہ ص ۳۷)

(ز) سید اسحاق علیہ الرحمہ

سید اسحاق سبزواری علیہ الرحمہ ابن سید حسن سبزواری علیہ الرحمہ کی نسل انبالہ میں آباد ہے اور ان کا مزار جارچہ سادات میں واقع ہے۔ (گلشن سبزوار، ص ۴۳)

☆☆☆☆☆

چھولس کے سادات خاندان

سیدعلی سبزواریؒ کوخداوندعالم نے چارفرزندعطافرمائے: (۱) سیداکبرؒ (۲) سیدامجدؒ (۳) سیدخانؒ (۴) سیدعلی اصغرؒ۔اس تناظرمیں چھولس سادات کے اصلی خاندان صرف چارہیں اورباقی انہی خاندانوں کی شاخیں ہیں۔

(۱) سیداکبرکی نسل سے پیرکی پٹی کا خاندان آبادہوا،ان کی نسل میں ایک بزرگ کا نام ''پیرمحمد'' ہےاسی وجہ سے اس خاندان کوپیرکی پٹی کہاجانے لگا۔جناب سیدسجادحسین،جناب سیدعابدحسین اورجناب حاجی سیدبنیادعلی وغیرہ اسی خاندان کے بزرگ گزرے ہیں۔ (۲) سیدامجدکی نسل سے پیرجی خاندان آبادہوا۔سیدغوث غنی،سید سعادت علی اورسیدایوب حسین وغیرہ اسی خاندان کے بزرگ تھے۔(۳) سیدخان سےسیدخانی خاندان آبادہوا۔ سیدفاضل خورد،سیدبدرعالم اورسیداکرام رضااسی خاندان کےلوگ تھے۔جس کے کچھ گھرمحلّہ عباس نگر (گڑھی) میں بھی آبادہیں۔

محلّہ عباس نگر (گڑھی) میں سیدخانی خاندان کے کچھ افرادآبادہونے سے متعلق بزرگوں سے سناگیاہے کہ سید تصدق حسین صاحب سیدخانی خاندان سےتعلق رکھتے تھے،ان کی شادی گڑھی میں علامہ سیدعیوض علی ابن جناب سیدکرم علی کی دختر نیک اختر سےہوئی تھی،علامہ عیوض علی صاحب کے یہاں اولادنرینہ نہیں تھی لہٰذا زوجۂ تصدق حسین صاحب یعنی علامہ عیوض علی صاحب کی دختر اپنی پوسال میں آکربس گئیں،کلھڑیا میں علامہ عیوض علی صاحب کاقبرستان بھی ہے۔(ایڈوکیٹ محراب علی کی ڈائری سے)

مسجدامام رضاؑ کی شمالِ مشرقی سمت سےامام بارگاہ بیت الشہید کےسامنےتک آبادسیدخانی خاندان کےگھرانے وہی ہیں جواپنی نانیہال میں آکرآبادہوئے تھے جن میں سے جناب سیدرمضان علی (گھسیٹا)،جناب سید بندہ مہدی،جناب سیدظہورمہدی (جور)،جناب سیدعلی مہدی (سکریٹری کلن)،جناب سیدرسول مہدی (چھولن)، جناب سیدوصی محمد (وصیا)،جناب سیدشفیع محمد (چھبو)،جناب سیدولی محمد (ولین) اورجناب سیدعلی محمد (منشی جی) وغیرہ کےاسماءقابل ذکرہیں،علی محمدصاحب مسجدامام رضاؑ سےشمالِ مغربی سمت حسینی چوک کی جانب آبادہیں، انہوں نےوہاں اپنی دکانیں بھی بنائی ہیں جوکرایہ پرچلتی ہیں۔(مصنّف)

(۴) سید علی اصغرؒ سے محلّہ عباس نگر کی اکثریت آباد ہے، محلّہ عباس نگر (گڑھی) میں آباد، نسلِ علی اصغرؒ "شمس الدین پوتے" کہلاتی ہے کیونکہ سید علی اصغرؒ کے تیسرے سلسلہ میں، "شہید شمس الدین" کا نام آتا ہے جن کا مزار عباس نگر کی مسجد امام رضاؑ کے روبرو واقع ہے جو جامعہ رضویہ کے احاطہ میں ہے، محلّہ عباس نگر (گڑھی) حضرت سید علی اصغر علیہ الرحمہ کی اولاد نے ہی بسایا ہے۔ جناب سید غالب علی، جناب سید ولایت حسین، جناب سید کفایت حسین، جناب سید محمد حسین (تحصیلدار)، جناب سید ضامن علی، جناب سید طالب علی (ڈُنڈے)، جناب سید الطاف حسین، جناب سید خادم علی، جناب سید عادل، جناب سید یعقوب علی، جناب سید علی، جناب سید برخوردار علی، جناب سید ظہور علی (رسالدار) وغیرہ جیسے بزرگ اسی عظیم خاندان سے متعلق تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ چھولس سادات کے اصلی خاندان یہی مذکورہ خاندان ہیں، بقیہ جو خاندانوں کے نام معروف ہوئے وہ سب انہی کی شاخیں ہیں اور کچھ وجوہات و اسباب کی بنا پر ان ناموں سے مشہور ہوئے ہیں۔گلستان رضویہ کی ترتیب کے مطابق خاندانوں کے اسماء بیان کئے جا رہے ہیں، مثلاً:

بوستانِ ولایت: گلستان رضویہ شجرہ چھولس سادات صفحہ ۳۰ کے مطابق: جناب سید فدا حسین صاحب ابن جناب سید غالب علی صاحب کے ایک فرزند کا نام جناب سید ولایت حسین تھا ان کے نام سے اس خاندان کو بوستانِ ولایت کہا جانے لگا، جناب رضا حسین، جناب غلام رضا، جناب غلام حسنین، منیم جی محسن رضا، جناب احسن رضا، پروفیسر ضیغم رضا "معراج"، مولانا ذاکر رضا وغیرہ اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔مصنّفِ کتابِ حاضر کا تعلق بھی "بوستانِ ولایت" نامی خاندان سے ہے نیز انجینئر منظر مصطفیٰ عرف مقداد چھولسی بھی اسی خاندان سے ہیں۔

کفایت والے: گلستان رضویہ، صفحہ ۳۰-۳۲ کے مطابق: جناب سید ولایت حسین رضویؒ کے ایک بھائی جناب سید کفایت حسینؒ ابن جناب سید فدا حسینؒ تھے اس مناسبت سے کفایت والے کہا جانے لگا، مرحوم الیاس حسین (آجو)، رفاقت حسین، اعجاز حسین اور شاہد حسین اسی خاندان کے افراد ہیں۔

ہڑکی: بوستانِ ولایت کی ایک شاخ کو "ہڑکی" کہا جانے لگا؛ جناب سید ولایت حسین رضویؒ صاحب کے یہاں تین فرزند ہوئے: (۱) جناب رضا حسین رضوی (۲) جناب غلام رضا رضوی (۳) جناب غلام حسنین رضوی۔ فرزند اکبر سید رضا حسین صاحب کو ان کے دوستوں نے ہڑکی کا خطاب دیا تھا اسی وقت سے ان کی اولاد کو آج تک ہڑکی کہا جاتا ہے، موصوف کی نسل جناب محمود علی، جناب مقصود علی اور جناب قائم حسین (چنا) کے ذریعہ چلی ہے،

تینوں بھائیوں کی اولاد چھولس سادات میں آباد ہے، زیادہ تر محلّہ عباس نگر میں سکونت پذیر ہے؛ سید پرواز حیدر (سی اے) اور سید احسان اصغر (صحافی) اسی خاندان سے متعلق ہیں۔

ظہور والے: جناب سید ظہور علی ابن جناب سید غالب علیؒ کی نسل کو ظہور والے کہا جاتا ہے، جناب سید شمس الدین مرحوم اور دیوانجی سید ریاض حسن مرحوم اسی خاندان کے بزرگ تھے، جناب سید مشرف حسین (پینٹر مشرف) ابن سید اشتیاق حسین مرحوم اور جناب سید طاہر حسین ابن سید اشتیاق حسین مرحوم (مقیم خورجہ) اسی خاندان سے ہیں۔

خاندان سبطین: جناب سید محمد حسین (تحصیلدار) ابن جناب سید غالب علیؒ کی نسل کو خاندان سبطین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کیونکہ ان کے ایک فرزند سید غلام سبطین تپاںؔ تھے انہوں نے اپنے سارے بیٹوں کے نام میں سبطین لگایا اور یہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے، سلسلہ کی آخری کڑی سید داؤد سبطین ہیں جو آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔علامہ سید شمیم السبطین صاحب بھی جناب سید غلام سبطین تپاںؔ صاحب کے ہی فرزند تھے۔

امام علی والے: جناب سید امام علی ابن جناب سید غالب علی ابن جناب سید غلام علیؒ کے خاندان کو امام علی والے نامی خاندان سے یاد کیا جاتا ہے، اس خاندان کے بزرگوں میں جناب مہربان علی، جناب ضیاء الحسن عرف بنے میاں، جناب مکرم حسین، جناب علی محمد وغیرہ ہیں۔مولانا محمد مقتدیٰ صاحب کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔

چمڑا پھوڑ: جناب سید ضامن علی ابن جناب سید غالب علی ابن جناب سید غلام علیؒ کی نسل کو چمڑا پھوڑ کے نام سے جانا جاتا ہے، محترم حکیم سید اکرم حسین رضوی سے چمڑا پھوڑ کی وجہ تسمیہ دریافت کی گئی تو موصوف نے بتایا کہ ہمارے بزرگ منشی انجینئر محمد نظیر صاحب جب بچوں کو ڈانٹتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ نہ مانا تو چمڑی پھوڑ دونگا، اسی سبب اس خاندان کو یہ خطاب ملا۔اس خاندان کی لاٹھی ہمیشہ مضبوط رہی ہے۔حاجی انصار حسین صاحب، آفتاب علی صاحب اور غلام شبیر صاحب اسی خاندان کے بزرگ تھے۔

ڈُنڈے: جناب سید طالب علی ابن جناب سید غالب علی ابن جناب سید غلام علیؒ صاحب فوج میں تھے، افغانستان کی سرحد پر جنگ کرنے گئے، وہاں برف میں پھنس کر موصوف کے پیر گٹوں سے گل گئے تھے جن کو کاٹنا پڑا اسی سبب سے انہیں ڈُنڈے کہا جانے لگا تھا اور پھر پورے خاندان کو ڈُنڈے کہا جانے لگا۔نمبردار سید مرتضیٰ حسین ابن سید الطاف حسین اور مقدم سید علی حسین اسی خاندان کے بزرگ تھے۔

کرمن والے: جناب سید ہاشم علی ابن جناب سید غالب علیؒ کے خاندان کو کرمن والے کہا جاتا ہے، ان کے بیٹے کا

نام ''کرم حسین'' تھا جنہیں کرمن کہا گیا اور خاندان کو کرمن والے۔ محمد ابراہیم اور معروف مرثیہ خواں سید عباس مرحوم اسی خاندان کے بزرگ تھے۔

خادم والے: جناب سید خادم علی ابن سید اعظم علیؒ سے منسوب خاندان کو خادم والے کہا جانے لگا۔ عباس نگر بڑے امام باڑہ کے نامور علمدار جناب اہلبیت حسین عرف بیتو اور جناب اعظم حسین اسی خاندان سے تھے، دیوانجی وصی حسین ابن سید تصویر حسین اسی خاندان کی فرد تھے، پردھان بادشاہ علی بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

بنڈوسیا: جناب سید اعظم علی کے دوسرے بھائی جناب سید معظم علی کی نسل کو بنڈوسیا کہا جاتا ہے، یہ خاندان دراصل عباس نگر سے متعلق ہے لیکن اس کے کچھ لوگ چھولس میں جا کر بھی آباد ہو گئے ہیں۔

سید عادلؒ: حضرت شہید شمس الدین علیہ الرحمہ کے بیٹے سید عادلؒ تھے۔ ان کے یہاں دو بیٹے ہوئے: (۱) سید عوض علی (۲) سید حسین۔ فرزند ثانی یعنی سید حسین کے سلسلہ کا کچھ پتہ نہیں چلا اور فرزند اوّل یعنی سید عوض کے یہاں دو بیٹے ہوئے: (۱) سید حفیظ اللہ (۲) سید عطاء اللہ۔

عطا اللہ والے: سید عوض علی کے فرزند ثانی کی اولاد کو عطاء اللہ والے نامی خاندان سے موسوم کیا گیا، علامہ سید عوض علی ابن سید کرم علی اور داروغہ سید ذاکر حسین کا تعلق اسی خاندان سے ہے، علامہ سید علی رضا رضوی مقیم لندن کا تعلق بھی اسی سلسلہ سے ہے۔ بانی عیدگاہ جناب سید ابوالحسن رضوی، علامہ علی رضا کے پردادا تھے۔

بڑوالے اور گیدھیا: سید عوض کے فرزند اکبر جناب سید حفیظ اللہ کے دو بیٹے ہوئے: (۱) سید ببر علی (۲) سید علی حسین، فرزند اکبر یعنی سید ببر علی کے یہاں سید امیر علی پیدا ہوئے جو بڑوالے کے نام سے مشہور ہوئے اور ان سے منسوب خاندان کو بڑوالے کہا جانے لگا۔ سید مہربان علی، سید آفتاب علی اور سید شفاعت علی اسی خاندان کے بزرگ تھے۔ فرزند ثانی یعنی سید علی حسین کے یہاں سید صاحب علی پیدا ہوئے جنہیں گیدھیا کا خطاب ملا اور ان کے خاندان کو گیدھیا کہا جانے لگا۔ مولانا سید مہدی حسن، انجینئر سید اعظم حسین، انجینئر سید قائم حسین اور ڈاکٹر سید مکرم حسین (ڈاکٹر گلو) اسی خاندان سے ہیں۔

ٹنٹے: جناب سید یعقوب علی ابن جناب سید اشرف علی کی نسل کو ٹنٹے خاندان کے نام سے جانا جاتا ہے، بزرگوں سے سنا ہے نیز کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ اس خاندان میں غصہ بہت زیادہ تھا اسی لئے اس خاندان کو ٹنٹے خاندان کہا جانے لگا۔ سید امداد علی، انجینئر ضامن علی، بانی امام بارگاہ بیت الشہید سید ارشاد علی، سید انتظام علی اور دیوانجی سید

محمد رضا اسی خاندان کے بزرگ گزرے ہیں۔ دور حاضر میں چھولس کے واحد ''آئی ایس'' جناب سید ریحان رضا ابن سید قمر رضا، پروفیسر مولانا سید مظاہر علی ابن امین علی اور ایڈوکیٹ میر محراب علی ابن اسد علی کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔

تبصرہ: تمام مذکورہ خاندان عباس نگر سے ہی مربوط ہیں یعنی درحقیقت شمس الدین پوتے نامی خاندان سے ہی نکلی ہوئی تمام شاخیں ہیں جن کے الگ الگ نام ہوگئے ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت سید علی اصغرؒ اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ کثیر النسل تھے۔ پورا عباس نگرانہی کی نسل سے آباد ہوا ہے۔(مصنّف)

کشمیریان: اس خاندان کا سلسلہ جناب سید علی صاحب سے شروع ہوتا ہے جو حضرت سید علی اصغر علیہ الرحمہ کے پوتے ہیں یعنی سید علی ابن سید شریف ابن سید علی اصغرؒ گویا دراصل اس خاندان کا تعلق چھولس سے ہی ہے۔ بزرگوں سے سنا گیا ہے کہ اس خاندان کے کوئی بزرگ کشمیر ہوکر آئے تھے جس سبب سے ان کو کشمیری کہا جانے لگا اور ان سے منسوب خاندان کو کشمیریان کے نام سے جانا جانے لگا۔ پردھان میر علی ہادی، سید بے نظیر حیدر، سید اظہر حسین وغیرہ اسی خاندان کے بزرگ تھے، حال حاضر میں پروفیسر سرفراز ہادی، کیپٹن ذکی ہادی (سنجے) اور ڈاکٹر علی ہادی (ایم ڈی) اسی خاندان سے منسلک ہیں۔

شاہ محمد والے: مورث اعلیٰ حضرت سید علی اصغر علیہ الرحمہ کے بیٹے سید برخوردار علی اور ان کے بیٹے سید شاہ محمد تھے اسی مناسبت سے شاہ محمد والے کہا جانے لگا۔ اس سلسلہ کے بزرگوں میں حکیم ریاض علی، حکیم راحت علی وغیرہ آتے ہیں۔ یہ سلسلہ جب نیچے آتا ہے تو سید شاہ محمد ابن سید عبدالرزاق کا نام آتا ہے، سلسلہ اور نیچے چلتا ہے تو سید شاہ محمد ابن میاں جی طالب آتے ہیں جن کے بیٹے منشی سید محمد رفیع تھے۔ اس خاندان سے علامہ سید قمر الزماں، دیوانجی ظہیر حیدر، دیوانجی نسیم حیدر، دیوانجی امیر محمد اور مولانا تحسین حیدر گزرے ہیں۔ چونکہ شاہ محمد والے دو سلسلے چلے ہیں لہٰذا دونوں کو ایک ساتھ لکھ دیا ہے تاکہ غلط فہمی پیدا نہ ہو۔

رسالدار (رسالہ والے): امام بارگاہ دیوانخانہ کے بانی رسالدار جناب سید ظہور علی ابن جناب سید سرفراز علی صاحب فوج کے رسالہ دار تھے اسی لئے ان سے منسوب خاندان کو رسالہ دار یا رسالہ کہا جاتا ہے۔ اس خاندان میں کئی دیوان گزرے ہیں مثلاً دیوانجی سلطان احمد، دیوانجی واجد حسین اور دیوانجی یاور حسین وغیرہ۔ رسالہ دار کوئی الگ خاندان نہیں ہے بلکہ شاہ محمد والے نامی خاندان سے نکلی ہوئی ایک شاخ ہے۔

تبصرہ: مذکورہ متون کے پیش نظر خاندان کشمیریان کا تعلق سید علی سے ہوتا ہوا حضرت سید علی اصغر علیہ الرحمہ تک پہنچتا ہے اور شاہ محمد والے نامی خاندان نیز اس کی ایک شاخ رسالدار کا تعلق بھی سید برخوردار علیؒ کے ذریعہ سید علی اصغرؒ تک ہی پہنچتا ہے۔ یہاں سے ہماری بات سو فیصد درست ہو جاتی ہے کہ پورے چھولس میں صرف چار خاندان ہیں کیونکہ حضرت سید علی سبزواری علیہ الرحمہ کے یہاں چار بیٹے ہوئے: (۱) سید اکبر علیہ الرحمہ سے پیر کی پٹی نامی خاندان آباد ہوا (۲) سید امجد علیہ الرحمہ سے پیر جی خاندان آباد ہوا (۳) سید خان علیہ الرحمہ سے سید خانی خاندان آباد ہوا (۴) سید علی اصغر علیہ الرحمہ سے شمس الدین پوتے نامی خاندان آباد ہوا، سید علی اصغر کی دو شاخیں کشمیریان اور شاہ محمد والے بنیں اور شاہ محمد والے نامی خاندان سے ایک شاخ نکلی جس کو رسالدار کہا گیا۔(مصنّف)

قادر پوتے: شمس الدین کے بھائی سید معین الدین (منّا) دو وسیلوں سے حضرت سید علی اصغرؒ سے مل جاتے ہیں، سید معین الدین کے بیٹے سید باقی اور ان کے فرزند سید قادر علی ہوئے اسی وجہ سے قادر پوتے کہلائے، یہ شاخ نور پور میں آباد ہوئی؛ مولانا سید شبیہ عباس ساکبؔ اسی سلسلہ کے بزرگ تھے۔

☆☆☆☆☆

چھولس سادات میں آباد قومیں

چونکہ چھولس نام کی بستی راجپوت اور پٹھانوں کے جانے کے بعد، سبزوار (ایران) سے آئے ہوئے سادات نے آباد کی اور اس بستی میں سادات کی اکثریت ہے اسی لئے اس بستی کو ''چھولس سادات'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب سے اس بستی میں سادات آباد ہوئے ہیں تب سے آج تک ساداتِ رضویہ کی اکثریت رہی ہے۔

محلّہ عباس نگر (گڑھی) کو حضرت سید علی اصغر سبزواری علیہ الرحمہ کی اولاد نے آباد کیا ہے یعنی اس محلّہ میں جتنے سادات رضویہ ہیں وہ سب حضرت علی اصغر ابن سید علی سبزواری علیہما الرحمہ کی اولاد ہیں، حضرت سید علی سبزواری علیہ الرحمہ کے چار فرزندوں میں سے حضرت سید علی اصغر علیہ الرحمہ کی اولاد سب سے زیادہ ہے جو محلّہ عباس نگر کی آبادی سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔

حال حاضر یعنی ۲۰۲۵ء میں اس بستی میں پندرہ امام بارگاہ ہیں، چار مساجد جن میں سے دو اہل تشیع کی اور دو مسجدیں اہل تسنن کی ہیں۔ دو مدرسے ہیں جن میں سے ایک مدرسہ جامعہ رضویہ ہے جو مسجد امام رضاؑ عباس نگر کے روبرو اہل تشیع کا مدرسہ ہے اور دوسرا مدرسہ مسجد قریشیان کے روبرو اہل سنت مسلک سے متعلق ہے۔

اہل سنت کی مسجدوں میں سے ایک ''حسینی چوک'' کے نزدیک مسجد قریشیان ہے جو قسائیوں والے محلّہ میں واقع ہے اسی وجہ سے اس کو قسائیوں والی مسجد بھی کہتے ہیں اور دوسری مدینہ مسجد ہے جو تیلیوں کے محلّہ میں واقع ہے؛ چونکہ یہ مسجد تیلیوں کے محلّہ میں ہے اسی لئے اس مسجد کو تیلیوں والی مسجد کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

اس بستی میں ایک سرکاری پرائمری اسکول ہے اور تین پرائیویٹ اسکول موجود ہیں۔ حسینی چوک پر وسیع وعریض بازار ہے جس میں جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، ڈاکٹروں کی کلینک، حلوائی، کپڑوں کی دکانیں، عمارتی میٹریل کی دکانیں وغیرہ وافر تعداد میں موجود ہیں؛ یہ بازار مسجد امام رضاؑ سے شروع ہوتا ہے اور دائیں جانب مسجد قریشیان تک تو بائیں جانیں ٹیمپو اسٹینڈ تک جاتا ہے۔ ٹیمپو اسٹینڈ کے قریب ایک قدیمی بینک ہے جو پہلے سنڈیکیٹ بینک کے نام سے جانا جاتا تھا اور اب کینرا بینک کے نام سے پہچانا جاتا ہے، یہ بینک پردھان سید محمد شفیع صاحب مرحوم کی پردھانی کے دور میں بنا تھا۔

ایک پرانا بازار بھی کہلاتا ہے جو امامیہ چوک جاتے ہوئے آتا ہے، امام بارگاہ پٹواریان اسی بازار میں واقع ہے یہ بہت پرانا بازار ہے جو دکانوں کی حالت سے نمایاں ہے، یہاں ڈاکٹر، جنرل اسٹور اور درزیوں کی دکانیں ہیں۔

اس بستی میں ہفتہ وار بازار بھی لگتا ہے جو پہلے منگل کے روز جولاہوں والی گلی میں لگا کرتا تھا، پھر حسینی چوک پر لگنے لگا اور اب ۲۰۲۵ء میں شبیہ کربلا کی جانب بدھ بازار کے نام سے جانا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس بستی کا آغاز سادات نے ہی کیا تھا لیکن دور حاضر میں دیگر اقوام و مذاہب سے متعلق لوگ بھی اس بستی میں آباد ہیں؛ اسی تناظر میں ان اقوام و مذاہب کا تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے تاکہ ہر طرح کی غلط فہمی کا ازالہ ہو جائے۔

اس بستی میں اہل سنت افراد بھی موجود ہیں جن میں نائی، قسائی، تیلی، دُھنے، جولاہے، سقے، دھوبی، منیہار، بڑھئی، لوہار، درزی اور شیخ برادران وغیرہ شامل ہیں، یہ وہ تمام اقوام ہیں جو ساداتِ چھولس کی رعایا ہوا کرتی تھیں، سادات کے سارے کام کاج یہی اقوام دیکھا کرتی تھیں اور ان کے کام کاج کے بدلے سال بھر میں اناج اور چاول وغیرہ دے دیئے جاتے تھے، سادات پر جان قربان کرنے کو تیار رہتے تھے اور سادات بھی ان کو اپنی اولاد کی مانند سمجھتے تھے لیکن زمانہ کے نشیب و فراز نے تمام حالات دیگرگوں کر دیئے، نہ تو وہ زمیندارانہ رہا نہ وہ رعایا، نہ وہ زمانہ رہا اور نہ وہ حالات۔

چھولس سادات میں اہل ہنود بھی ایک مقدار میں آباد ہیں جن میں بھنگی، چمار، کھٹیک، پڑیئے، پنڈت، مالی، کولہی، کمہار اور بنیئے وغیرہ شامل ہیں ان کے علاوہ آخری دس پندرہ سال سے جاٹ اور گوجر وغیرہ بھی آباد ہیں؛ ان سب کے الگ الگ محلے آباد ہیں اور ان سب کے لئے آٹھ عبادتگاہیں (مندر) موجود ہیں جو بستی کے مختلف حصوں میں بنائی گئی ہیں۔

چھولس سادات نام کی بستی میں، غیر سادات (شیعہ) بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں جن میں چودھری صاحبان (رانگڑ) سقہ قوم اور خان صاحبان شامل ہیں۔

رضوی سادات: اس بستی میں رضوی سادات صرف وہ سادات کہلاتی ہے جو ''سید علی سبزواری علیہ الرحمہ'' کے چار بیٹوں کی اولاد ہے یعنی ''سید اکبرؒ، سید امجدؒ، سید خانؒ اور سید علی اصغرؒ۔ ان کے علاوہ، وہ سادات رضوی ہیں جو جارچہ سے آ کر بسے ہیں۔

مؤلف ''گلدستہ رضویہ'' حکیم غلام حسنین نجم صاحب نے گلدستہ رضویہ کے مقدمہ میں صفحہ ۵ پر ایک نہایت قابل غور بات تحریر کی ہے: ''بستی میں ایسے بھی خاندان آباد ہیں جو اولادِ سید حسن علیہ الرحمہ یا حضرت سید علی علیہ الرحمہ سے نہیں ہیں''۔ موصوف کی تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ چھولس سادات میں آباد تمام سادات سید علی سبزواریؒ اور سید حسن سبزواریؒ کی نسل سے نہیں ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ نجم صاحب نے بعض خاندانوں کو سید علی سبزواریؒ اور سید حسن سبزواریؒ کی نسل سے خارج کیا ہے لیکن ان کی سیادت سے انکار نہیں کیا ہے۔ ظاہر سی بات ہے کہ سیادت پر انگشت نمائی کرنا آسان کام نہیں ہے کیونکہ ادخال النسب اور اخراج النسب دونوں کام حرام ہیں۔ شجرہ میں کسی کا نام موجود نہ ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ وہ سید نہیں ہے، شجرہ میں نام موجود نہ ہونے کے بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں، نہ صرف یہ کہ براہ راست غیر سادات ہونے کا سرٹیفکٹ دے دیا جائے!۔

یہ جملہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہر انسان اپنے شجرہ کے بارے میں تحقیقات کرے کیونکہ سید نہ ہو کر سید کہلانا بھی گناہ ہے اور سید ہو کر سید نہ لکھنا بھی اپنے اوپر ظلم ہے!۔ جو شخص جس بستی سے آ کر چھولس میں آباد ہوا ہے وہ اپنی اسی بستی میں جا کر اپنا شجرہ تلاش کرے، کیونکہ شجرہ کی حفاظت بہت ضروری امر ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ چھولس سے دو کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بستی ''نور پور'' آباد ہے جس میں سادات رضوی کی دو شاخیں ہیں؛ جن میں سے ایک تو چھولس سے ''سید علی اصغر'' کی نسل سے آباد ہوئی ہے ''جس کو قادر پوتے کہا جاتا ہے'' اور دوسری شاخ جارچہ کے مورث اعلیٰ ''سید حسن سبزواری'' سے آئی جو جلیسر ضلع ایٹہ ہوتے ہوئے سید ابراہیم کے وسیلہ سے سید حسن سبزواری تک پہنچتی ہے۔

چھولس سادات میں رضوی سادات کے علاوہ زیدی سادات، نقوی سادات، عابدی سادات، موسوی سادات وغیرہ بھی آباد ہیں جو دوسری بستیوں سے آ کر بسے ہیں، ان کا تعلق چھولس سادات سے نہیں ہے۔

<u>سادات وغیر سادات کے درمیان اتفاق وہمدلی:</u> ساداتِ چھولس کے اوصاف میں سے ایک اعلیٰ ظرفی یہ بھی ہے کہ غیر سادات کو گلے لگاتے ہیں، اپنے ساتھ لیکر آگے بڑھتے ہیں اور کسی طرح کا بھید بھاؤ نہیں کرتے، یہی نہیں بلکہ اس بستی کے سادات غیر مسلم یعنی ہندو اقوام سے بھی بہت زیادہ بھائی چارگی کا درس دیتے ہیں اور یہاں تک تاریخ ملتی ہے کہ چھولس میں موجود ہندو ازم کی تمام عبادتگاہیں (مندر) سادات کی ہی زیر نگرانی تعمیر ہوئی ہیں۔

☆☆☆☆☆

سادات اور غیر سادات

سادات کی اہمیت وفضیلت کسی فرد بشر پر مخفی نہیں ہے لیکن اس اہمیت وفضیلت کے پیش نظر غیر سادات ہوتے ہوئے خود کو سید لکھنا کوئی معقول اور منطقی (لاجیکل) بات نہیں ہے۔ روایات شاہد ہیں کہ داخل نسب اور خارج نسب دونوں ہی کام حرام ہیں اور بروز محشر ان کاموں کے کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

روایات کی روشنی میں اگر کوئی غیر سید ہے اور وہ زبردستی خود کو سید کہلوانا چاہتا ہے یا کوئی سید ہے لیکن خود کو غیر سید شمار کرتا ہے تو یہ نادانی کے سوا کچھ نہیں ہے کیونکہ در حقیقت یہ انسان نادانستہ طور پر اپنی ماں پر تہمت لگا رہا ہے۔

کیا کوئی صاحب عقل اس بات کے آگے سر تسلیم خم کرنے کو تیار ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے انسان کے باپ کو اپنا باپ بنا لے؟ ہرگز نہیں! اگر ذرا سی بھی عقل کا استعمال کرے گا تو اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا کہ یہ تو فلاں کا باپ ہے، میں اسے اپنا باپ کیوں بنا رہا ہوں!؟۔ دوسرے کے باپ کو اپنا باپ بنانے کا مطلب صاف صاف یہ ہے کہ وہ انسان اپنی ماں کے کردار پر کیچڑ اچھال رہا ہے۔

ہمارے علمائے اعلام میں ایسی ایسی جید ہستیاں بھی گزری ہیں جو غیر سادات تھیں اور کسی پروگرام کے اشتہار میں ان کو سید لکھ دیا گیا تو انہوں نے پروگرام میں شرکت سے انکار کرتے ہوئے غصہ کے عالم میں کہا کہ کیا تم مجھے اتنا بیوقوف سمجھتے ہو کہ تم براہ راست میری ماں کو گالی دو اور میں تمہارے پروگرام میں شرکت کروں!۔

ایسا بھی نہیں ہے کہ سادات کی اہمیت وافضلیت کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا جائے کہ تمام فضائل کو سادات میں ہی سمیٹ دیا گیا ہے اور اب ان کے علاوہ کوئی فضیلت باقی ہی نہیں بچی ہے!۔

قرآن کریم کی آیات کا مطالعہ کیا جائے۔ روایات کی جستجو کی جائے اور تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تب سمجھ میں آئے گا کہ سید کی فضیلت اپنی جگہ محفوظ ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غیر سادات کے لئے کوئی فضیلت ہی باقی نہیں بچی!۔ آیئے قرآن کریم میں سید اور غیر سید کے موضوع کو دیکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

قرآن کریم میں سید اور غیر سید

آیاتِ الٰہی کی رو سے سید اور غیر سید کا کوئی امتیاز نہیں ہے بلکہ قرآن کی نظر میں وہ انسان صاحب توقیر ہے جو احکام خداوندی پر عمل پیرا ہوتا ہو اور من وعن اس کے تمام احکام وفرامین کو عملی جامہ پہناتا ہے، خداوند عالم کے نزدیک صاحب تقویٰ ہی باکرامت انسان ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ''اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ۔ سورہ حجرات ۱۳'' بیشک خداوند عالم کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ صاحب کرامت وہ انسان ہے جو سب سے زیادہ زینت تقویٰ سے مزین ہو۔

سورۂ آل عمران آیت ۹۵ میں ارشاد ہوتا ہے: ''فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّی لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْکُمْ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثیٰ... '' پس ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی کا حق ضائع نہیں کروں گا؛ تمہارے اعمال کو برباد نہیں ہونے دوں گا؛ چاہے مرد ہو یا عورت۔ سورۂ نساء آیت ۱۲۴ میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے: ''وَمَنْ یَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثیٰ وَھُوَ مُؤمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْراً '' اور جو کوئی نیک عمل انجام دے گا وہ چاہے مرد ہو یا عورت ہو درحالانکہ وہ مومن ہو تو ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

مذکورہ آیتوں میں سید اور غیر سید کی کوئی قید نہیں لگائی گئی ہے بلکہ انسانیت سے خطاب کیا جارہا ہے کہ تم میں سے سب سے زیادہ مکرم ومحترم وہ ہے جو سب سے زیادہ صاحب تقویٰ ہے۔ نہ تو سیاہ وسفید کا کوئی فرق ہے، نہ عرب و عجم کا اور نہ زبانوں کا۔ اگر صاحب ایمان ہے اور نیک عمل انجام دیتا ہے تو خدا کے نزدیک کچھ فرق نہیں کہ وہ مرد ہے یا عورت، نیک انسان کا مقام جنت الفردوس کو قرار دیا گیا ہے۔ اگر انسان نے نیک اعمال انجام دیئے ہیں تو خداوند عالم ان کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ نیک انسان جزا کا مستحق ہوگا لیکن شرط یہ رکھی گئی ہے کہ انسان مومن ہو یعنی اللہ پر ایمان رکھتا ہو۔

مذکورہ آیات کے علاوہ دیگر آیات بھی موجود ہیں جن میں ان چیزوں کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے کہ افضلیت و مفضولیت کا معیار کالا، گورا، عرب، عجم یا زبان وغیرہ کچھ نہیں ہے بلکہ اگر کچھ معیار ہے تو وہ تقویٰ اور ایمان ہے۔

قرآن کریم میں ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ''اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثَاتِ وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ ... '' ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے، ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے، پاک دامن عورتیں پاکدامن مردوں کے لئے اور پاکدامن مرد پاکدامن عورتوں کے لئے ہیں۔

اس آیت میں جو معیار قرار دیا گیا ہے وہ نہ تو رنگ ہے، نہ نسل، نہ عرب، نہ عجم اور نہ زبان بلکہ معیار ایمان ہے۔ باایمان مرد اور عورتیں ایک ساتھ ہیں اور بے ایمان مرد اور عورتیں ایک ساتھ۔ مذکورہ آیت میں نہ تو سید کا ذکر ہے نہ غیر سید کا بلکہ صراحتاً یہ بیان کیا گیا ہے کہ نیک کردار مرد پاکدامن عورت سے شادی کرے اور بدکردار عورت بدکردار مرد سے شادی کرے کیونکہ یہ قدرت کا معین کیا ہوا قانون ہے کہ نیک مردوں کے لئے نیک عورتیں، نیک عورتوں کے لئے نیک مرد، برے مردوں کے لئے بری عورتیں اور بدکردار عورتوں کے لئے بدکردار مرد ہیں۔

☆☆☆☆☆

روایات میں سید اور غیر سید

جب ہم روایات کی چھان بین کرتے ہیں تو روایات کے مطابق بھی ہمارا مذہب تفریق کا قائل نہیں ہے یعنی ہمارے مذہب نے ملک، قوم، رنگ، زبان، سید اور غیر سید کو ترجیح نہیں دی ہے بلکہ ہر مقام پر ایمان اور عمل کو بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جویبر نامی یمام کا ایک شخص رسول اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ جویبر چھوٹے جسم کا انسان تھا، بہت غریب تھا اور اس کا رنگ کالا تھا۔ ایک روز پیغمبر اکرمؐ نے جویبر کی طرف شفقت آمیز انداز سے دیکھتے ہوئے فرمایا: اے جویبر! کاش تم کسی ایسی خاتون سے شادی کر لیتے جو تمہارے نیک اعمال میں تمہاری مددگار ثابت ہوتی!۔ جویبر نے جواب دیا: یارسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں کالا انسان، پستہ قد اور غریب ہوں؛ آخر مجھ سے کون خاتون شادی کرنے کو تیار ہوگی؟۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اے جویبر! یقین مانو کہ دین اسلام نے ان لوگوں کو خوار کردیا ہے جو دور جاہلیت میں بزعم خود بہت بڑے باعزت تھے اور ان لوگوں کو عزت بخشی ہے جو دور جاہلیت میں بظاہر کسی صف میں شمار نہیں کئے جاتے تھے۔ اے جویبر! سب لوگ ایک صف میں ہیں، کالا گورا، عرب عجم، پستہ قد بلند قد، امیر غریب وغیرہ کا کچھ مطلب نہیں ہے؛ خداوند عالم کے نزدیک باعزت وہ انسان ہے جو زیورِ تقویٰ سے مزین ہے۔ سب لوگ آدمؑ کی اولاد ہیں، آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا اور سارے انسان بھی مٹی سے ہی پیدا ہوئے ہیں بس مٹی کے رنگ میں فرق ہے باقی کچھ فرق نہیں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے جویبر کو حکم دیا: اے جویبر! زیاد ابن لبید کے پاس جاؤ، ان سے کہنا کہ مجھے رسول اکرمؐ نے بھیجا ہے، ان کا حکم ہے کہ اپنی بیٹی ''ذلفا'' کی شادی مجھ (جویبر) سے کردو۔ جویبر تعمیل حکم میں زیاد بن لبید کے گھر پہنچے، رسول اکرمؐ کا پیغام پہنچایا، زیاد بن لبید نے حکم رسولؐ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے ذلفا کی شادی جویبر سے کردی اور جویبر عرب کے ایک مشہور خاندان کے داماد قرار پائے۔ (اصول کافی، محمد بن یعقوب کلینی، ج۵، ص۳۴۱)

☆☆☆☆☆

تاریخ میں سید اور غیر سید

جب تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہمیں ایسے ایسے عجائبات نظر آتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے، مثلاً: سیادت کا موضوع جناب ہاشم علیہ السلام (جد پیغمبر اکرمؐ) سے شروع ہوا ہے یعنی پیغمبر اکرمؐ کی سیادت تو ثابت ہوگئی اور آپؐ کا سلسلہ اس طرح بنتا ہے: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ (عروۃ الوثقیٰ، ج ۲، کتاب الخمس، فصل ۲، مسئلہ ۳)

لیکن محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے آنے والے پیغمبروں کو کس طرح سید کہہ سکتے ہیں؟ اگر لغت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ہمارے تمام پیشوا اور رہبران الٰہی ''سید'' تھے لیکن اگر اصطلاح میں دیکھا جائے تو منطقی اعتبار سے سید نہیں کہا جاسکتا کیونکہ منطقی قانون ہے ''اگر شرط مفقود ہو جائے تو مشروط خود بخود مفقود ہو جاتا ہے''۔ جب جناب ہاشمؑ ہی موجود نہیں تھے تو پھر سادات کا وجود کیونکر ثابت ہوسکتا ہے؟ اس تناظر میں محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے آنے والے تمام پیغمبرانِ الٰہی کے متعلق کیا کہیں گے!۔

جن ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف نسبت دے کر ہم فخریہ لہجہ میں خود کو سید کہلاتے ہیں، ان کی اکثر ازواج غیر سادات نظر آتی ہیں۔ اگر بارہ اماموں میں دیکھا جائے تو بہت کم اماموں کی ازواج سیدانیاں دکھائی دیتی ہیں؛ زیادہ تر غیر سادات ہی ہیں۔ اگر سادات کے مورثانِ اعلیٰ کے حیات نامے پڑھتے ہیں تو وہاں بھی ایسی کوئی شرط نظر نہیں آتی کہ مثلاً ہم سید ہیں تو سیدہ سے ہی شادی کریں گے!! بہت سے مقامات پر مورثانِ اعلیٰ کی ازواج غیر سادات نظر آتی ہیں۔

نمونہ کے طور پر: اگر مورثانِ اعلیٰ میں سے دیکھا جائے تو سادات جار چہ کے مورثِ اعلیٰ ''سید حسن سبزواری علیہ الرحمۃ'' کی شادی شاہِ بنگال ''غیاث الدین اعظم شاہ'' (۱۳۹۰ء۔۱۴۱۱ء) کی بیٹی سے ہوئی۔ غیاث الدین مذہب اہلسنت سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے نام کے آخر میں شاہ لگا ہے تو ممکن ہے کہ سید ہوں لیکن ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ثابت ہو جائے تو سنی سید ثابت ہو سکتے ہیں، شیعہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس بارے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی۔ (غیاث الدین اعظم شاہ، اردو وکیپڈیا)

میر سید حسن سبزواریؒ کے بڑے فرزند ''سید ناصر سبزواریؒ'' کی شادی راجہ مہلک کی بیٹی سے ہوئی، واقعہ کچھ یوں پیش آیا کہ راجہ مہلک لوہا گڑھ (کلوندا) کے لوگوں کو بے حد اذیت دیتا تھا، سلطان مبارک شاہ نے لوگوں کو آرام دینے کی خاطر راجہ مہلک سے جنگ کی ٹھان لی، میر سید حسن سبزواریؒ کی تدابیر سے راجہ مہلک اور اس کی بیٹی کو زندہ گرفتار کرلیا گیا، مبارک شاہ نے راجہ کی بیٹی کو میر سید حسن سبزواریؒ کے حوالہ کردیا، وہ ان کے ذریعہ ایمان لائیں، آپ نے ان کا نام ''تابندہ بی بی'' رکھا، اپنے فرزند اکبر ''میر سید ناصر سبزواریؒ'' کے ساتھ عقد کیا اور ان سے پیدا ہونے والے بچہ کا نام ''سید محمود روحی'' یا ''سید محمود روحانی'' رکھا گیا جن کی نسل جارچہ میں آباد ہے۔ (تذکرہ سادات جارچہ وچھولس، پروفیسر نبی ہادی، ص ۲۳)

تبصرہ: اگر بالفرض محال شاہ بنگال کو شیعہ سید بھی تسلیم کرلیا جائے اور یہ کہا جائے کہ شاہ بنگال کی بیٹی سیدانی تھی تب بھی راجہ مہلک کی بیٹی (جو گرفتاری کے بعد ایمان لائیں) ان کی سیادت تو کہیں سے کہیں تک ثابت نہیں ہوسکتی!۔

اب حال حاضر پر نظر کی جائے: آیت اللہ العظمیٰ سید محمد رضا گلپایگانی جو ہمارے مرجع وقت بھی تھے، ان کے داماد آیت اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی رہے۔ رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے سارے داماد شیخ ہیں!۔ ان کے علاوہ بھی دیگر مراجع کرام کی حیات پر نظر کی جائے تو سمجھ میں آتا ہے کہ ان کے یہاں سید اور غیر سید کا کوئی فرق نہیں پایا جاتا بلکہ ایمان اور عمل صالح جو آیات وروایات کے مطابق ہے بس وہی دیکھا جاتا ہے۔

تبصرہ: ہمارے لئے ائمہ اطہار علیہم السلام، اولیائے کرام و بزرگان قوم وملت کی سنت مشعل راہ ہے اس تناظر میں اپنے بیٹے کے لئے سیدانی تلاش کرنا یا بیٹی کے لئے سید کی تلاش کس حد تک صحیح ہے؟ یہ فیصلہ ہمیں خود ہی کرنا ہوگا کیونکہ ہم نے تاریخ کی ورق گردانی کی ہے تو اس میں ایسی کوئی شرط کہیں نظر نہیں آتی کہ اگر لڑکا سید ہے تو لڑکی بھی سیدانی تلاش کرو، اگر لڑکی سیدہ ہے تو لڑکا بھی سید تلاش کرو چاہے اولاد بوڑھی ہی ہوجائے!۔ ایسا حکم نہ تو شریعت نے دیا ہے اور نہ ہی ہماری عقل سلیم اس بات کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہے کہ اولاد کو بوڑھا کرلو لیکن سید کو تلاش کرتے رہو!۔

☆☆☆☆☆

گمنام سادات

چھولس کے سادات کی شجرہ نویسی کا آغاز پاکستان سے ہوا، حکیم سید غلام حسنین نجم صاحب نے ۱۹۵۷ء میں پاکستان میں شجرہ تحریر کیا انہوں نے چھولس میں موجود لوگوں کے پاس خطوط بھی روانہ کئے کہ اپنے سلسلے لکھ کر ہمیں بھیج دیں، ان کے خطوط پر بہت سے لوگوں نے اپنے سلسلے بھیجے لیکن بعض لوگ لاعلمی، کم علمی، لاپرواہی، کوتاہی اور مصروفیات زندگی کے سبب اپنے سلسلے نہیں پہنچا پائے لہٰذا ان کے نام ''گلدستہ رضویہ'' میں جگہ نہ پا سکے۔

پروفیسر نبی ہادی صاحب نے ایک شجرہ شائع کیا، یہ شجرہ بھی پاکستان سے ہی نشر ہوا، انہوں نے اپنے والد ''میر علی ہادی'' کے شجرہ کو نقل کیا، البتہ اس شجرہ کے اضافات اور تبدیلیاں قابل غور اور محتاج تحقیق ہیں۔

سرزمین چھولس سادات پر پہلا شجرہ مولانا سید ذاکر رضا رضوی صاحب قبلہ نے ۲۰۱۳ء بمطابق ۱۴۳۴ھ میں مکمل تحقیقات کے ساتھ آمادہ کیا، جس کا نام ''گلستان رضویہ'' رکھا، یہ شجرہ پہلے شجروں کی بہ نسبت کامل تر اور صحیح تر قرار پایا۔ اس کی بنیاد ''گلدستہ رضویہ'' کے سلسلوں پر ہی رکھی گئی یعنی قدیمی شجرہ کو آگے بڑھایا گیا۔

اس شجرہ میں جن حضرات کے اسماء نہیں ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے خاندان کے سلسلہ کی تحقیقات مکمل کریں اور جہاں سے سلسلہ منقطع ہوا ہے وہیں سے اپنا سلسلہ برقرار کریں۔

مذکورہ شجرات میں چھولس کے کچھ خاندانوں کا ذکر نہیں ہے۔ جو خاندان شجرہ میں نہیں آ سکے وہ منطقی اور لاجیکل طریقہ اپنائیں، معقول طریقہ سے ریسرچ اور تحقیق کریں نیز وہاں تک پہنچنے کی کوشش کریں کہ ان کے خاندان شجرہ میں کیوں نہ آ سکے اور ان کا سلسلہ کہاں سے منقطع ہوا ہے۔

کچھ لوگوں نے اپنے خاندان کے بارے میں تحقیقات کیں تو نتیجہ بھی اخذ کیا لیکن جن لوگوں نے لاپرواہی برتی ان کی حالت وہی رہ گئی جو پہلے تھی یعنی اپنے سلسلوں کو شجرہ سے ملحق نہیں کر پائے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ شجرہ

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام

حضرت شیث علیہ السلام ــــ انوش علیہ السلام ــــ قینان علیہ السلام ــــ مہلائیل علیہ السلام

الیاریارد علیہ السلام ــــ ادریس علیہ السلام ــــ متوشلح علیہ السلام ــــ لاملک علیہ السلام

نوح علیہ السلام ــــ سام علیہ السلام ــــ ارفخشد علیہ السلام ــــ صالح علیہ السلام

عابر حود علیہ السلام ــــ قانع علیہ السلام ــــ آرغو علیہ السلام ــــ ساروغ علیہ السلام

ناجور علیہ السلام ــــ تارخ علیہ السلام ــــ ابراہیم علیہ السلام ــــ اسماعیل علیہ السلام

قیوار علیہ السلام ــــ حمل علیہ السلام ــــ داؤد علیہ السلام ــــ سلیمان علیہ السلام

ہمیسع علیہ السلام ــــ الیسع علیہ السلام ــــ عود علیہ السلام ــــ عدنان علیہ السلام

معد علیہ السلام ــــ نزار علیہ السلام ــــ مضر علیہ السلام ــــ الیاس علیہ السلام

مدرکہ علیہ السلام ——— خذمیہ علیہ السلام ——— کنانہ علیہ السلام ——— نظر علیہ السلام

مالک علیہ السلام ——— فہر (قریش) علیہ السلام ——— غالب علیہ السلام ——— لوی علیہ السلام

کعب علیہ السلام ——— مرہ علیہ السلام ——— کلاب علیہ السلام ——— زید (قصی) علیہ السلام

مغیرہ (عبد مناف) علیہ السلام

مطلب علیہ السلام | حضرت ہاشم علیہ السلام | نوفل علیہ السلام | عبد الشمس

امیہ

جناب عبد المطلب (عامر) علیہ السلام | جناب اسد علیہ السلام

فاطمہ (حضرت علی علیہ السلام کی والدہ)

حارثؓ | **جناب ابو طالب (عمران) علیہ السلام** | **جناب عبد اللہ علیہ السلام** | جناب عباسؓ | جناب حمزہؓ

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ

طالبؓ | عقیلؓ | جعفر طیارؓ | **حضرت علی علیہ السلام** | **حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا**

لاولد

مسلمؓ

محمدؓ | ابراہیمؓ

عبد اللہؓ | محمدؓ

عونؓ | محمدؓ

امام حسن علیہ السلام | **امام حسین علیہ السلام**

ابوبکرؓ | قاسمؓ | عبد اللہؓ | عمروؓ | زیدؓ | حسن مثنیٰؓ

(یہ چاروں بیٹے کربلا میں شہید ہوئے) (نسل ان دونوں سے چلی)

(جناب حسن مثنیٰ کی نسل "طباطبائی" کہلاتی ہے)

جناب عباسؓ | محمد حنفیہ | عمر

عبد اللہ | عثمان | عبد اللہ اصغر

یہ سب بھی حضرت علیؓ کے ہی بیٹے ہیں جو دیگر ازواج سے ہیں

(شہید کربلا) جناب علی اکبرؑ — **امام زین العابدین علیہ السلام** — جناب علی اصغرؑ (ششماہہ شہید کربلا)

عبداللہ — علی — حسن — زید — محمد اصغر — **امام محمد باقر علیہ السلام** — حسین — عمر — عبدالرحمٰن — حسین اصغر — سلیمان

علی — عبداللہ افطح — **امام جعفر صادق علیہ السلام** — ابراہیم — عبداللہ

اسحاق — عبداللہ — اسماعیل — **امام موسیٰ کاظم علیہ السلام** — محمد — عباس — علی

امام علی رضا علیہ السلام (دیگر ۱۸ بھائی)

امام محمد تقی علیہ السلام (مختلف روایات کی بنا پر ۵، ۶، ۷ یا ۸ دیگر بھائی)

امام علی نقی علیہ السلام — **ابوجعفر موسی مبرقع علیہ السلام**

حضرت موسی مبرقع علیہ السلام سے اوپر کے سلسلہ میں کوئی شک کی گنجائش نہیں لیکن بعد والے سلسلہ میں کچھ شر پسند عناصر نے توڑ مروڑ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن جو سلسلہ کتاب ہذا میں بیان ہوا ہے اس کی تائید مندرجہ ذیل کتابیں کرتی ہیں جو ایک سے ایک قدیم اور معتبر ہیں: تہذیب الانساب، ابن طباطبا۔ لباب الانساب، ابن فندق۔ التذکرۃ فی الانساب المطہرۃ، ابن مہنا۔ عمدۃ الطالب فی انساب ابی طالب، ابن عنبہ۔ المعقبون من آل ابی طالب، مہدی رجائی۔ المشجر الوافی، ابوسعیدہ موسوی۔ کنز الانساب۔ چودہ ستارے۔ فیضان سادات۔ شجرہ رضوی کارگل، گلگت و کشمیر۔ حدیقۃ الزہرا وغیرہ یہ تمام کتابیں ثابت کرتی ہیں کہ امام رضاؑ کی نسل امام محمد تقیؑ کے بیٹے ''موسی مبرقع'' سے چلی ہے لہٰذا تمام رضوی سادات درحقیقت ''رضوی تقوی'' ہیں اور رضوی صرف امام محمد تقی علیہ السلام کی وصیت کے پیش نظر لکھا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اگلے صفحہ سے شروع ہو رہا ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام

حضرت امام مہدی آخر الزماں (عجل اللہ فرجہ)

(پردۂ غیب میں ہیں)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت موسیٰ مبرقع علیہ السلام ابن امام محمد تقی علیہ السلام

(سلسلۂ اولادِ موسیٰ مبرقع علیہ السلام)

سید محمد — محمد قاسم — سید احمد ابوالمکارمؒ — سید عمران — احمد اکبر

سید عبداللہ — سید عبیداللہ — سید محمد اعرج ابو علیؒ — سید محمد

سید حسن — سید محمد اشرف — سید احمد نقیب قم ابو عبداللہؒ (۱) — سید موسیٰ

سید موسیٰؒ — سید یحییٰؒ — سید علیؒ — سید محمدؒ — سید یعقوبؒ — سید حسینؒ — سید صالحؒ — سید جعفرؒ

سید حسن (روشن چراغ) ابو محمدؒ

شاہ سید محمد تقی کربلائیؒ ——— شاہ سید محمد علی نقیؒ ——— شاہ سید علی نوریؒ ——— سید علی اکبرؒ

محمد تقی (ابو علیؒ) ——— محمد علی نقی (ابو محمدؒ) ——— محمد محمودیؒ ——— سید محمد مولائیؒ

شاہ سید علی نوریؒ

ابوالقاسم موضع سلمان آباد، شہریار، تہران سے ہند آئے، علامہ قاری جعفر علی رضوی جارچوی اسی سلسلہ سے تھے۔ اس کی تائید: رسالہ مرتبہ ۱۲۶۹ھ۔ گلدستہ رضویہ۔ سلسلۂ انساب جارچہ وغیرہ سے ہوتی ہے۔

سید ابوالقاسم ——— سید ابوتراب ——— سید نعمت اللہؒ

سید جلال بیہقیؒ

سید شاہ میرؒ ——— سید حسن سبزواریؒ (مورث اعلیٰ جارچہ سادات۔ صفحہ 102 پر)

(بادشاہ بنگال "غیاث الدین اعظم شاہ" کے داماد تھے)

سید محمدؒ

سید محمودؒ (برقعہ پوش)

(فقیر منش رہے۔ شادی نہیں کی)

(اگلے صفحہ پر)

۱۔ سید احمد نقیب قم کی اولاد کے متعلق، اختلاف روایات کی بنیاد پر کسی نے پانچ، کسی نے سات، کسی نے آٹھ، کسی نے نو، کسی نے دس اور کسی نے گیارہ تک کی تعداد بیان کی ہے۔ سید یعقوبؒ کی نسل زید پور، کارگل، کراری، امروہہ، گرالی، کشمیر، گوپالپور، بھیکپور اور ہندوستان کے مختلف گوشہ و کنار میں پھیلی ہوئی ہے۔ سید موسیٰ کی نسل سے معروف اسکالر اور مفکر "سر سید احمد خان" گذرے ہیں۔ سید حسین، سید صالح، سید یحییٰ وغیرہ کی نسلیں کشمیر میں موجود ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

سید محمد ابن سید جلال بیہقی علیہ الرحمۃ

سید علاء الدینؒ

سید مسیح
(واپس سبزوار ''ایران'' چلے گئے)

سید علی سبزواریؒ (مورث اعلیٰ سادات چھولس)

سید اکبرؒ (صفحہ 96 پر) — سید امجدؒ (صفحہ 94 پر) — **سید علی اصغرؒ** (مزار در کربلا - چھولس) — سید حسن خانؒ (صفحہ 88 پر)

سید برخوردار علیؒ (صفحہ 81 پر) — **سید محمد شریفؒ** — سید محمد ظریفؒ — سید ابو محمدؒ (نسل در جارچہ)

سید شاہ علیؒ — **سید اصغر علیؒ** — سید علیؒ (صفحہ 78 پر)

سید امینؒ — سید معینؒ (منّا) (صفحہ 75 پر) — **سید شمس الدینؒ** (مزار: جامعہ رضویہ عبا سنگر چھولس) — سید متینؒ

سید عادلؒ (صفحہ 71 پر) — **سید علی احمدؒ** — سید محبوبؒ

سید فتح حسینؒ — سید عطا علیؒ (صفحہ 67 پر)

سید معظم علیؒ (صفحہ 68 پر) — **سید اعظم علیؒ**

سید صاحب علیؒ (لاولد) — سید خادم علیؒ (صفحہ 65 پر) — **سید غلام علیؒ** — سید قنبر علیؒ (صفحہ 66 پر) — سید واجد علیؒ (صفحہ 77 پر) — سید بہادر علیؒ (صفحہ 67 پر)

سید غالب علیؒ

شمس الدین پوتے

سید غالب علیؒ ابن غلام علیؒ

- سید طالب علیؒ (صفحہ 60 پر)
- سید قاسم علیؒ (صفحہ 53 پر)
- سید منور علیؒ (لاولد)
- سید محمد حسینؒ (صفحہ 54 پر)
- سید امام علیؒ (صفحہ 57 پر)
- **سید فدا حسینؒ**
  - **سید ولایت حسینؒ** (شمس الدین پوتے۔ بوستانِ ولایت)
    - سید رضا حسینؒ (صفحہ 52 پر)
    - **سید غلام رضا رضویؒ**
      - سید محسن رضا رضوی
        - سید معظم رضا (تاج)
          - سید پرویز رضا
            - سید شاہ ویز رضا
            - سید جون رضا
          - سید جاوید رضا
          - سید فیضان رضا
          - سید ناوید رضا
          - سید قنبر رضا
          - سید گلریز رضا
          - سید جونی رضا
          - سید ساجد رضا
        - پروفیسر سید ضیغم رضا (معراج)
          - سید زہیر رضا
        - سید ہاشم رضا (عروج)
          - سید میثم رضا
          - سید مظہر ریحان
          - سید جواد رضا
      - **سید احسن رضا رضوی**
        - **مولانا سید ذاکر رضا رضوی** (مصنف شجرہ گلستانِ رضویہ)
          - **سید منظر مصطفٰے** (مقداد)
          - **سید عنایت مجتبٰے** (حماد)
          - **سید مشیر مرتضٰے** (عباد)
        - سید مومن رضا (بچپن میں فوت)
        - **مولانا سید غافر حسن رضوی** (مصنف شجرۂ ھٰذا)
          صاحب رضا، فلکؔ چھولسی
          - **سید عابس رضا** (محمد)
    - سید غلام حسنینؒ (صفحہ 51 پر)
  - سید کفایت حسینؒ (صفحہ 53 پر)
- سید ضامن علیؒ (صفحہ 58 پر)
- سید ہاشم علیؒ (صفحہ 64 پر)
- سید فضل علیؒ (دختر)
- سید ظہور علیؒ (صفحہ 56 پر)

(شمس الدین پوتے۔ بوستانِ ولایت)(صفحہ 50 سے) **سید غلام حسنین ابن سید ولایت حسینؒ**

- سید محمد حسنین (بابو)
  - سید نقی حسنین
    - سید محمد
    - سید عسکری
  - سید زکی حسنین
    - سید میثم حسنین
  - سید رضی حسنین
    - سید شادان رضا
  - سید عباس حسنین
  - سید شبیہ حسنین
    - سید علی حسنین
- سید علی حسنین (اسلام)
  - سید تقی حسنین
    - سید ابوالحسنین
    - سید دبیر حسنین
  - سید شبر حسنین
  - سید سرور حسنین
  - سید عامر حسنین

(شمس الدین پوتے۔ بوستانِ ولایت کی ایک شاخ ''ہڑکی'')

(صفحہ 50 سے) **سید رضا حسینؒ ابن سید ولایت حسینؒ**

- سید محمود علی
  - سید محمد اکبر
    - سید محمد معراج
    - سید محمد عارف
  - سید روشن علی (لاولد)
  - سید زندے علی
    - سید اسد علی
    - سید محمد سیف
- سید مقصود علی
  - سید عابد رضا
    - سید دعبل عباس
  - سید زاہد رضا
    - سید امن رضا
    - سید زمن رضا
  - سید قیصر رضا
    - سید انتخاب رضا
      - سید آصف رضا
      - سید عاصم رضا
    - سید وقار عباس
      - سید محمد مختار
      - سید رضا حسین
  - سید اصغر رضا
    - سید افسر رضا
      - سید وہب رضا
      - سید محمد علی
    - سید انور رضا
    - سید محمد عارف
  - سید حسن رضا
    - سید احسان اصغر
    - سید پرواز حیدر
  - سید جعفر رضا
    - سید عزادار رضا
    - سید وفادار رضا
    - سید علمدار رضا
- سید قائم علی (چتّا)
  - سید قاسم رضا (جوان فوت)
  - سید شاہین رضا (جوان فوت)
  - سید عاشور رضا

(شمس الدین پوتے۔کفایت والے) (صفحہ 50 سے) **سید کفایت حسین ابن سید فدا حسینؒ**

- سید انصار حسین
  - سید الیاس حسین (آجو)
    - سید شمس الحسن
      - سید محمد وارث
    - سید مدثر حسین
    - سید مبشر حسین
  - سید اعجاز حسین
    - سید ضامن علی
      - سید رضوان علی
      - سید ذیشان علی
  - سید رفاقت حسین
    - سید نایاب حسین
    - سید شاہ ویز حسین
    - سید جاوید حسین
  - سید شاہد حسین
    - سید ساجد حسین
    - سید فرمان حسین
    - سید عمران حسین
    - سید کامران حسین

(شمس الدین پوتے۔قاسم پوتے) (صفحہ 50 سے) **سید قاسم علی ابن سید غالب علیؒ**

- سید یاد علی
  - سید غلام رضا
    - سید انجم رضا
  - سید احمد رضا
  - سید حسن رضا
    - سید اکبر رضا
    - سید حیدر رضا
  - (پاکستان)
- سید عیوض علی
  - سید حامد حسین
  - سید واحد حسین
    - سید واجد حسین (لاولد)
    - سید زاہد حسین
      - سید قاسم علی (لاولد)
      - سید مہدی علی
        - سید وسیم علی
        - سید مقیم علی
        - سید علی
      - سید فرزند علی
  - سید عابد حسین
    - سید آفتاب علی
    - سید بہادر علی (بندو)
      - سید تحسین حیدر
        - سید عباس حیدر
        - سید عمران حیدر
        - سید سلمان حیدر
        - سید عرفان حیدر
        - سید نعیم حیدر
- سید مہدی علی (لاولد)

(شمس الدین پوتے۔خاندان سبطین۔حویلی)

(صفحہ 50 سے) **سید محمد حسین (پیشکار) ابن سید غالب علیؒ**

- ڈاکٹر سید غلام حسنین
  - سید ظل حسنین
  - سید ظہیر حسنین
  - سید منیر الحسنین
  - سید عزیز الحسنین
- سید غلام ثقلین
- سید غلام سبطین تپاںؔ
  - سید عزیز السبطین
    - سید خادم السبطین
      - سید جواد سبطین
        - دختران
      - سید علی رضا سبطین
    - سید انعام السبطین
      - سید حسن سبطین
    - سید ندیم السبطین
      - سید کمیل سبطین
      - سید عون سبطین
  - ڈاکٹر سید نسیم السبطین
    - سید داؤد سبطین
  - سید تمیز السبطین
    - سید نظیر السبطین
      - سید محمد سبطین
        - سید زہیر سبطین
      - سید علی سبطین
    - سید دبیر السبطین
      - سید محمد عون سبطین
      - سید طٰہٰ سبطین
    - سید تسنیم السبطین
    - سید ندیم السبطین
    - سید نعیم السبطین
      - سید کاظم السبطین
    - سید فہیم السبطین
    - سید مقیم السبطین
    - سید وسیم السبطین
  - مولانا سید شمیم السبطین (صفحہ 55 پر)
- سید غلام کونین

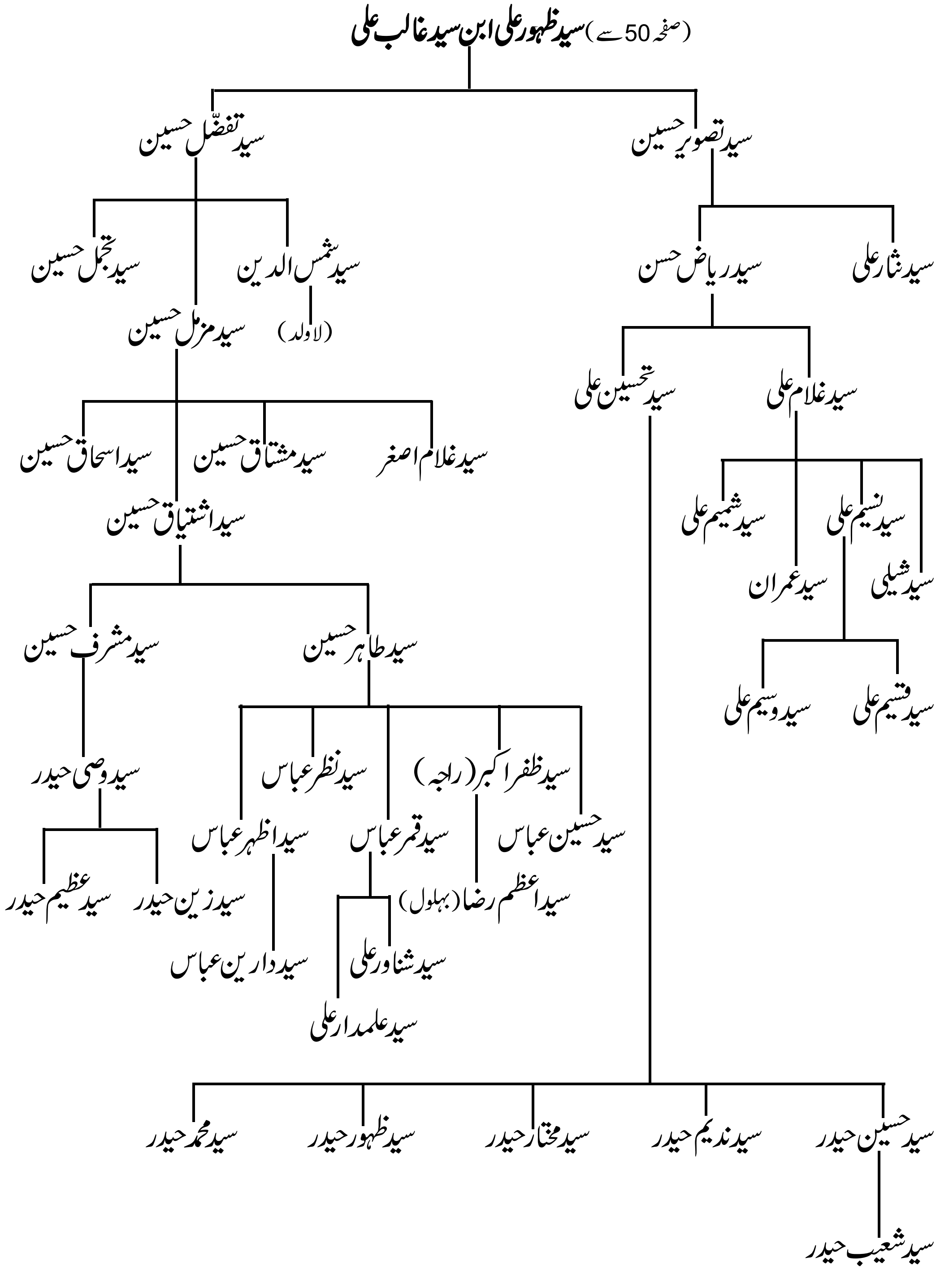
(شمس الدین پوتے۔خاندان سبطین۔حویلی) (صفحہ 54 سے)

مولانا سید شمیم السبطین ابن سید غلام سبطین تپاںؔ

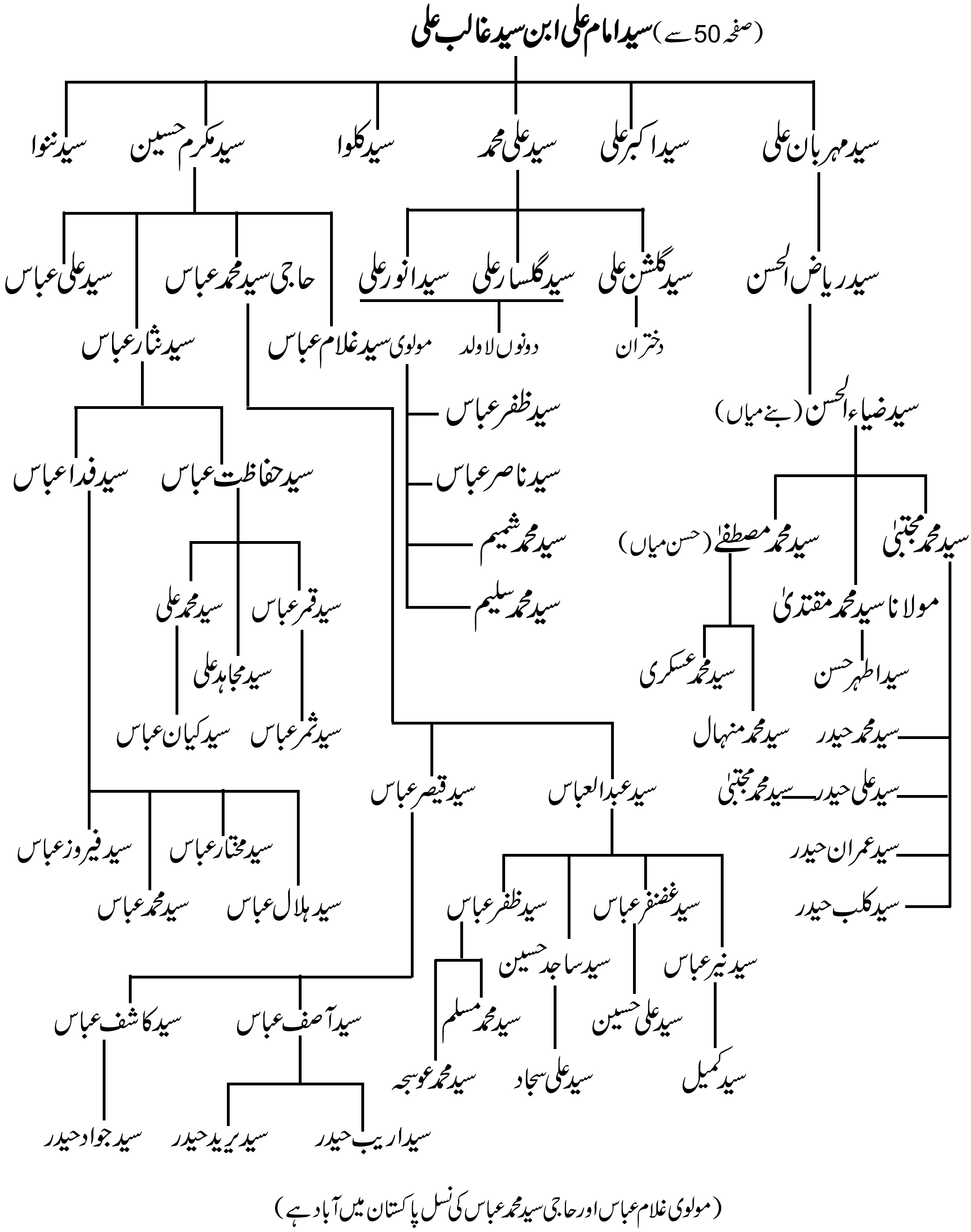
- مولانا سید محمد سبطین
  - دختران
- سید محمود سبطین
  - سید کاظم سبطین
  - سید ارتضیٰ سبطین
- ڈاکٹر سید ضیاء سبطین
  - سید مہدی سبطین
  - سید ہادی سبطین
- سید سعید سبطین
  - سید جیکب سبطین

<u>نوٹ</u>: شجرۂ سبطین یعنی شجرۂ سید محمد حسین ابن سید غالب علی، خاندان سبطین سے موصول ہوا جس میں سے کچھ لوگ تو پاکستان میں آباد ہیں اور کچھ لندن و برطانیہ میں آباد ہیں لیکن ان کا شجرہ ’’چھولس سادات‘‘ سے ملتا ہے۔

(شمس الدین پوتے۔ظہور والے)

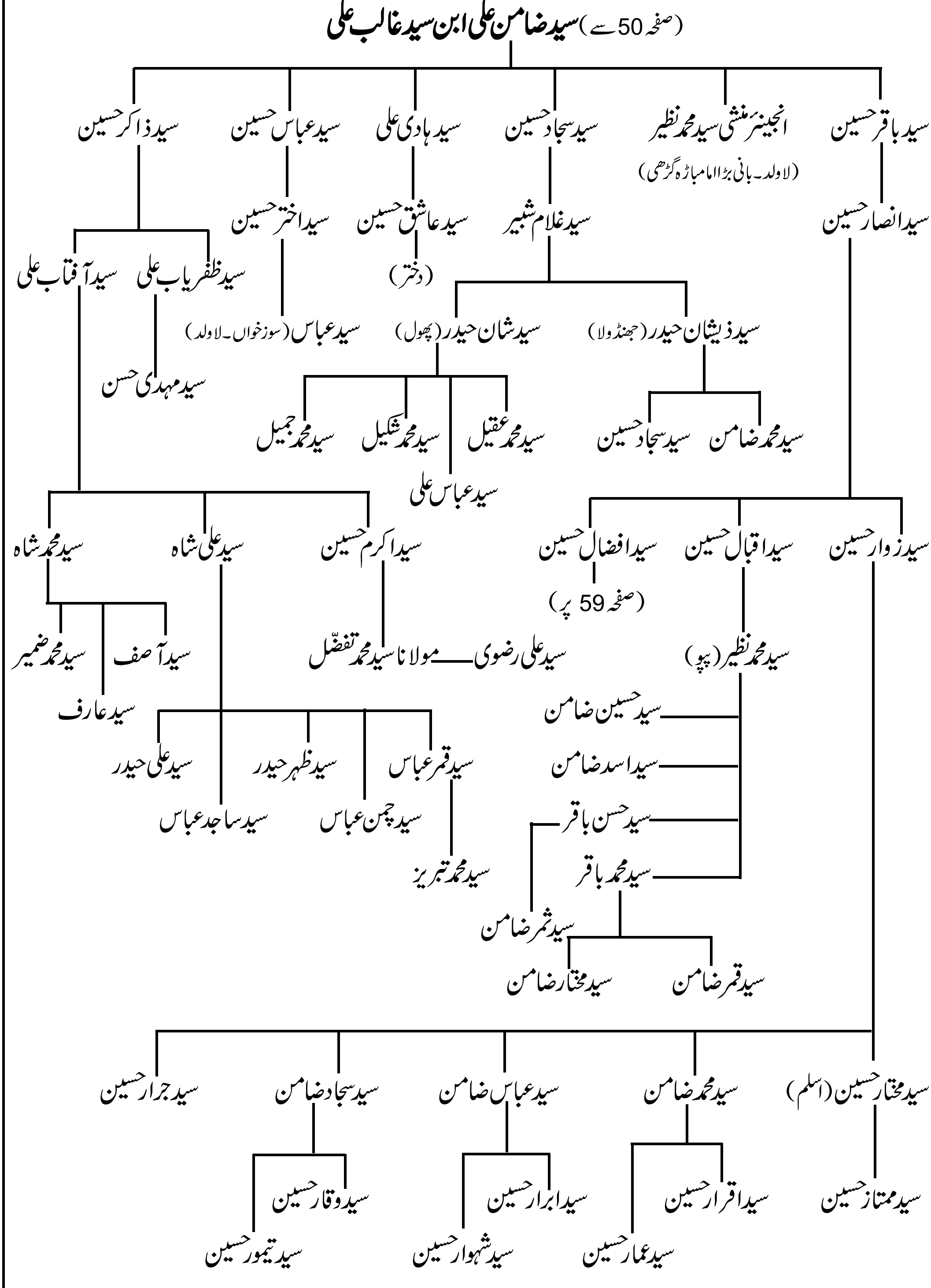


(شمس الدین پوتے۔امام علی والے۔حویلی)



(مولوی غلام عباس اور حاجی سید محمد عباس کی نسل پاکستان میں آباد ہے)

(شمس الدین پوتے۔ چھڑا پھوڑ)



(شمس الدین پوتے۔ چھڑا پھوڑ)

(صفحہ 58 سے) **سید افضال حسین ابن سید انصار حسین**

- سید ضامن علی
  - سید حسین ضامن
  - سید محمد انصار
- سید علی ضامن
  - سید محمد زماں
  - سید زماں عباس
  - سید علی زماں
- سید حسن ضامن
  - ڈاکٹر سید کامران
- سید حسن عباس
  - سید محمد مصطفیٰ
  - سید سلامت عباس
- سید چمن عباس
  - سید کردار عباس
  - سید معیار عاصم

(شمس الدین پوتے۔ڈُنڈے)

سید طالب علی ابن غالب علی (صفحہ 50 سے)

- مقدم سید علی حسین
  - سید علی احسن
    - سید علی حسن
      - سید عزیز الحسن
      - سید بختاور حسین
        - سید شمس الحسن
          - سید اقبال ہادی
          - سید ممتاز ہادی
          - سید عزادار حسین
          - سید طفیل عباس
        - سید محمد حسن
          - سید مختار عباس
          - سید میثم عباس
          - سید ضرغام عباس
          - سید محمد عالم
        - سید نجم الحسن
          - سید ندیم عباس
          - سید قمر عباس
          - سید متین عباس
        - سید ظہور حسن
          - سید کمیل علی
    - سید علی رہبر پردھان (صفحہ 61 پر)
    - سید علی محسن (صفحہ 61 پر)
- سید الطاف حسین (صفحہ 62 پر)
- سید مبارک حسین (صفحہ 63 پر)
- سید عنایت حسین
  - سید حامد حسین
    - سید سالم حسین
  - سید کاظم حسین
    - سید قاسم حسین
      - سید محمد فاضل
        - سید حسن مہدی
      - سید محمد عاقل
        - سید ضمیر عباس

(شمس الدین پوتے۔ڈُنڈے)

(صفحہ 60 سے) سید علی محسن بن سید علی احسن

- سید گوہر علی
  - سید جوہر علی
    - سید عاشق علی
    - سید قادر علی
    - سید عنایت علی
    - سید محمد سالم
    - سید اویس علی
  - سید غضنفر علی
    - سید یاسر علی
    - سید کاشف علی
    - سید عمران علی
  - سید حکمت علی
    - سید صفی علی
    - سید منہال علی
  - سید تنصیر علی
  - سید افسر علی
    - سید عصمت علی
    - سید شبیہ حیدر
    - سید محمد کہف
  - سید خیبر علی
- سید علی مومن
  - سید علی ممنون
    - سید علی فیضان
    - سید علی فرمان
  - سید علی محمد
  - سید علی ساجد
  - سید علی مشکور
    - سید علی میثم
    - سید علی امن
- منشی سید نظیر علی
  - سید مدثر حسین
    - سید حیدر علی
    - سید نقی حیدر
- سید رئیس علی
  - سید اعجاز علی
  - سید نوشاد علی
  - سید دلشاد علی

(صفحہ 60 سے) پردھان سید علی رہبر ابن سید علی احسن

- سید علی قیصر
  - سید علی اختر
    - سید محمد نہال
  - سید علی حیدر
    - سید محمد زید
    - سید محمد ریان
- ڈاکٹر سید علی گوہر
  - سید محمد ثاقب
  - سید محمد شارب
    - سید محمد شبیب
- سید علی اظہر
  - سید علی حسین
  - سید علی ناوید
  - سید علی جاوید
- سید علی اطہر (پردھان)
  - سید علی غضنفر
  - سید علی شعیب
  - سید علی غازی
  - سید علی صفدر
- سید علی شبر
  - سید علی افسر
  - سید علی محمد

(شمس الدین پوتے۔ڈُنڈے)

سید الطاف حسین ابن سید طالب علی (صفحہ 60 سے)

- سید اعجاز حسین
  - سید ظہیر حسین
    - سید محمد صادق
      - سید محمد انور
        - سید سمیر صادق
        - سید منور صادق
      - سید ظفر صادق
    - سید محمد ضمیر
      - سید میثم صادق
      - سید اعجاز صادق (مفقود در جوانی)
      - سید شاہ نواز صادق
- سید مرتضیٰ حسین
- سید عطا حسین
  - سید جواد حسین
    - سید انوار حسین (بھورا۔لاولد)
    - سید زوار حسین (لاولد)
  - سید کرار حسین
    - (دختر)
  - سید ابرار حسین
    - سید اقبال حسین
      - سید محمد الیاس
        - سید سجاد
        - سید حماد
        - سید الطاف
        - سید علی
      - سید محمد افضال
        - سید عادل
        - سید عدنان
        - سید سلمان
        - سید فیضان
        - سید فرحان

      (اقبال حسین ابن ابرار حسین کی نسل پاکستان میں آباد ہے)
  - سید نثار حسین
    - سید ظریف الحسن
      - سید محمد اصغر
        - سید محمد یحییٰ
          - سید محمد زہیر
        - سید لال فام
        - سید محمد یوسف
          - سید عطا حسین
          - سید منتظر مہدی
      - سید محمد اکبر
        - سید راجہ
        - سید علی کثیر
      - سید نظیر حیدر
        - سید فراز حیدر
      - سید محمد حیدر
        - (جوان فوت)
    - سید فدا عباس کلّن (لاولد)

(شمس الدین پوتے۔ڈُنڈے)

سید مبارک حسین ابن سید طالب علی (صفحہ 60 سے)

- سید ابن علی
  - سید ہاشم علی —— سید اشرف علی
    - سید آصف علی
      - سید رضا مہدی
      - سید بلال مہدی
    - سید حسن عباس
    - سید معصوم عباس
- سید صفدر علی
  - سید قسمت علی —— سید عشرت علی
- سید آغا علی
  - سید معشوق علی
    - سید طالب علی
      - سید غالب علی
        - سید بلال حیدر
        - سید نہال حیدر
      - سید افروز علی
      - سید محمد میاں
      - سید ہلال حیدر
      - سید محمد سالم
    - سید محمد حسین
      - سید مدبر حسین
        - سید دبیر غازی
        - سید ادیب حسین
        - سید غازی علی
      - سید رضا حسین
      - سید فرحت حسین
      - سید کمال حسین
      - سید جاوید حسین
      - سید دلدار حسین
      - سید سلمان حسین
    - سید امام علی
      - سید قسیم حیدر
      - سید معراج حیدر
      - سید کلیم حیدر
      - سید نجف حیدر
      - سید سلیم حیدر
    - سید نسیم حیدر
      - سید وسیم حیدر
      - سید عرفان حیدر
      - سید فہیم حیدر
      - سید شہزاد حیدر

(شمس الدین پوتے۔ کرمن والے)

(صفحہ 50 سے) **سید ہاشم علی ابن غالب علی ——— سید کرم حسین**

- سید کرم حسین
  - سید امین علی
    - سید محمد حنیف
      - سید محمد انیس
        - سید محمد نسیم
          - سید محمد
          - سید محمد میثم
          - سید محمد عامر
      - سید محمد نفیس
        - سید محمد تحسین
        - سید محمد رئیس
          - سید محمد ارمان
        - سید محمد وزیر
          - سید محمد شاذان
          - سید محمد اعیان
    - سید حیدر حسین
    - سید محمد ابراہیم
      - سید محمد اسماعیل
        - سید اصغر حسن
          - سید محمد عاصم
          - سید سلمان حیدر
          - سید زہیر
        - سید امیر حسن
        - سید شبیہ حسن
          - سید علی عباس
        - سید ہلال عباس
          - سید ریاض عباس
  - سید محمد حسین (لاولد)
  - سید علی
    - سید احمد عباس
      - سید ظفر عباس
        - سید علی عباس
          - سید شبیہ عباس
        - سید محمد علی
        - سید گل عباس
        - سید ثقلین عباس
    - سید صفدر عباس
      - سید اظہار عباس (سوز خواں۔ لاولد)
    - سید عطی عباس
      - سید فدا عباس
        - سید گل عباس
        - سید رضوان عباس
        - سید عمران عباس
          - سید آحان عباس
          - سید محمد عباس
      - سید عاشقین عباس
        - سید امن عباس
        - سید علی رضا
        - سید معراج
    - سید منور عباس
      - سید وقار عباس (ضامن)
        - سید شفیع عباس
        - سید تقی عباس
      - سید نظر عباس (محمد)
        - سید وجاہت عباس
        - سید حسن عباس
        - سید حسین عباس

(شمس الدین پوتے۔خادم والے)

(صفحہ 49 سے) **سید خادم علی ابن سید اعظم علی** ـــ سید بساون علی

- سید امانت علی
  - سید امداد علی
    - سید تصویر حسین
      - سید خادم حسین
        - سید اشفاق حسین
          - سید مشتاق حسین
            - سید ذوالفقار علی
              - سید سجاد حسین
            - سید ممتاز علی (م)
          - سید الطاف حسین
            - سید بادشاہ علی
              - سید شاہ عباس
              - سید علی
              - سید رضا عباس
              - سید صداقت علی
            - سید امانت علی
              - سید محمد کہف
              - سید محمد فیض
            - سید التفات حسین
              - سید رضا امام
              - سید علی رضا
              - سید محمد رضا
            - سید امداد علی
              - سید حسن صادق
              - سید لاریب
            - سید محمد دانش
              - سید جنان حیدر
            - سید تصویر حسین
              - سید یوسف حسین
        - سید اشتیاق حسین (بابوجی)
          - (دختران)
      - سید وصی حسین
        - سید مہدی حسن
          - سید ضمیر حسن
            - سید محمد ابراہیم
          - سید نجیب الحسن
            - سید محمد صادق
          - سید عارف حسن
            - سید کاظم حسن
            - سید عمار یاسر
            - سید عاصم حسن
- سید ظہور علی
  - سید علی
    - (دختر)
- سید وارث علی
  - سید محمد نظیر
    - سید اعظم حسین
      - سید ناظم حسین (اولاد پاکستان میں)
      - سید کاظم حسین (صفحہ 66 پر)
    - سید اہلبیت حسین
      - سید غلام علی (پاکستان)
      - سید بہادر علی (صفحہ 66 پر)
      - سید صادق علی (پاکستان)
      - سید افتخار علی
    - سید قیوم حسین
      - سید ظہیر
      - سید زمرد
      - (اولاد پاکستان میں)
  - سید جعفر حسین ـ(دختر)

(م) سید ممتاز علی ابن مشتاق حسین

- سید رضا حسن
- سید مقداد علی
- سید محمد جعفر
- سید محمد اوصاف

(شمس الدین پوتے۔خادم والے)

(صفحہ 65 سے) سید بہادر علی ابن سید اہلبیت حسین

- سید محمد مہدی
  - سید وسیم حیدر
  - سید عادل
  - سید قسیم حیدر
  - سید سجاد
  - سید شیزی
  - سید عباس
- سید محمد شاہین
  - سید علی عباس
    - سید محمد صادق
  - سید کلب عباس
  - سید قائم عباس
- سید محمد ظہور
  - سید محمد عاطف
  - سید محمد زکی
    - سید محمد حمزہ
    - سید فضل عباس
  - سید محمد سہیم
  - سید محمد عمران
  - سید محمد ریحان
  - سید حسن

(صفحہ 65 سے) سید کاظم حسین ابن سید اعظم حسین

- سید رجب علی
  - سید محمد علی
  - سید بلال علی
  - سید یوسف علی
  - سید حیدر علی
- سید عشرت علی
  - سید گوہر علی
- سید مشبر علی
  - سید علی
  - سید قنبر علی
- سید نصرت علی
  - سید ندیم علی
  - سید نعیم علی
- سید مسرت علی
  - سید شاہ زیب
  - سید منیب علی

(شمس الدین پوتے۔قنبر والے)

(صفحہ 49 سے) سید قنبر علی ابن سید اعظم علی

- سید سراج حسین
- سید مسند علی
  - سید علمدار حسین
    - (دختر)
- سید مظفر علی
  - سید اصغر حسین
    - (دختر)

(شمس الدین پوتے۔ بہادر والے)

(صفحہ 49 سے) **سید بہادر علی ابن سید اعظم علی**

- سید اشرف علی — سید محمد حسین (منڈو) — سید ابوالحسن — سید ابن حسن
  - سید شفیق الحسن
- **سید مشرف علی** — **سید عیوض علی**
  - **سید عین الحسن**
    - **سید مشرف علی**
      - سید سکندر علی
      - سید قمر الحسن
    - **سید اشرف علی**
      - سید خادم رضا — سید حبیب رضا
      - سید آصف رضا
      - سید اعظم رضا (عرفی)
    - **سید جواہر علی**
      - سید عمران علی
      - سید ایوب علی
  - **سید سبط حسن**
    - (دختر)
- سید کلوا — سید عاشق علی — سید صاحب داد خاں — سید وزیر علی

(شمس الدین پوتے۔ عطا علی والے)

(صفحہ 49 سے) **سید عطا علی ابن سید علی احمد**

- سید امام علی
- **سید ہدایت علی**
  - **سید ثمن علی**
    - سید رستم علی
      - سید اکبر علی
      - سید آفتاب علی
        - سید بشیر احمد — سید امیر حسن (پاکستان)
        - سید فیض احمد (پاکستان)
        - مولوی سید نظیر احمد
          - سید محمد یونس
          - سید محمد اویس
            - سینٹھا نزدِ گلاوٹھی
        - سید شاہ محمد (پاکستان)
      - سید الطاف حسین (لاولد)
      - سید اوصاف علی
        - سید عاشق علی (نسل در بجھیڑا اکلاں ضلع ہاپوڑ)
          - حافظ سید فضل احمد
            - سید بدر الدجیٰ
            - سید کشف الدجیٰ
          - مولوی سید سراج احمد
            - سید جمیل احمد
            - سید متین احمد
    - سید طالب علی
      - سید الفت علی (فقیر منش، بابا الفت کے نام سے معروف)
  - سید امیر
    - سید کرم حسین (صفحہ 68 پر)
    - سید احمد علی — سید نائب علی
      - سید عین الحسن — (دختر)
      - سید سبط حسن — سید محمد حسنین — سید عارف علی — (دختر)
  - سید کلوا
    - سید محمد علی
    - سید امیر علی
- سید کرامت علی

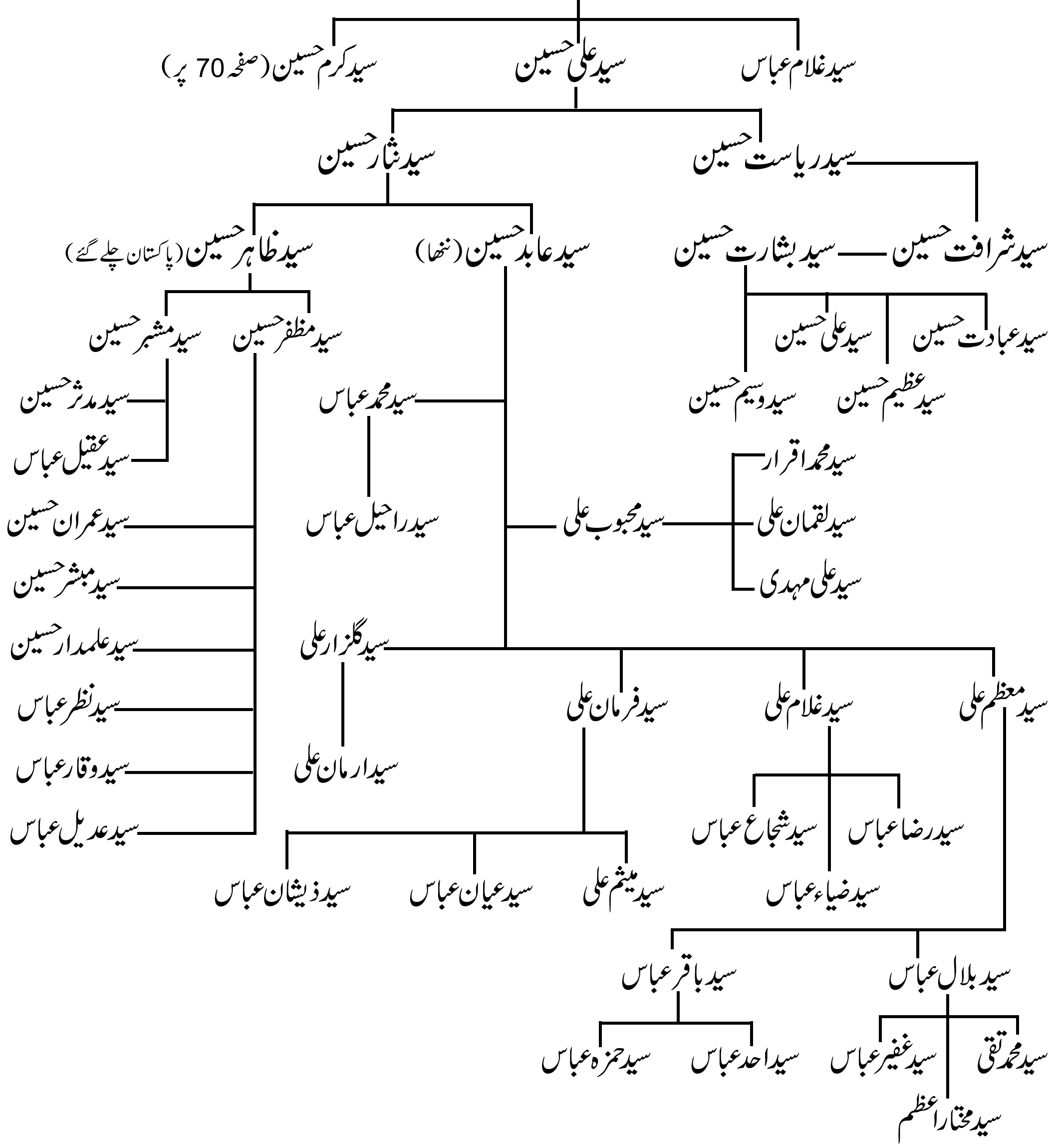
(شمس الدین پوتے۔عطا علی والے) سید کرم حسین ابن سید امیر (صفحہ 67 سے)

- سید نیاز علی (لاولد)
- سید علی
  - سید امداد حسین
  - سید شمشاد حسین
    - سید بشارت حسین
      - سید حفاظت عباس
      - سید رفاقت عباس
- سید معصوم علی (لا پتہ)
- سید محمد
  - سید محمد رضا
  - سید عابد رضا
  - سید حسن رضا
  - سید غلام رضا

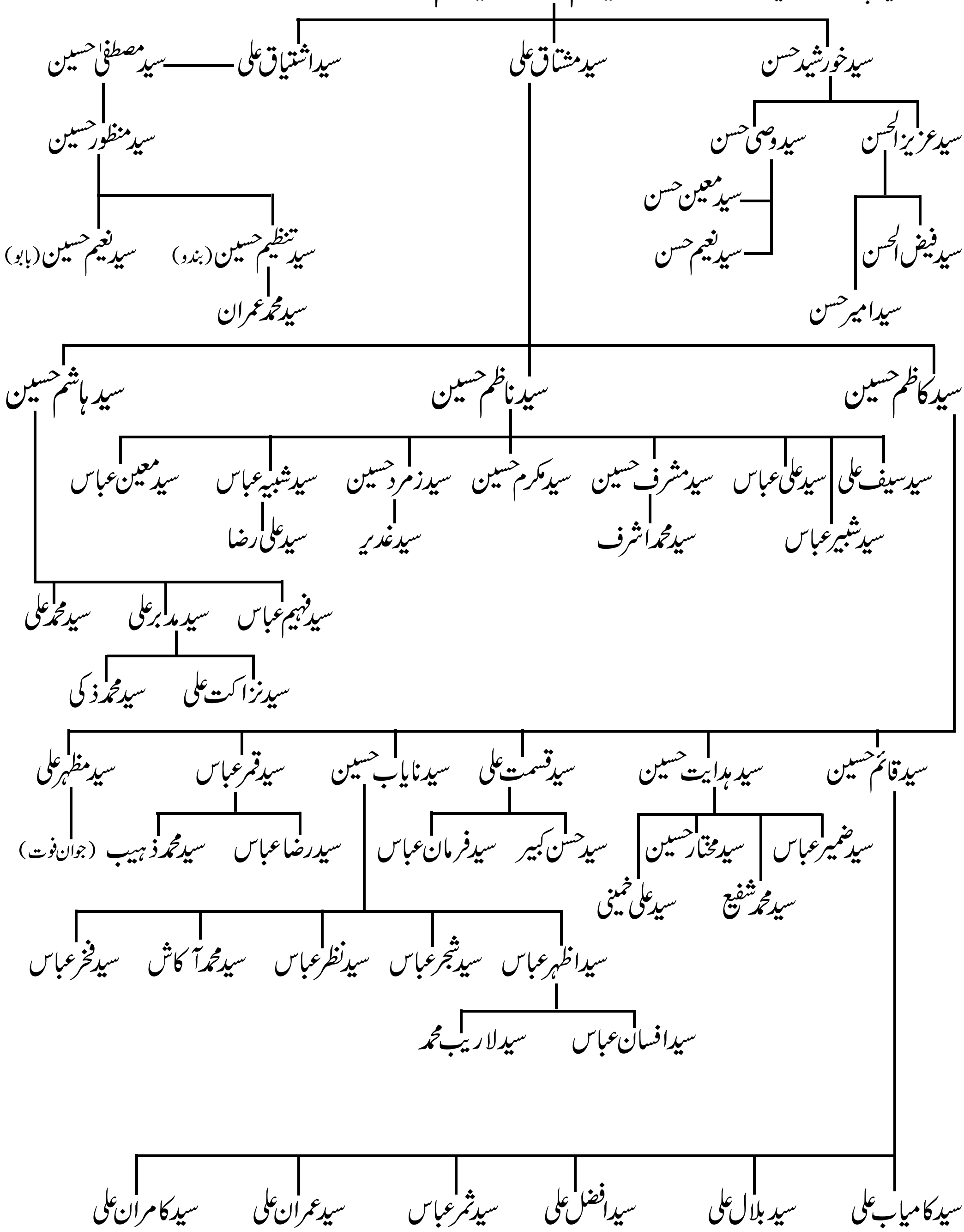
سید معظم علی ابن سید فتح حسین (صفحہ 49 سے) (شمس الدین پوتے۔بنڈوسیا)

- سید امیر علی
  - سید غلام حسین (صفحہ 69 پر)
  - سید تراب علی—سید دلاور علی
    - سید رباب علی
      - سید امیر علی
        - سید محبت علی
          - سید حیدر علی
          - سید عزادار
        - سید رجب علی
          - سید مختار علی
          - سید جرار علی
        - سید تراب علی
          - سید دلاور
          - سید مدثر علی
          - سید مقتدیٰ
      - سید امام علی
        - سید حسن عباس
        - سید عباس علی
      - سید وزیر علی
        - سید رئیس علی
          - سید غازی علی
          - سید حمزہ علی
- سید وزیر علی
- سید امام علی
  - سید فضل حسن
  - سید منو میاں
    - سید خدا بخش
      - سید علی نواز
        - سید انتظار
          - سید مرتضیٰ
      - سید برکت علی
        - سید بنیاد علی
          - سید امداد علی
      - سید خورشید علی
        - سید احمد علی
          - (دختر)
        - سید علی محمد
          - سید شاہ محمد
            - سید ابو محمد
              - (دختر)
        - سید رضا علی
          - سید ممتاز حسین
  - سید ظہور حسن
    - سید علی حسن
  - سید محمد علی
    - سید محمد شریف (مقتول جاٹان)

سید غلام حسین ابن سید امیر علی (صفحہ 68 سے) (شمس الدین پوتے۔ بنڈ وسیا)



(شمس الدین پوتے۔ بنڈوسیا) (صفحہ 69 سے) **سید کرم حسین ابن سید غلام حسین**



(شمس الدین پوتے) **سید عادل ابن سید شمس الدین** (صفحہ 49 ے) (عطاء اللہ والے۔ بڑوالے۔ گیدھیا)

- سید عیوض علی
  - سید حفیظ اللہ
    - سید ببر علی
      - سید امیر علی (بڑوالے)
        - سید امداد علی
          - سید اوصاف علی (لاولد)
        - سید مہربان علی
          - سید یاور علی
            - سید ظفریاب علی
              - سید اظہر احسن
              - سید مظہر احسن
            - سید شفاعت علی
              - سید محمد احسن
              - سید چمن احسن
                - سید قمر احسن
              - سید بدر احسن
                - سید ابوالحسن
                - سید محمد قدیر
          - سید امان علی
            - سید آفتاب علی
              - سید ظہور علی ——— سید ریحان علی
              - سید شوکت علی
                - سید تنظیم حیدر
                - سید تصویر حیدر
              - سید شجاعت علی
                - سید شان حیدر
                  - سید محمد حیدر
                - سید علی حیدر
                - سید رضوان حیدر
                - سید نصیب حیدر
    - سید علی حسین
      - سید صاحب علی (گیدھیا) (صفحہ 72 پر)
  - سید عطاء اللہ (عطاء اللہ والے) ——— سید ظفر علی ——— سید احسان علی
    - سید آصف علی
      - سید ذاکر حسین (داروغہ)
        - سید ریاض الحسن (دختر)
        - سید ابوالحسن (بانی عیدگاہ چھولس)
          - مولوی سید صفدر عباس
            - سید محمد حمزہ
            - سید محمد یحییٰ
            - سید اقبال الظفر
            - سید وقار عباس
              - مولانا سید علی رضا (لندن)
            - سید ابوالعباس
            - سید محمد زکریا
            - سید محمد مسلم
    - سید کرم علی
      - مولوی سید عیوض علی (ساکن و مدفون سنبھل)
        - (اولادِ دختری)
      - سید منصف علی (لاولد)
      - سید نثار علی
        - سید غلام رضا
          - سید حسن رضا
            - سید اختر رضا
            - سید شہید رضا
          - سید علی رضا
      - سید اکبر علی
    - سید غلام رسول
      - سید حمایت حسین ——— سید عنایت حسین ——— (دختر)
    - سید رحم علی ——— دختر
- سید حسین

(شمس الدین پوتے۔گیدھیا) (صفحہ 71 سے) **سید صاحب علی ابن سید علی حسین**

- سید ثابت علی
  - سید مجیب حسین
    - سید محمد حسن
      - سید احمد حسن
        - سید عترت حسین
          - سید محمد حسین
            - سید علی حیدر
          - سید عشرت حسین —— سید محبوب حسین
        - سید فضائل حسین (دختر)
        - سید مظاہر حسین (لاولد)
        - سید طاہر حسین
          - سید محبت حسین
    - سید حیدر حسین
      - سید نیاز حسن
  - سید ارتضیٰ حسین (لاولد)
  - سید نظر محمد
    - سید اکرام علی (لاولد مقتول جاٹان)
- سید بشارت علی (ب)
- سید پناہ علی
  - سید اصغر
    - سید ولایت حسین (لاولد)
  - سید بہادر علی (چھنڈو)
    - سید ابن حسن
      - سید محرم علی
    - سید حسن
      - سید عزیز الحسن
        - سید ظریف الحسن
          - سید حسن عباس
        - سید شمس الحسن
          - سید محمد حسن
          - سید تفسیر حسن
          - سید تنویر حسن
        - سید نجم الحسن (بندو)
          - سید محمد قسیم
          - سید محمد توفیق
          - سید خلیل عباس
          - سید محمد طارق (بابو)
        - سید بہار علی
          - سید محمد کیف
          - سید محمد سیف
- سید کرامت علی (صفحہ 73 پر)
- سید عابد علی —— سید اکبر علی (لاولد)

(ب): سید بشارت علی ابن صاحب علی

- سید فرزند علی —— سید محمد شفیع —— (دختر)
- سید قنبر علی
  - سید حسین علی —— سید مسیتا
    - مولانا سید مہدی حسن
      - سید قمر الزماں
        - سید محمد زماں
        - سید علی زماں
    - سید ظفر مہدی (چھٹن)
      - سید حسن مہدی
      - سید معراج مہدی
      - سید محمد مہدی
  - سید فتح حسین —— سید حسین —— (صفحہ 73 پر)
- سید کرامت حسین —— سید جعفر حسین —— سید امیر علی

(شمس الدین پوتے۔گیدھیا) (صفحہ 72 سے) **سید حسین ابن سید فتح حسین**

- سید نیر حسین
  - سید مظفر حسین
    - سید محمد عبداللہ
    - سید آفتاب حسین
    - سید فیض علی
  - سید وسیم سرور
  - سید مبشر حسین
    - سید محمد موسیٰ
  - سید ندیم سرور
  - سید نعیم محمد
- سید ظہور علی
  - سید فیضان علی
  - سید زین علی
- سید ذاکر حسین
- سید مکرم حسین
  - سید کمیل حسین
  - سید حیدر علی
  - سید محمد یوسف عباس
  - سید عباس حسین
  - سید محمد حمزہ
- سید معراج علی
  - سید محمد حسین
- سید مظاہر حسین
  - سید علی حسین
  - سید ابراہیم حسین

(صفحہ 72 سے) **سید کرامت علی ابن سید صاحب علی** ــــ سید کرم حسین ــــ سید علمدار حسین

- سید ابرار حسین
  - سید مزمل حسین
    - سید انصار حسنین
      - سید محمد ضامن
        - سید ابرار حسین
        - سید محمد عامل
      - سید محمد کامل
      - سید سہیل اصغر
        - سید محمد غازی
      - سید رئیس عباس
        - سید ابوالعباس
      - سید طالب عباس
    - سید علی حسنین
      - سید محمد سبطین
        - سید ساحل عباس
        - سید محمد حیدر
        - سید علی حیدر
      - سید محمد ثقلین
        - سید حسین
        - سید محمد عسکری
      - سید محمد کونین
  - سید منظور حسین
    - سید نجب الحسن
    - سید نبی حسن (ننّو)
      - مولانا سید مظاہر حسین ــــ سید علی حیدر
      - سید ساجد حسن ــــ سید عباس حیدر
      - سید فراز حسن ــــ سید فہیم حسن
      - سید علمدار حسین
      - سید ابرار حسین
  - سید مبشر حسین (بندو)
    - سید اعظم حسین
      - سید املاک حسین
      - سید رضا حسین
      - سید قمر رضا
    - سید قائم حسین
      - سید غلام حیدر
      - سید محمد فرقان حسین
    - سید مشہد حسین
      - سید محمد ابوذر
- سید کرار حسین ــ (لاولد)
- سید شمشاد حسین
  - (صفحہ 74 پر)
- سید اقبال حسین
  - (صفحہ 74 پر)

سید اقبال حسین ابن سید علمدار حسین (صفحہ 73 سے)

(شمس الدین پوتے۔گیدھیا)

- سید ظفریاب علی
  - سید رضا علی (چاندو)
    - سید شہنشاہ حسین
      - سید ہانی
      - سید فرحان حیدر
    - سید علی محمد
    - سید احتشام حیدر
    - سید حسین حیدر
    - سید ذیشان حیدر
      - سید علی محمد
  - سید فرزند علی (چھوٹا)
    - سید محمد رضوان
    - سید محمد فیضان
      - سید علی
      - سید ولی
    - سید غازی
    - سید عمران
- سید رجب علی
  - سید اشرف علی
- سید امید علی (گھسیٹا)
  - سید محمد عباس
    - سید شوذیب
    - سید عیان
    - سید محمد شان
  - سید احمد عباس
  - سید حسن عباس
  - سید ظفر عباس
  - سید دل محمد
    - سید محمد حیدر
    - سید سیف علی

سید شمشاد حسین ابن سید علمدار حسین (صفحہ 73 سے)

- سید ارشاد حسین
  - سید گلزار حسین
    - سید دلشاد حسین
      - سید قرۃ العین
  - سید ضامن حسین
    - سید معین عباس
    - سید معجز عباس
    - افران عباس
- سید انصار حسین
  - سید شبر حسین
    - سید محمد زماں
    - سید بلال عباس
    - سید منہال عباس
  - سید سلمان حسین
    - سید محمد خوشحال
  - سید برکت حسین
    - سید علی عباس
    - سید محمد صادق
    - سید محمد جون
- سید زوّار حسین (پھندر)
  - سید شبیہ حسین
  - سید رضی حسین
  - سید محمد تقی

(قادر پوتے۔نور پور)(صفحہ 49 سے)

سید معین (منّا) ابن سید اصغر علی ـــ سید باقی ـــ سید قادر علیؒ

- سید واجد علی
  - سید امید علی
    - سید ضامن علی
      - سید ظہیر الحسن
  - سید امداد علی
    - سید عیوض علی
    - سید علمدار حسین
    - سید محمد حسین
      - سید حمید الحسن
      - سید نصیر الحسن
    - سید ابرار حسین (لاولد)
- سید بشارت علی
  - سید صاحب علی
    - سید ثابت علی
      - سید بہادر علی
        - سید نظر محمد
        - سید محمد علی
    - سید ظہور علی
      - سید محمد نقی
      - سید محمد عباس
        - سید ظفر عباس
          - مولوی شبیہ عباس (ساکب)
            - محمد یعسوب الدین (پاکستان)
        - سید حیدر عباس
          - (دختر)
      - سید یوسف حسین
    - سید غفور علی
      - سید اعجاز حسین
        - سید مرتضیٰ حسین
    - سید منور علی
    - سید امتیاز علی
      - سید شبیر حسین
        - (دختر)
      - سید کاظم حسین
        - سید غلام حسنین (انجم)
          - سید محمد رفیق
      - سید تعظیم حسین
        - سید اصغر حسین
- سید رحمت علی
  - سید محمد علی ـــ سید کرامت علی ـــ لاولد
    - سید منصف علی
      - سید ذاکر حسین
        - (دختر)
    - سید منصور علی
      - سید ضامن علی
        - سید زاہد حسین بدھن
          - سید ناظم حسین
          - سید حامد حسین
          - سید شاہد حسین
          - سید مجاہد حسین
    - مولوی سید رحم علی
      - (لاولد)
  - سید احمد علی
    - سید تہور علی
      - سید آفتاب علی
      - سید علی صغیر
      - سید عنایت علی ـــ (لاولد)
    - سید مظہر علی
      - سید نصیب علی
        - (صفحہ 76 پر)
      - سید چراغ علی
        - سید عباس حسین
          - سید محمد احسن
      - سید رمضان علی
        - سید ظفریاب حسین
          - سید نائب حسین ـــ سید لخت حسین
    - سید نثار علی
      - سید نیاز حسن
        - سید شمس الحسن

(قادر پوتے۔نور پور)

(صفحہ 75 سے)

سید نصیب علی ابن سید مظہر علی

- سید بنیاد علی
  - سید سبط حسن ——— لاولد
  - سید علی حسن
    - سید نبی حسن (کلوا)
      - سید شفیع حسن
        - سید محمد فرقان
        - سید مہدی حسن
      - سید نعیم حسن
      - سید عباس حسن
      - سید ندیم حسن
      - سید قاسم حسن
      - سید مختار حسن
      - سید آزاد حسن
    - سید آل حسن (حاجی پیارے)
      - (شادی نہیں کی)
    - سید نصیب الحسن (منّا)
      - سید راغب علی
      - سید کبیر علی
      - سید بنیاد علی
- سید معصوم علی ——— سید ظہیر حسین

سید واجد علی ابن سید اعظم علیؒ (صفحہ 49 سے) (شمس الدین پوتے۔ ٹنٹے)

- سید اشرف علی —— سید یعقوب علی
  - سید خورشید علی
    - سید وزیر علی
      - سید اکبر حسین (لاولد)
      - سید رونق حسین
        - سید احمد عباس (پاکستان)
      - سید مبارک علی (لاولد)
    - سید غلام حسین (عامل کامل)
      - سید امیر حسن
        - سید شمشیر الحسن (لاولد)
    - سید امانت علی
      - سید انتظام علی (اولادِ دختری) —— (عامل کامل)
      - سید محمود علی (جوان فوت)
    - سید خادم علی
      - (دختر)
    - سید پرورش علی
      - سید ریاست علی
        - (دختر)
    - سید امداد علی
      - سید رجب علی
        - سید صمد علی
          - سید اسد علی
            - سید محراب علی
              - سید محمد جواد
            - سید محمد نقی
          - سید محمود علی
            - سید دارین علی —— سید غیاث عباس
            - سید منصور علی
            - سید مسعود علی
              - سید سبیل حیدر
              - سید حبیب حیدر
              - سید منہال حیدر
              - سید محمد حیدر
          - سید شمشیر علی
            - سید شاداب علی
              - سید محافظ علی
              - سید غفران علی
            - سید زین علی
            - سید مقیم علی
        - سید ارشاد علی (بانی امامبارگاہ بیت الشہید)
          - (اولادِ دختری)
        - سید امین علی (الف)
      - سید ضامن علی (انجینئر)
        - سید علی رضا
          - سید محمد رضا
            - سید قمر رضا
              - سید شمس رضا
                - سید حیدر عباس
              - سید منیر رضا
                - سید محمد علی
              - سید ضمیر رضا
                - سید محمد ہادی
              - سید ریحان رضا
                - سید عباس رضوی
            - سید اقبال رضا
              - سید نعیم رضا
                - سید میثم رضا
              - سید کلب رضا
              - سید سجاد رضا
                - سید محمد رضا
            - سید اسد رضا
              - سید مصطفیٰ کاظم
                - سید پروان حسین
              - سید عمران رضا (فوت در جوانی ۲۰۰۷ء)
          - سید محمد سالم (جوان فوت)
        - سید محسن رضا
          - (دختر)
    - سید غالب علی
      - سید محمد طاہر
        - (دختر)

(الف) سید امین علی ابن سید رجب علی

- سید مبین علی
  - سید مجتبیٰ علی
  - سید حسین علی
- سید سلیم علی
  - سید احتشام علی
- سید امداد علی
  - سید سہیل عباس
- سید فیروز علی
  - سید مقداد علی
  - سید شاد علی
- (مولوی) سید مظاہر علی
  - سید علی ایرج
- سید ذوالفقار علی
  - سید علی رضوی
  - سید ساحل رضوی
- سید سلمان علی
  - سید علی امین
  - سید محمد علی
  - سید عمران علی
- سید محمد علی
  - سید علی قنبر
  - سید علی یاسر

(اولادِ سیدعلی۔کشمیریان)(صفحہ 49 سے)

سیدعلیؒ ابن سیدشریفؒ ـــ سیدمددعلی ـــ سیدگداعلی ـــ سیدابوالقاسم

- سیدعبدالمعالی (عبدالعلی) (صفحہ 79 پر)
- سیدامام الدین
  - سیدوجیہ الدین
  - سیدرمضان علی
  - سیدسراج الدین
    - سیدظفرعلی
    - سیدامام علی ـــ سیدنظیرعلی
      - سیداظہرحسین
        - سیدارتضیٰ حسین
        - سیدغلام عباس
          - سیدمحمدرضی
            - سیدولی محمد
            - سیدعسکری
            - سیداظہرخورشید
          - سیدمحمدوصی
            - سیدمحمدسمیع
        - سیداصطفیٰ حسین (دختر)
      - سیدمکرم حسین
        - سیدقیوم حسین
        - سیدمنصف حسین
          - سیدفریادعباس
          - سیداحسن عباس
        - سیدمعظم حسین
      - سیدبےنظیرحیدر
        - مولوی سیداہلبیت حسین (بانی امام بارگاہ کشمیریان چھولس)
          - سیدعطی عباس
            - سیدبشیرعباس (پاکستان)
              - سیدمدثرعباس
                - سیدیثرب علی
              - سیدنذیرعباس (بابو)
                - سیدواصف حسن
                - سیدمحمدعلی
              - سیدحمیدعباس ـــ (لاولد)
        - سیدمحمدحسنین
          - مولوی سیدظریف عباس
            - سیدکمال عباس
          - سیدطاہرعباس
  - سیدمحمدماہ
- سیدجیون علی
  - سیدعلی احمد
    - سیدہدایت علی
    - سیدنجابت علی ـــ سیدغیرت علی
      - سیدعلی رضا
        - سیدہادی حسین (لاولد)
        - سیدمحمدرضا
          - سیدعلی ہادی (پردھان)
            - ڈاکٹرسیدتقی ہادی
              - کیپٹن سیدزکی ہادی
            - پروفیسرسیدنبی ہادی
              - سیدظہورہادی
              - سیدسرفرازہادی
                - سیدذوالفقارہادی
              - سیداقبال ہادی
                - ڈاکٹرسیدعلی ہادی
              - سیدآفتاب ہادی
            - سیدنقی ہادی
              - سیدصفی ہادی
        - سیدتصویرحسین (دختر)

(صفحہ 79 پر)

(اولادِ سید علی۔ کشمیریان) (صفحہ 78 سے)

سید فریاد عباس ابن منصف حسین

- سید اشفاق عباس (لاولد)
- سید اشتیاق عباس (بندہ)
  - سید حسن عباس
    - سید ارمان عباس
    - سید منظر عباس
    - سید مہدی عباس
  - سید ظفر عباس
    - سید انتظار
    - سید سہیل
  - سید محمد فیروز
    - سید عدنان
    - سید کمیل
    - سید بلال
- سید وقار عباس

(صفحہ 78 سے)

سید احسن عباس ابن منصف حسین

- سید چراغ علی
  - سید مظہر عباس
    - سید مختار عباس
    - سید ریحان عباس
    - سید ساحل عباس
    - سید کاشف عباس
  - سید شباب عباس
  - سید سراج عباس
    - سید شاہ عباس
    - سید شبیہ عباس
- سید رمضان علی
  - سید ریاض علی
  - سید حسن حیدر
  - سید حسن علی
- سید رجب علی
  - سید مکرم
  - سید ظہور
  - سید بینظیر

سید عبدالمعالی (عبدالعلی) (صفحہ 78 سے)

- سید ذوالفقار علی
  - سید حیدر علی
    - سید عظیم علی
      - سید سجاد حسین
        - سید ابن علی (دختر)
      - سید عیوض علی (دختر)
    - سید فضل علی
  - سید پناہ علی
    - سید وزیر علی (صاحب کشف وکرامات مدفون نوگزہ)
      - سید ممتاز حسین (لاولد)
      - سید مظہر حسین (لاولد)
      - سید آل عبا حسین
        - منشی سید علی احمد (صفحہ 80 پر)
        - سید علی حیدر
          - سید شمیم حیدر ——— سید قسیم حیدر
            - سید عظیم حیدر
            - سید وسیم حیدر
            - ڈاکٹر سید ترقیم حیدر
      - سید ظہور حسین (دختر)
- سید غلام علی (اسد علی)
  - سید برخوردار علی (لاولد)
  - سید سخاوت حسین
    - سید محمد رضا (لاولد)
    - سید عابد رضا
      - سید غلام شبیر
        - سید فدا عباس
        - سید عباس حیدر
  - سید مسند علی (لاولد)

(اولادِ سیدعلی۔ کشمیریان) (صفحہ 79 سے)

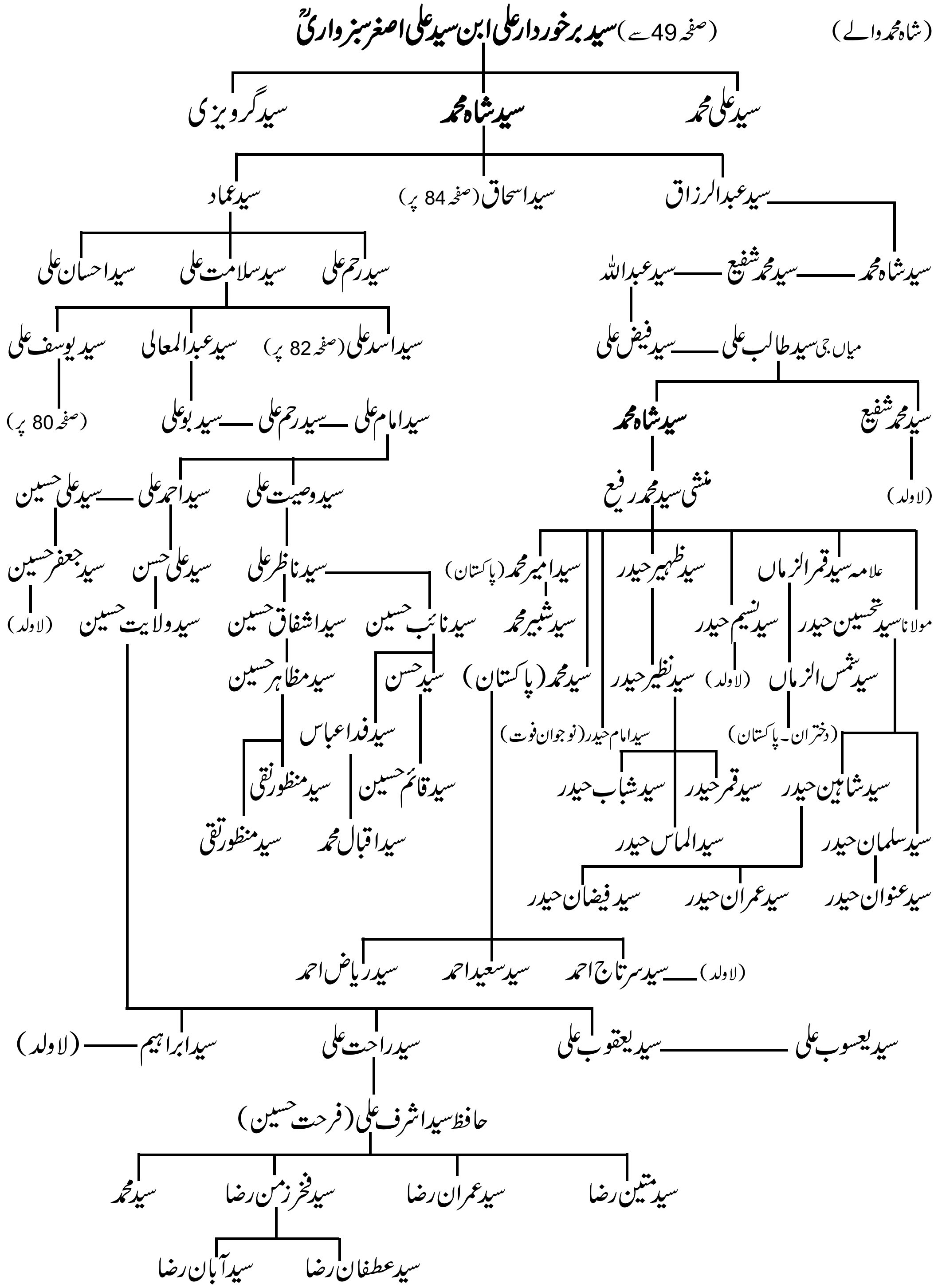
منشی سید علی احمد ابن آلِ عبا حسین

- سید حضور احمد (بانی امامبارگاہ حضور والا)
  - سید وقار احمد
    - سید ذوالفقار احمد
    - سید مختار احمد
      - سید محمد کاشف
      - سید محمد ریحان
  - سید سرفراز احمد
    - سید انتظار احمد
    - سید فیروز احمد
  - سید اظہار احمد
    - سید اسرار احمد
    - سید عرفان احمد
    - سید سلمان احمد
- سید ریاض احمد
  - سید صغیر احمد
  - سید منیر احمد
  - سید شکیل احمد
- سید سرکار احمد
  - سید سرتاج احمد
  - سید نواب احمد
    - سید علی احمد
      - سید سلیم احمد
      - سید نعیم احمد
      - سید وسیم احمد
      - سید عظیم احمد
  - سید شباب احمد
  - سید ممتاز احمد

(صفحہ 81 سے)

(شاہ محمد والے) **سید یوسف علی ابن سید سلامت علی** —— سید بہادر علی

- سید اسلم علی
- سید امجد علی
- سید خیر علی
  - سید ناصر علی
    - سید حیدر علی
      - (دختر)
    - سید طالب علی
      - سید مجیب حسین
        - حکیم سید باقر حسین
          - (دختر)
    - سید غالب علی
      - سید احمد علی
        - (دختر)
  - سید میر علی
    - سید نیاز علی
      - سید رونق حسین
        - سید آل محمد
          - سید ولی محمد
          - سید آل احمد
          - سید اقبال محمد
  - سید فیض علی
    - سید مدد علی
    - سید خادم علی
      - سید محمد عباس
        - سید علی عباس
        - سید احمدی عباس
    - سید محمد علی
      - سید ذاکر حسین
        - سید علی صغیر
          - سید محمد شریف
            - سید محمد شفیق
              - سید محمد عباس
              - سید محمد اصغر
            - سید محمد انیس
            - سید محمد رئیس
              - سید امیر عباس
              - سید شالو
              - سید لالو
            - سید محمد سعید
              - (لاولد)
            - سید محمد نظیر
              - سید راجا علی
            - سید محمد عقیل (چاند)
              - سید شانو
          - سید محمد خلیل
- سید اکرم علی


(شاہ محمد والے)
سید برخوردار علی ابن سید علی اصغر سبزواریؒ (صفحہ 49 سے)
سید علی محمد
سید شاہ محمد
سید گرویزی
سید عبدالرزاق
سید اسحاق (صفحہ 84 پر)
سید عماد
سید شاہ محمد ــــ سید محمد شفیع ــــ سید عبداللہ
سید رحم علی
سید سلامت علی
سید احسان علی
میاں جی سید طالب علی ــــ سید فیض علی
سید اسد علی (صفحہ 82 پر)
سید عبدالمعالی
سید یوسف علی
سید محمد شفیع
سید شاہ محمد
سید امام علی ــــ سید رحم علی ــــ سید بو علی
(صفحہ 80 پر)
(لاولد)
منشی سید محمد رفیع
سید وصیت علی
سید احمد علی ــــ سید علی حسین
علامہ سید قمر الزماں
سید ظہیر حیدر
سید امیر محمد (پاکستان)
سید ناظر علی
سید علی حسن
سید جعفر حسین
مولانا سید تحسین حیدر
سید نسیم حیدر
سید شبیر محمد
سید نائب حسین
سید اشفاق حسین
سید ولایت حسین
(لاولد)
سید شمس الزماں
(لاولد)
سید نظیر حیدر
سید محمد (پاکستان)
سید حسن
سید مظاہر حسین
(دختران۔ پاکستان)
سید امام حیدر (نوجوان فوت)
سید فدا عباس
سید شاہین حیدر
سید قمر حیدر
سید شباب حیدر
سید قائم حسین
سید منظور نقی
سید سلمان حیدر
سید الماس حیدر
سید اقبال محمد
سید منظور تقی
سید عنوان حیدر
سید عمران حیدر
سید فیضان حیدر
(لاولد) ــــ سید سرتاج احمد
سید سعید احمد
سید ریاض احمد
سید یعسوب علی ــــ سید یعقوب علی
سید راحت علی
سید ابراہیم ــــ (لاولد)
حافظ سید اشرف علی (فرحت حسین)
سید متین رضا
سید عمران رضا
سید فخر زمن رضا
سید محمد
سید عطفان رضا
سید آبان رضا

(شاہ محمد والے۔صفحہ 81 سے) **سید اسد علی ابن سید سلامت علی** ——سید جواد علی

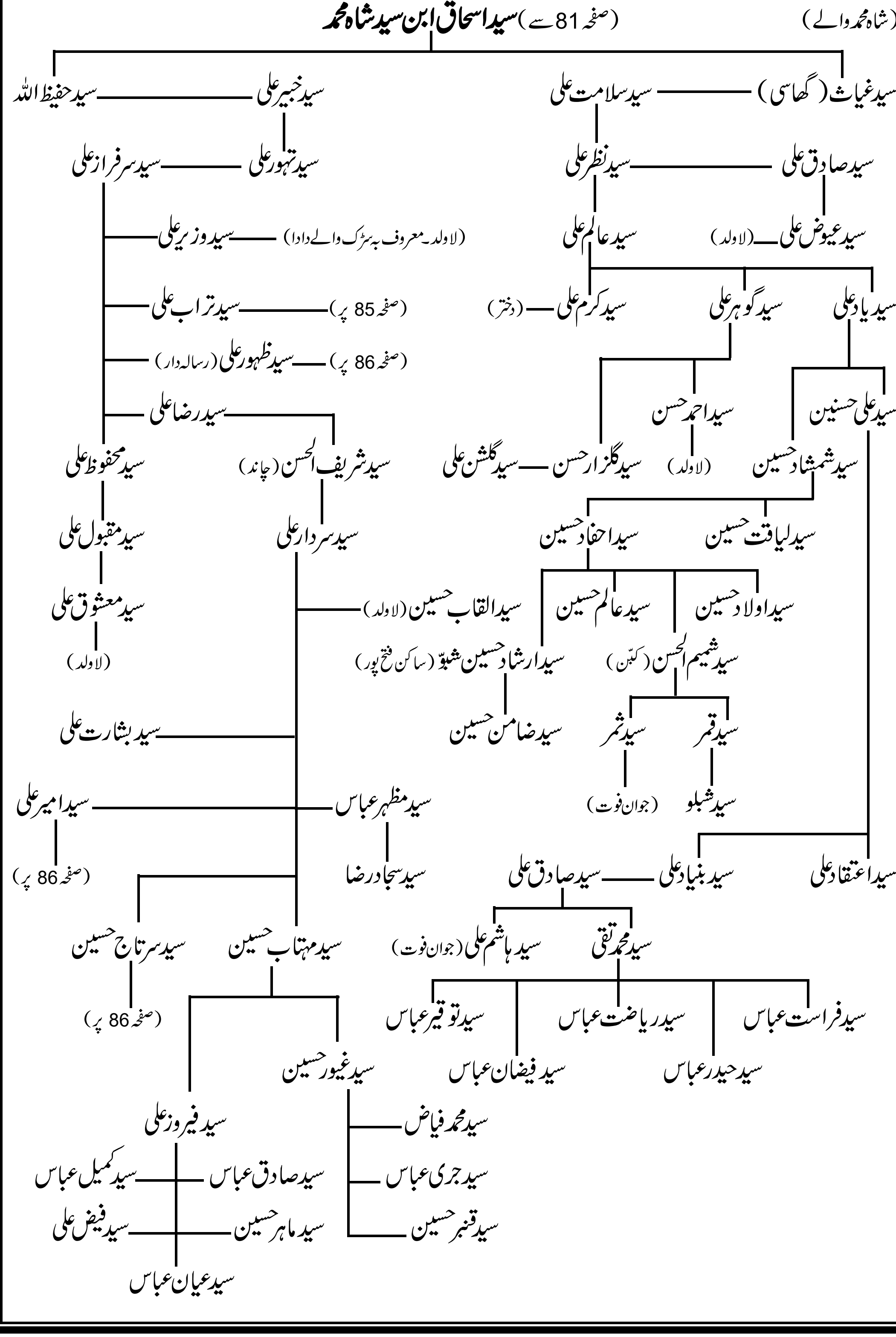
- سید فیض علی
  - سید نظر محمد ——— سید فیض علی
- سید بخشش علی —— سید محمد حسین —— سید نظیر حسین —— سید کبیر حسین (صفحہ 83 پر)

سید نظر محمد:
- سید اعجاز حسین (لاولد)
- سید حیدر حسین
- سید جواد حسین
  - حکیم سید ریاض علی
    - حکیم سید نظر علی
      - سید فرمان رضا
      - سید احسان رضا
        - سید ثاقب رضا
        - سید ارمان رضا
          - سید محمد عارض
        - سید شیزان رضا
          - سید عبد مناف
          - سید محمد ہادی
        - سید فیضان رضا
          - سید علی رضا
          - سید عباس
      - سید قربان رضا
        - سید حجت رضا
        - سید کمیل رضا
      - سید یوسف رضا
        - سید علی حیدر
      - مولانا سید عرفان رضا
        - سید محمد مہدی
    - سید محمد اطہر حسین
      - سید رضوان حسین
        - سید عظیم حسین
      - سید عشرت حسین
      - سید اطہر حسین
        - سید راشد علی
        - سید امن
        - سید محمد کیف
      - سید شباب حسین
      - سید شاداب حسین
        - سید شبیہ حسین
    - سید ظہیر الحسن (گلیا)
      - سید تصویر الحسن
        - سید کاشف رضا
        - سید غازی عباس
      - سید اظفار الحسن
        - سید محمد تابش
      - سید نصیب عباس
        - سید محمد قائم
        - سید محمد زین
  - سید معصوم علی ——— سید علی ظفر
    - سید علی ثمر
      - (دختر)
    - سید علی قمر
      - سید علی شجر
        - سید محمد مصطفیٰ
      - سید حسن اختر
        - سید محمد ایاز
        - سید علی معصوم
    - سید ذیشان حیدر —— (دختر)
- سید مشتاق علی (لاولد)

(شاہ محمد والے)

سید کبیر حسین ابن سید نظیر حسین (صفحہ 82 سے)

- سید علی صغیر (لاولد)
- سید علی اوسط
  - سید مظہر علی (چھٹن)
    - سید ظفر الحسنین (بلغ)
      - سید محمد کیف
      - سید محمد اویس
    - مولانا سید قمر حسنین
      - مولانا سید علی حسنین (مرتضیٰ)
      - سید علی نقی
  - سید آل علی (لاولد)
  - سید آغا علی (بھوریا)
    - سید رضا علی
      - سید قنبر علی
      - سید محمد علی
    - سید قربان علی
      - سید اسد اللہ
      - سید سیف علی
      - سید اقتدار علی
    - سید اظہار علی
      - سید انتظار علی
    - سید احسان علی
      - سید رئیس علی
- سید علی بشیر
- سید علی نصیر
  - سید ناصر حسین
    - سید محمد حسین
      - سید ساغر عباس
        - سید عارف عباس
      - سید حسن عباس
        - سید محمد جواد
        - سید محمد ریاض
        - سید محمد ایاز
      - سید عاشور عباس
        - سید محمد مرتضیٰ
        - سید محمد عیان
      - سید نبی عباس
        - سید زید عباس
    - سید محمد اصغر
      - سید نصرت علی
      - سید حسین علی
        - سید حسن مرتضیٰ
      - سید ظفر عباس
      - سید ظل حسنین
      - سید رضا حسنین
    - سید مومن حسین
    - سید محبّ علی
      - سید معظم علی
      - سید دانش علی
    - سید عشرت علی
      - سید عباس علی
      - سید حیدر علی
  - سید طاہر حسین
    - سید نظیر حسین
      - (دختر)
    - سید وزیر حسین
    - سید شمیم حیدر
      - سید محمد حیدر
- سید علی امیر
  - سید علی جعفر
  - سید علی شہیر
    - سید علی مقصود


(شاہ محمد والے)
سید اسحاق ابن سید شاہ محمد
(صفحہ 81 سے)
سید غیاث (گھاسی)
سید سلامت علی
سید خیبر علی
سید حفیظ اللہ
سید صادق علی
سید نظر علی
سید تہور علی
سید سرفراز علی
سید عیوض علی (لاولد)
سید عالم علی
سید وزیر علی (لاولد۔ معروف بہ سڑک والے دادا)
سید یاد علی
سید گوہر علی
سید کرم علی (دختر)
سید تراب علی (صفحہ 85 پر)
سید ظہور علی (رسالہ دار) (صفحہ 86 پر)
سید علی حسنین
سید احمد حسن
(لاولد)
سید رضا علی
سید شمشاد حسین
سید گلزار حسن
سید گلشن علی
سید شریف الحسن (چاند)
سید محفوظ علی
سید لیاقت حسین
سید احفاد حسین
سید سردار علی
سید مقبول علی
سید اولاد حسین
سید عالم حسین
سید القاب حسین (لاولد)
سید معشوق علی
(لاولد)
سید شمیم الحسن (کبّن)
سید ارشاد حسین شبوّ (ساکن فتح پور)
سید قمر
سید ثمر
سید ضامن حسین
سید بشارت علی
سید شبلو
(جوان فوت)
سید مظہر عباس
سید امیر علی
(صفحہ 86 پر)
سید اعتقاد علی
سید بنیاد علی
سید صادق علی
سید سجاد رضا
سید محمد تقی
سید ہاشم علی (جوان فوت)
سید مہتاب حسین
سید سرتاج حسین
(صفحہ 86 پر)
سید فراست عباس
سید ریاضت عباس
سید توقیر عباس
سید حیدر عباس
سید فیضان عباس
سید غیور حسین
سید فیروز علی
سید محمد فیاض
سید جری عباس
سید قنبر حسین
سید صادق عباس
سید کمیل عباس
سید ماہر حسین
سید فیض علی
سید عیان عباس

(شاہ محمد والے)

(صفحہ 84 سے) **سید تراب علی ابن سید سرفراز علی** —— سید باقر حسین

(تراب علی: رسالدار ظہور علی کے حقیقی بھائی تھے)

- سید باقر حسین
  - سید یاور علی
    - سید محمد شفیع (پردھان)
      - سید محمد سمیع
        - سید عباس علی
      - مولوی سید عباس رضا
        - سید راحیل شفیع
      - حکیم سید ظہور علی
        - سید محمد افضل
      - سید قائم شفیع
  - سید امجد علی
    - سید شمع محمد
      - سید رضا محمد
        - سید عمران رضا
        - سید سہیل رضا
        - سید محمد خمینی
      - مولانا سید تقی محمد
        - سید رفعت محمد
        - سید حسن محمد
        - سید عامر رضا
      - سید ضیا محمد
        - سید علی حیدر
      - سید محمد ساجد
    - سید زماں محمد
      - سید معصوم رضا
    - سید اماں محمد
      - مولانا سید عسکری محمد
        - سید علی رضا
      - سید نقی محمد
        - (لاولد)
      - سید عارف محمد
        - سید عامر رضا
        - سید حسین رضا
      - سید آصف رضا
        - سید شعیب رضا
      - سید عاصم رضا
      - سید وسیم رضا
  - سید محمد احمد
    - سید اسد رضا (بچن)
      - سید افتخار کامل
        - سید محمد ذاکر
          - سید منان حیدر
          - سید عباس حیدر
        - سید علی شان
        - سید سلمان حیدر
          - سید اختیار حیدر
          - سید علی حیدر
        - سید حیدر
          - سید بہلول حیدر
      - سید ظفر محمد
        - سید شہزاد غازی
        - سید حسین غازی
      - سید محمد باقر
        - سید محمد ظہیر

(شاہ محمد والے)

(صفحہ 84 سے) سید سرتاج حسین ابن سردار علی

- سید مسعود عباس
  - سید منہال اصغر
  - سید علی غازی
  - سید محمد عامر
- سید نعیم عباس (جوان فوت)
- سید دلاور عباس
  - سید علی عباس
  - سید ذکی عباس
- سید نگین عباس

(صفحہ 84 سے) سید امیر علی ابن سردار حسین

- سید محمد علی
- سید ظہور علی
- سید سہیل عباس
- سید چاند علی

(شاہ محمد والے خاندان کی ایک شاخ خاندانِ رسالہ جو رسالہ دار ظہور علی کے نام سے رسالہ والی شاخ کہلائی)

(خاندانِ رسالہ)

(صفحہ 84 سے) **رسالدار سید ظہور علی ابن سرفراز علی**

- سید ارتضیٰ حسین
  - دختر
- سید مرتضیٰ حسین
  - سید ذوالفقار علی (صفحہ 87 پر)
  - سید حشمت حسین
    - سید قیصر حسین ــــ سید سرفراز حسین
    - سید محمد رضی ــــ سید نظیر عالم
    - سید آل محمد ــــ (صفحہ 87 پر)
  - سید واجد حسین
    - سید تجمل حسین
  - سید واحد حسین
    - دختر
  - سید زاہد حسین
    - سید شاہد حسن ــــ دختر
    - سید محمد علی (چھبن) (صفحہ 87 پر)
  - سید عظمت حسین
    - لاولد
  - سید مصطفیٰ حسین
    - سید سلطان احمد
- سید محمد یوسف
  - سید محمد یونس
  - سید لیاقت حسین

(خاندانِ رسالہ)

(صفحہ 86 سے) سید ذوالفقار علی ابن سید مرتضیٰ حسین

- سید گوہر حسن
- سید اشفاق حسن
  - سید تہور حسین
    - سید سلمان حیدر
    - سید محمد ہادی
  - سید تصور حسین
    - سید محمد سہیل
    - سید علی سجاد
    - سید علی کوثر
  - سید مصور حسین
    - سید محمد عسکری
    - سید حسن عسکری
  - سید عزادار حسین
    - سید فضل عباس
    - سید بلند عباس
- سید جعفر حسین

(صفحہ 86 سے) سید آل محمد ابن حشمت حسین

- سید ظہور محمد
  - سید سہیل حیدر
    - سید محمد عابر
- سید قمر محمد (اچھن)
  - سید اظہر عباس
    - سید ولی محمد
  - سید مہدی عباس
    - سید محمد یوسف
    - سید علی حسنین
  - سید ثمر عباس
  - سید قمر عباس
    - سید محمد حیدر
  - سید اختر عباس
    - سید احمد علی
  - سید علی عباس
    - سید فرمان علی
    - سید علی
- سید ناظر عباس
  - سید حیدر عباس

(صفحہ 86 سے) سید محمد علی (چھبن) ابن سید زاہد حسین

- سید محمد امیں
  - سید محمد عباس
  - سید وصی عباس
  - سید علی عباس
- سید محمد فاضل
  - سید محمد عالم
- مولانا سید غضنفر علی
  - سید محمد مہدی
  - سید حسین مہدی
  - سید علی مہدی
  - سید اصغر مہدی
  - سید حسن مہدی
- سید افسر علی
  - سید محمد حیدر
- سید محمد عاقل
  - سید محمد صادق
  - سید نادعلی
- سید محمد اختر

(سید خانی) **سید حسن خان ابن سید علی سبزواریؒ** (صفحہ 49 سے)

- سید علی خان
  - سید قادر علی
    - دختر
- سید جان علی
  - سید سلطان علی
    - (نسل جارچہ)
- سید فاضل
  - سید اشرف علی
    - سید جعفر علی
      - سید فاضل خورد
        - سید بدر عالم
          - سید معظم علی
            - سید ہاشم علی
            - سید کاظم علی
            - سید اعظم علی
              - سید غلام علی
                - سید اسد علی (صفحہ 89 پر)
                - سید عاشق علی
                  - سید جعفر حسین
                    - سید عیوض حسین
                      - سید خورشید حسین
                        - سید ناظر حسن
                        - سید مظاہر حسن
                        - سید حسن
                        - سید صابر حسن
                  - سید حیدر حسین
                    - (دختر)
                  - سید رضا حسین
                    - سید ضامن حسین
                      - سید غلام حسنین نجم (مصنف گلدستہ رضویہ)
                        - مولوی سید نور الحسنین (جوان فوت)
                        - ڈاکٹر سید ظہیر الحسن
                          - (دختر)
                    - سید ناظر حسین
                    - سید اصغر حسین
                      - سید غلام شبیر
                        - (لاولد)
              - پیر سید بخش علی (مدفون معصوم کا تکیہ۔ شبیہ قبر گولی تالاب)
        - سید عنایت علی
          - سید کرم علی
          - سید بلاہر علی
            - سید شاہ علی
              - سید نثار علی
                - دختر
              - سید علی رضا
                - سید علی حسین
                  - سید تفضّل حسین
                    - دختر
                - سید محمد حسن
                  - سید مومن حسن (لاولد)
                  - سید رحمت حسین (لاولد)
        - سید جلال
          - سید لعل
            - سید کبیر (صفحہ 90 پر)
            - سید شکور
              - سید غیاث الدین
                - سید قمر علی
                  - سید محمد علی
                    - سید تراب علی
                      - سید ابن حسن (لاولد)
                      - منشی امیر حسن
                        - سید نظیر حسن
                        - سید تنویر حسن
                        - (صفحہ 89 پر)
        - سید کاظم علی
- سید خان میر
  - سید ناصر کلاں
    - (نسل جارچہ صفحہ 93 پر)
- سید راجو (نسل جارچہ)
  - سید تاج الدین
    - سید بھکاری شاہ

(سید خانی)

سید اسد علی ابن غلام علی (صفحہ 88 سے)

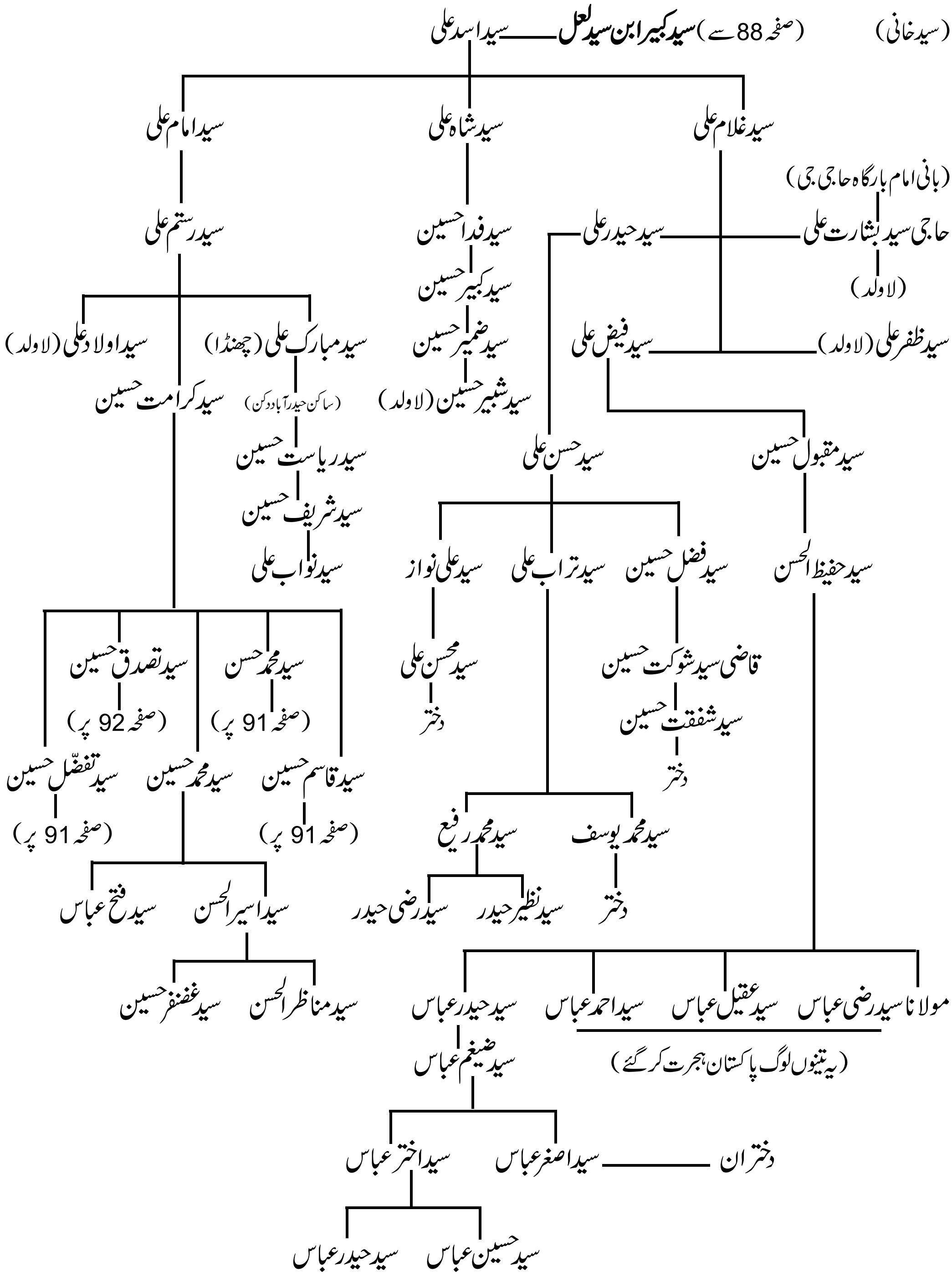
- حکیم سید ابراہیم حسین —— سید محمد زکی —— (لاولد)
- سید حیدر حسن —— سید آفتاب حسین
  - سید انعام حیدر
    - سید آغا حیدر
    - سید سبط حیدر
    - سید محمد حیدر
    - سید وصی حیدر
    - سید افتخار حیدر
  - سید نسیم حیدر
  - سید اکرام حیدر
    - سید مختار حیدر
    - سید ذوالفقار حیدر
    - سید ریاض حیدر
    - سید سلطان حیدر

سید نظیر حسن ابن امیر حسن (صفحہ 88 سے)

- سید اکرام رضا (شبو)
  - سید غضنفر رضا
    - سید مدبر رضا
    - سید مطہر رضا
    - سید محمد ہادی
  - سید ضرغام رضا
    - سید رضا مجتبیٰ
    - سید باسم رضا
  - مولانا سید محمد عسکری
  - سید مدثر رضا
  - سید عباس رضا
  - مولانا سید اسد رضا
- سید جعفر رضا
  - دختر
- سید گوہر رضا
  - سید قیس رضا —— سید انور رضا
  - سید آفاق رضا
  - سید محمد رضا
  - سید شاہنواز رضا

سید تنویر حسن ابن امیر حسن (صفحہ 88 سے)

- سید خورشید حسن
  - سید شان محمد
    - سید محمد عینل
    - سید محمد ضوحان
  - سید لعل محمد
    - سید محمد زینل
  - سید شبیہ محمد
- سید تاثیر حسن
  - سید ضیاء الاسلام
  - سید ثمر الاسلام
  - سید تراب علی
  - سید صدر الاسلام


(سید خانی)
(صفحہ 88 سے) سید کبیر ابن سید لعل
سید اسد علی
سید غلام علی
سید شاہ علی
سید امام علی
(بانی امام بارگاہ حاجی جی)
حاجی سید بشارت علی
(لاولد)
سید حیدر علی
سید ظفر علی (لاولد)
سید فیض علی
سید فدا حسین
سید کبیر حسین
سید ضمیر حسین
سید شبیر حسین (لاولد)
سید رستم علی
سید مبارک علی (چھنڈا)
(ساکن حیدر آباد دکن)
سید اولاد علی (لاولد)
سید کرامت حسین
سید ریاست حسین
سید شریف حسین
سید نواب علی
سید مقبول حسین
سید حسن علی
سید حفیظ الحسن
سید فضل حسین
سید تراب علی
سید علی نواز
قاضی سید شوکت حسین
سید شفقت حسین
دختر
سید محسن علی
دختر
سید محمد حسن
(صفحہ 91 پر)
سید تصدق حسین
(صفحہ 92 پر)
سید قاسم حسین
(صفحہ 91 پر)
سید محمد حسین
سید تفضّل حسین
(صفحہ 91 پر)
سید محمد یوسف
سید محمد رفیع
دختر
سید نظیر حیدر
سید رضی حیدر
سید اسیر الحسن
سید فتح عباس
سید مناظر الحسن
سید غضنفر حسین
مولانا سید رضی عباس
سید عقیل عباس
سید احمد عباس
سید حیدر عباس
(یہ تینوں لوگ پاکستان ہجرت کر گئے)
سید ضیغم عباس
دختران
سید اصغر عباس
سید اختر عباس
سید حسین عباس
سید حیدر عباس

(سید خانی)

(صفحہ 90 سے) سید محمد حسن ابن کرامت حسین

- سید علی حسن
  - سید آل حسن (بندو)
    - سید انور حسن
      - سید تکلم حسن
    - سید رئیس حسن
      - سید عطا حسن
      - سید فارق حسن
  - سید نبی حسن (عبّن)
    - سید ظفر حسن
      - سید ساجد حسن
        - سید اریب حسن
      - سید واحد حسن
      - سید ساحل حسن
    - سید امیر حسن
      - سید ابوالحسن
      - سید عرش حسن
    - سید مظفر حسن
      - سید فراز حسن
      - سید محراب حسن
      - سید دلدار حسن
      - سید مختار حسن
    - سید نجم الحسن
      - سید فراست حسن
      - سید رضا حسن
    - سید محبوب حسن
      - سید فیض حسن
      - سید ہدایت حسن
      - سید سرور حسن
  - سید شفیع حسن (چھبن)
    - سید وزیر حسن
      - سید تصویر حسن
        - سید علی حسن
      - سید کاشف حسن
      - سید عظمت حسن
    - سید نصیب حسن
      - سید مونس حسن
      - سید سہیم حسن
      - سید امن حسن
    - سید ندیم حسن
      - سید شعیب حسن
      - سید ذکی حسن
  - سید شبیہ حسن (سید)
    - دختر

(صفحہ 90 سے) سید قاسم حسین ابن کرامت حسین

- سید عین الحسن ـــــــ سید زین العابدین
  - سید نظیر احمد
    - سید وسیم احمد
    - سید حسن احمد
    - سید رئیس احمد (جوان فوت)
    - سید محمد احمد
    - سید حسین احمد

(صفحہ 90 سے) سید تفضّل حسین ابن کرامت حسین

- سید امام علی
  - سید وصی علی (رستم)
    - سید محمد علی
    - سید محمد عباس
  - سید نصرت علی (کلوا)
    - سید سجاد علی
    - سید حیدر علی
    - سید حسن محمد (بچپن میں فوت)

(سیدخانی) (صفحہ 90 سے) **سیدتصدق حسین ابن کرامت حسین** (چھولس سے عباس نگر آ کر اپنی سسرال میں آباد ہوئے)

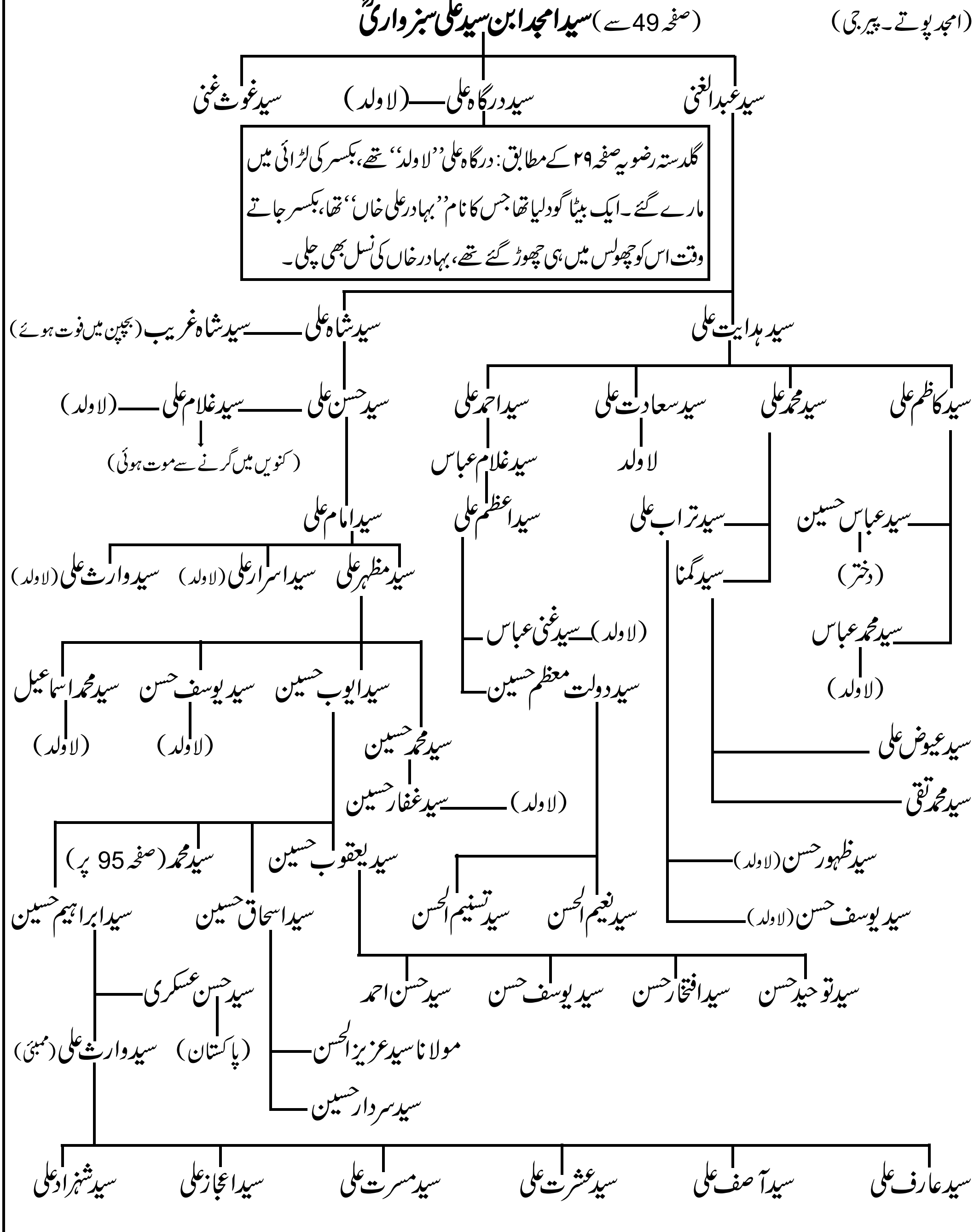
- سید بندہ مہدی
  - سید ظہور مہدی (جور)
    - سید محمد آفتاب
      - سید علی عباس
      - سید کردار عباس
      - سید شاداب عباس
      - سید اقرار عباس
    - سید محمد تقی
      - سید مختار عباس
    - سید محمد اکبر
      - سید فیروز عباس
      - سید جعفر عباس
      - سید جاوید عباس
    - سید محمد مہتاب
      - سید حسن عباس
  - سید علی مہدی (سکریٹری کلن)
    - سید ولی مہدی
    - سید محمد سلطان
      - سید شاہ رضا
      - سید شاہ حسین
      - سید سجاد حسین
    - سید محمد اسلام
      - سید محمد فیضان
      - سید محمد ضیا
      - سید محمد ریحان
    - سید قمر مہدی
      - سید مرتضیٰ حسین
    - سید محمد آفاق
      - سید محمد افروز
      - سید محمد نہال
      - سید محمد حجت
        - سید محمد انذار
        - سید عدنان
        - سید حسن مہدی
    - سید محمد نعیم
    - سید محمد انور
    - سید محمد عادل
  - سید رسول مہدی (چھولن)
    - سید محمد مہدی
      - سید محمد بابر
      - سید محمد خرم
      - سید محمد کاشف
      - سید محمد عروج
      - سید محمد فیضان
    - سید محمد ہادی
      - سید محمد ضمانت
      - سید محمد زکی
      - سید محمد کرامت
      - سید محمد سمیر
      - سید محمد شبیہ
    - سید نبی ہادی
      - سید محمد عامر
      - سید محمد آصف
- سید فدا مہدی (لاولد)
- سید رضا مہدی ——— رمضان علی (گھسیٹا)
  - سید وصی محمد (وصیا)
    - سید گل محمد
      - سید گلریز محمد
      - سید شوزیب محمد
      - سید جاوید محمد
    - سید حسن محمد
      - سید صغیر محمد
    - سید نظر محمد
  - سید علی محمد (منشی)
    - سید شاہ محمد
      - سید محمد مودت
      - سید محمد عرفان
    - سید تقی محمد
      - سید علی رضا
      - سید معصوم رضا
    - سید رضا محمد
      - سید محمد علی
      - سید حسن علی
    - سید مدثر محمد
    - سید شہزاد محمد
    - سید ایوب محمد
  - سید شبیہ محمد (چھبو)
    - سید ضیا عباس
    - سید نعیم عباس
  - سید ولی محمد (ولین)
    - سید قدیم حسن
    - سید ندیم حسن

(چہارم والے۔ جارچہ سادات)

(صفحہ 88 سے) **سید بھکاری شاہ**

یہ شاخ جارچہ میں آباد ہوئی اور........ چہارم والوں کے نام سے مشہور ہوئی

- **سید بھکاری شاہ**
  - سید ناصر خورد
    - سید حسام الدین
      - سید شہاب الدین
        - لاولد
      - سید سکھا
      - سید قیام الدین
        - سید حسن علی
        - سید احسان علی
          - سید مردان علی
            - سید بنیاد علی
              - مولانا سید ناظر حسین
                - مولانا سید حسن
                  - ڈاکٹر سید لئیق الحسن
                    - سید شکیل رضا (لاہور۔ پاکستان)
            - سید منور علی
              - مولانا سید فیاض حسین (عامل کامل۔ مدفون امام بارگاہ کشمیریان چھولس سادات)
                - مولانا سید محمد الیاس (وفات: ۱۵؍جون ۱۹۵۰ء مدفون جارچہ سادات)
                  - ڈاکٹر سید امیر حیدر
                    - سید قیام الدین حیدر
                    - سید غازی الدین حیدر
                  - سید نصیر حیدر
                    - سید دبیر حیدر
            - سید فیض علی
          - سید حسین علی
        - سید حسین علی
      - سید بساون علی
    - سید امام الدین


(امجد پوتے۔ پیرجی)
سیدامجدابن سیدعلی سبزواریؒ
(صفحہ 49 سے)
سیدعبدالغنی
سیددرگاہ علی ـــ (لاولد)
سیدغوث غنی
گلدستہ رضویہ صفحہ ۲۹ کے مطابق: درگاہ علی ''لاولد'' تھے، بکسر کی لڑائی میں مارے گئے۔ایک بیٹا گودلیا تھا جس کا نام ''بہادرعلی خاں'' تھا، بکسر جاتے وقت اس کو چھولس میں ہی چھوڑ گئے تھے، بہادرخاں کی نسل بھی چلی۔
سیدہدایت علی
سیدشاہ علی ـــ سیدشاہ غریب (بچپن میں فوت ہوئے)
سیدکاظم علی
سیدمحمد علی
سیدسعادت علی
لاولد
سیداحمد علی
سیدغلام عباس
سیداعظم علی
سیدحسن علی
سیدغلام علی ـــ (لاولد)
(کنویں میں گرنے سے موت ہوئی)
سیدامام علی
سیدمظہرعلی
سیداسرارعلی (لاولد)
سیدوارث علی (لاولد)
سیدعباس حسین
(دختر)
سیدمحمد عباس
(لاولد)
سیدتراب علی
سیدگمنا
سیدغنی عباس (لاولد)
سیددولت معظم حسین
سیدایوب حسین
سیدیوسف حسن
(لاولد)
سیدمحمداسماعیل
(لاولد)
سیدمحمد حسین
سیدغفارحسین ـــ (لاولد)
سیدعیوض علی
سیدمحمدتقی
سیدظہورحسن (لاولد)
سیدیوسف حسن (لاولد)
سیدیعقوب حسین
سیدمحمد (صفحہ 95 پر)
سیدابراہیم حسین
سیداسحاق حسین
سیدنعیم الحسن
سیدتسنیم الحسن
سیدتوحیدحسن
سیدافتخارحسن
سیدیوسف حسن
سیدحسن احمد
سیدحسن عسکری
(پاکستان)
سیدوارث علی (ممبئی)
مولاناسیدعزیزالحسن
سیدسردارحسین
سیدعارف علی
سیدآصف علی
سیدعشرت علی
سیدمسرت علی
سیداعجازعلی
سیدشہزادعلی

(امجد پوتے۔ پیرجی) **سید محمد ابن ایوب حسین** (صفحہ 94 سے)

- سید ولی محمد
  - سید نقی محمد
    - سید ایوب محمد
      - سید عباس علی
    - سید شبیہ محمد
  - سید فیروز محمد
    - سید امید محمد
    - سید زین محمد
  - سید گلزار محمد
    - سید محمد رضا
  - سید شعبان محمد
    - سید علی رضا
  - سید شان محمد
    - سید فیض محمد
    - سید عدنان محمد
  - سید تاجدار محمد
  - سید پرویز محمد
    - سید غازی محمد
- سید علی محمد
  - سید حسن محمد
    - سید منیر محمد
    - سید وسیم محمد
    - سید فہیم محمد
  - سید شکیل محمد
    - سید محمد ارشد
    - سید محمد آصف
    - سید محمد عارف
  - سید عقیل محمد
    - سید عظیم محمد
  - سید نوازش محمد
  - سید منظر محمد
  - سید شاہ نواز محمد
    - سید حسن یعقوب
    - سید محمد علمدار
  - سید وکیل محمد
    - سید محمد عباس
  - سید حسین محمد
  - سید شہنشاہ محمد
    - (لاولد)
  - اولیاء
    - (گودلیا ہوا بیٹا)
  - سید دانش محمد
    - سید محبّ محمد
- سید عون محمد
  - (دختران)
- سید شفیع محمد
  - سید عرش محمد
    - سید فرحان محمد
    - سید فرقان محمد
  - سید رفیع محمد
- سید وصی محمد
  - سید جون محمد
    - سید محمد کاظم
  - سید رضی محمد

(اکبر پوتے۔ پیر کی پٹی) (صفحہ 49 سے) **سید اکبر ابن سید علی سبزواریؒ** ــــ سید محمد جمال ــــ سید شیر علی ــــ **سید پیر محمد**

سید مبارک علی — سید حسن علی — سید عظیم الدین — سید علاء الدین — سید جان محمد — سید حبیب

سید غیاث (گھاسی) | سید عارف علی (صفحہ 99 پر) — سید علی ــــ سید بنیاد علی

سید رستم علی (صفحہ 99 پر) — سید قربان حسین ــــ سید بشارت علی

(صفحہ 97 پر)

سید عبدالمجید ــــ سید جان علی ــــ سید ولایت حسین ــــ سید جعفر حسین (لاولد)

سید محمد — سید محمد حسین ــــ سید علی حیدر ــــ سید کرار حیدر — سید رستم علی — سید فیروز علی

سید بخشش علی — سید علی احمد — حافظ سید علی اختر — سید فیاض حسین

سید امید علی — سید مظفر حسین — سید افضال حسین

سید غلام عباس — سید ولی حیدر — دختر ــــ سید باقر حسین ــــ سید عیوض علی — سید محمد کاظم

مولانا سید گلزار حیدر — سید عمران حیدر — (صفحہ 97 پر) سید فتح حسین — سید محمد طیب

سید محمد شبیر | سید امام حیدر — سید محمد عزیر — سید مہدی حسن

سید فیض حیدر — (پاکستان) سید توحید حسن ــــ سید ابن حسن

(دختران) ــــ سید عشرت حسن ــــ سید ریاض الحسن

سید محمد عالم ــــ سید شبیر حسن — سید حسن (لاولد)

سید محمد ارمان — سید محمد فرمان

سید محمد باقر — سید محمد افتخار — سید محمد مسیّب — سید محمد مجاہد

سید نہال اختر — سید فیضان اختر — سید بخشش حسین — سید وحدت رضا

سید وصی اصغر — سید وقار رضا — سید محمد مظاہر — سید محمد سالم

سید فائز اختر — سید شان رضا — سید ماہر رضا — سید محمد روش حسین — سید محمد عامر

سید عسکری اختر — سید محمد زین عبا — سید محمد خضر

سید علی رضا

(اکبر پوتے۔ پیر کی پٹی)

سید فتح حسین ابن رستم علی (صفحہ 96 سے)

- سید غلام رضا ——— لاولد
- سید محمد رضا (سیٹھ جی اجیا)
  - سید محسن رضا
    - سید قمر رضا ——— دختران
    - سید مستحسن رضا ——— سید سہیل رضا
  - سید اکبر رضا
    - سید امیر رضا
      - سید مہدی رضا
      - سید محمد رضا
      - سید صادق رضا
    - سید شیدا رضا
      - سید قیصر رضا
      - سید عرفان رضا
      - سید ثمر رضا
      - سید شاداب رضا
    - سید احمد رضا
      - سید حسن رضا
    - سید خورشید رضا
      - سید ساحل رضا
      - سید آصف رضا
    - سید احسن رضا
      - سید فاطم رضا
    - سید تحسین رضا
      - سید بلال رضا
      - سید ہلال رضا
      - سید میثم رضا

(صفحہ 96 سے) **سید بشارت علی**

- سید ظہور الحسن
- سید قاسم حسین ——— (دختران)
- سید ابوالحسن
  - سید سلطان حسین
    - سید عالم علی
    - سید ظہور علی
  - حاجی سید بنیاد علی
    - سید محمد علی
      - سید اکبر علی
        - سید عزادار علی ——— سید محمد علی
        - سید دلبر علی ——— سید اسد حسین
        - سید علی ——— سید ابوالحسن
        - سید عسکری
      - سید مبارک علی
      - سید قاسم علی
        - سید محبوب علی
        - سید تقی علی
        - سید یوسف علی
      - سید اصغر علی
        - سید بنیاد علی
        - سید سجاد علی
    - سید شبیر علی
      - سید محمد حسین
        - سید علی عسکری
        - سید صفدر عسکری
      - سید محمد حسن
        - سید غماز شاہ
        - سید میر میران شاہ
        - سید جازل شاہ
  - سید قربان حسین (صفحہ 98 پر)

(اکبر پوتے۔ پیر کی پٹی) (صفحہ 97 سے) **سید قربان حسین ابن ابوالحسن**

- سید حسین علی
  - سید نواب علی
    - سید محمد اختر
      - سید عباس اختر
    - سید سلیم اختر
      - سید علی وارث
      - سید عامر حسین
    - سید قمر اختر
      - سید محمد ایاز
    - سید حیدر علی
  - سید نجف علی
    - سید فہیم علی
    - سید انور علی
    - سید کمال اختر
  - سید بشارت علی
    - سید صفدر علی
    - سید امداد علی
    - سید آزاد علی
    - سید امن علی
- سید مظہر علی
  - سید رستم علی
    - سید حسن علی
- سید عارف علی
  - سید ظفر علی
    - سید مہدی علی
    - سید غازی علی
  - سید بہادر علی پردھان
    - سید سیف علی
    - سید اضام علی
    - سید شیراز علی
    - سید آغاز علی
    - سید بابر علی
  - سید شہر علی
    - سید توصیف علی
    - سید ولی رضوی
    - سید منہال علی
  - سید فیروز علی
    - سید فرزند علی
    - سید لقمان علی
    - سید عاطف علی
  - سید نقی علی
    - سید کمیل علی
    - سید فراز علی
    - سید زکی علی
  - سید محمد علی
    - سید مختار علی
    - سید کمل علی
    - سید چاند علی

(اکبر پوتے۔ پیر کی پٹی) (صفحہ 96 سے) **سید عارف علی ابن حسن علی** ——— سید محمد کالے

سید قادر علی ——— سید غلام حسین

سید غلام عباس ——— سید ناظر علی | سید کرم علی | سید واجد علی ——— (لاولد)

سید طفیل عباس | سید علمدار عباس | سید سجاد حسین | سید عابد حسین | سید کوثر حسین | سید احمد حسین

سید علی عباس | (لاولد) | (لاولد) | ڈاکٹر سید زمرد حسین | (لاولد) | (لاولد)

سید انصار حسین | سید ظفر عابد | سید محمد الیاس | سید گلزار احمد

(ڈاکٹر سید زمرد حسین کی اولاد پاکستان میں آباد ہے)

(صفحہ 96 سے) **سید رستم علی ابن حسن علی** ——— علی اکبر

علی اصغر

سید غالب علی ——— سید محبوب علی | سید مراد علی | سید پیر علی | سید فضل حسن | سید امام علی (ساکن نور پور)

(صفحہ 100 پر) | (صفحہ 100 پر)

سید عیوض علی | سید حاتم علی | (لاولد) سید مشرف علی | سید شہادت علی | سید محمد علی | سید رحم علی

(دختر) | (لاولد) | (لاولد) ——— سید ناظم حسن | حافظ سید حسن | سید نثار حسین | سید گلزار حسین

(دختران) ——— سید اکبر رضا | سید اصغر حسن | (دختر) | سید ریاض الحسن

مولانا سید حسن

سید محمد نقی | سید محمد تقی

(لاولد) ——— سید محمد علی | سید وصی حسن | سید امجد علی | سید محمود الحسن

(پاکستان میں آباد ہیں) سید شفیع حسن | سید غازی حسن | سید محمد

(نور پور میں آباد ہیں) سید احسان علی | سید سعید الحسن | سید مقصود الحسن | سید محبوب الحسن | سید حسین الحسن

سید سلمان حیدر | سید فرمان علی | سید عرفان حیدر | (پاکستان میں آباد ہیں)

سید جوہر عباس | سید جاسم عباس

(اکبر پوتے۔ پیر کی پٹی) (صفحہ 99 سے) **سید مراد علی ابن علی اصغر** ـــ سید چراغ علی ـــ سید امداد علی ـــ سید علی صغیر ـــ (دختر)

- سید چراغ علی
  - سید تراب علی
    - سید مصطفےٰ حسین
      - سید مشتاق حسین
        - سید جمیل اختر
          - سید گلفام حیدر
            - مرجان حیدر
          - سید بدر عالم
          - سید شہزاد عالم (جوان فوت)
          - سید سلطان عالم
          - سید ظفر حیدر
        - سید نسیم اختر
          - سید جان عالم
          - سید عباس اختر
          - سید جاوید اختر
          - سید کلیم حیدر
      - سید مرتضیٰ حسین (لاولد)
    - سید اصطفےٰ حسین
      - سید اشتیاق حسین
        - سید منتظر حسین
      - سید عاشق حسین
        - سید انیس حیدر
        - سید حیدر
      - سید صابر حسین
        - (دختر)
    - سید کلب عابد
      - سید ضمیر حسن
        - سید صغیر امجد
      - سید نصیر حسین
        - سید بنیاد اصغر
      - سید امیر عباس
        - سید نفیس عباس
      - سید بشیر حسین
        - سید مراد علی

(صفحہ 99 سے) **سید فضل حسن ابن علی اصغر** ـــ سید مخدوم علی

- سید مخدوم علی
  - سید ثابت علی (صفحہ 101 پر)
  - سید قاسم علی
    - سید عیوض علی
      - سید ابن علی
        - سید اکبر علی (پاکستان)
      - سید انور علی
        - سید امام علی (پاکستان)
      - سید فضل علی
        - سید نصیب علی
          - سید معراج اقبال
            - سید فیضان رضا
            - سید رضوان رضا
            - سید احمد رضا
          - ڈاکٹر سید ظفر اقبال
            - سید ثمر اقبال
            - سید حسن اقبال
          - سید مسرور اقبال
            - سید محمد ثقلین
            - سید فراست علی
            - سید شباہت علی
          - سید مشکور اقبال
            - سید محمد غازی
    - سید مہدی حسن
      - سید حکیم الحسن
        - سید نعیم الحسن
      - سید نجم الحسن
        - سید فرمان حسین
      - سید شریف حسن
        - سید تسلیم الحسن
      - سید سبط حسن
        - سید لخت حسن
          - سید سبط مہدی
  - سید مظہر علی (صفحہ 101 پر)

(اکبر پوتے۔ پیر کی پٹی) (صفحہ 100 سے) **سید ثابت علی ابن مخدوم علی** ـــــ سید اصغر علی ـــــ سید ابن حسن

سید محمد بشیر حسین ـــ سید مقبول حسین ـــ سید محمد علی ـــ سید مقصود حسن ـــ (لاولد)

سید محمود حسن

سید آل حسن

سید سرفراز حسن — سید شہنشاہ حسن — سید قیصر حسن — سید نفیس حیدر — سید رضا حسن — سید شبیہ حسن

سید مختار سعید — سید کامران حسن — سید ادیب حسن — سید عدنان رضا — سید امان رضوی — سید ارہان رضوی

سید گل عباس — سید اعجاز حسن — سید مقبول حسن — سید شہزاد حسن — سید چاند حسن — سید انعام حسن

سید صادق حسن — سید ابوطالب حسن — سید عسکری حسن — سید منصف حسن

سید منعوب حسن

(صفحہ 100 سے) **سید مظہر علی ابن مخدوم علی**

سید حسین — سید انتظار حسین — سید امداد حسین

سید ولایت حسین — سید ابرار حسین — سید محمد عباس

سید نجابت حسین — سید نزاکت حسین — سید ظفر عباس — سید تقی ہادی — سید قمر عباس

سید ضمانت حسین — سید محضر علی — سید لیاقت علی — سید قسمت علی — سید محمد عادل — سید محمد حسنین — سید ابوذر

سید ہادی حسین — سید رضا حسین — مولانا سید ایاز حسین — سید شرافت حسین — سید محمد عاصم — سید محمد نصیب

(شاخِ نور پور، ملحق بہ جلیسر ضلع ایٹہ) (صفحہ 48 سے)

سید حسن سبزواری ابن شاہ میر ابن سید جلال بیہقی علیہم الرحمۃ

- سید اسحاقؒ (مزار: انبالہ ہریانہ) (نسل جارچہ، انبالہ و ہریانہ)
- سید موسیٰؒ (مزار: دہلی)
  - شاہ جلالؒ (مزار و نسل: پیپری بجنور)
- سید بندگی معظمؒ (مزار: بدایوں) (نسل جارچہ)
- سید ابراہیمؒ (مزار: جلیسر۔ ایٹہ)
  - سید عبداللہؒ
  - سید عارفؒ (شاخِ نور پور بحوالہ شجرہ سادات رضویہ کالا افغان پنجاب)
    - سید عین اللہؒ ــــ سید وجیہ الدین
      - سید نور علیؒ (مزار و نسل: نور پور) ــــ سید محمد ابراہیمؒ
        - سید قائم علی (بحوالہ تذکرہ سادات جارچہ و چھولس) ــــ سید بندہ علی
          - سید شیر علی
            - سید روشن علی
              - سید احسان علی
                - سید دلاور علی
                  - سید علی حسین
                    - سید حمید الحسن
                      - سید عزیز الحسن (صفحہ 104 پر)
                      - سید ابن علی (صفحہ 105 پر)
                      - سید شمیم الحسن ــــ سید نسیم الحسن
                        - سید جاوید حسن
                          - سید دیار حسن
                        - سید شاہویز حسن
                    - سید محمد حسنین (لاولد)
                - سید حاتم علی
            - سید کرم حسین
              - سید محمد حسن
            - سید ظہور حسین
              - سید نیاز احمد
              - سید ائمۃ الحسن
              - سید شفیق الحسن
            - سید باقر حسین
              - سید صابر حسین (صفحہ 103 پر)
              - سید نایب حسین
                - سید عون محمد
                - سید ولی محمد
              - سید شاکر حسین
                - سید ناصر حسین
                - سید زاہد حسین
  - سید غازیؒ
- میر میرانؒ (مزار: سرہند پنجاب)
- سید ناصرؒ (مزار: کوہ تبت کشمیر)
  - سید محمود روحیؒ (مزار و نسل: جارچہ)
- سید زین العابدینؒ (مزار: جیور بلند شہر) (شہید در جوانی جنگ کلوندا)

(شاخِ نور پور، ملحق بہ جلیسر ضلع ایٹہ)

(صفحہ 102 سے) سید صابر حسین ابن سید باقر حسین

- سید عارف علی
  - سید ذوالفقار علی
    - سید اظہار حسین
      - سید محمد بلال
      - سید محمد ادیب
    - سید مظاہر حسین
      - سید محمد عارف
      - سید محمد تابش
- سید مختار حسین (میم)
- سید نواب علی
  - سید عاشق علی
    - سید شیدا علی
      - سید حیدر علی
        - سید محمد مسلم
      - سید وسیم علی
      - سید اسد علی
  - سید مشبر علی
    - سید محمد آصف
      - سید تقی سجاد
      - سید محمد عارض
- سید اشفاق حسین (صفحہ 104 پر)
- سید اشتیاق حسین
  - سید مہتاب حسین
    - سید فیروز عالم
      - سید محمد کمیل
      - سید محمد حماد
    - سید محمد صادق
    - سید آفتاب حسین
      - سید محمد غازی
  - سید محمد کامل (کمل)
    - سید انتظار حسین
      - سید علی رضا
      - سید جواد رضا
    - سید رہبر رضا
  - سید محمد طاہر (چمن)
    - (لاولد)
  - سید باقر علی
    - (معذوری کے سبب شادی نہیں ہوئی)
  - سید فرزند علی
    - سید دانش رضا
    - سید حیدر رضا

(میم) سید مختار حسین ابن صابر حسین

- سید کرار حسین
  - سید نقی عباس
    - سید علی صابر
    - سید زکی مہدی
    - سید علی مہدی
    - سید محمد مہدی
  - سید وقار عباس
  - سید محمد عباس
    - سید عامر عباس
  - سید حسین عباس
    - سید وفا عباس
    - سید فضل عباس
- سید اطہر حسین
- سید اختر عباس

(ان کی نسلیں پاکستان میں آباد ہیں)

- سید افسر حسین — سید قمر عباس
  - سید محمد عیان
  - سید محمد اسد
  - سید محمد ابراہیم
  - سید محمد صمد

(شاخِ نور پور، ملحق بہ جلیسر ضلع ایٹہ)

(صفحہ 103 سے) **سید اشفاق حسین ابن صابر حسین**

- سید اظہر عباس (گلاب پیارا)
  - سید محمد میاں
    - سید محمد کیف
    - سید محمد کبیر
    - سید حسن علی
  - سید تعظیم حیدر
    - سید تنویر حیدر
    - سید یوسف علی
  - سید فیروز علی
    - سید رؤف علی
  - سید نبی حیدر
    - سید محمد لاریب حیدر
    - سید محمد ابراہیم
  - سید تصویر حیدر
    - سید لبیب حیدر
    - سید محمد حیدر
- سید قیصر عباس
  - (لاولد)
- سید اصغر عباس
  - (لاولد)
- سید حسن عباس
  - سید مظہر عباس
  - سید قمر عباس
  - سید حنین عباس
  - سید علی عباس
    - سید محمد ریاض
    - سید محمد شیراز

(صفحہ 102 سے) **سید عزیز الحسن ابن حمید الحسن**

- سید رضی الحسن
  - سید پرویز حیدر
    - سید علی حیدر
    - سید عارف رضا
  - سید رہبر عباس
    - سید علی حسین
    - سید علی حسنین
- سید محبّ الحسن
  - سید جاوید حسن
    - سید علی خمینی
  - سید نعیم الحسن
    - سید علی
    - سید محمد
  - سید محمد صادق
    - سید علی سجاد
    - سید نور علی
    - سید علی مرتسم
  - سید سیف الحسن
    - سید محمد زماں
    - سید علی عباس
    - سید حاشر رضوی
- سید شفیع الحسن
  - سید واصف حسن
- سید محمد افتخار
  - سید محمد اختر
  - سید فرحان عباس
    - سید علی حسین
    - سید محمد زین
  - سید سیف علی
  - سید ریحان عباس

(شاخِ نور پور، ملحق بہ جلیسر ضلع ایٹہ)

سید ابن علی ابن حمید الحسن (صفحہ 102 سے)

- سید وصی رضا
  - سید اختر رضا
    - سید اظہر رضا
  - سید دلاور علی
    - سید شعیب رضا
    - سید یوزارسیف
  - سید حاتم علی
    - سید حبیب حیدر
  - سید نعیم اختر
    - سید علی فراز
    - سید شیزان رضا
  - سید فرقان علی
    - سید بلاول عباس
  - سید فیروز علی
- سید گلزار علی
  - سید قاسم رضا
  - سید فرحان علی
    - سید ابوالحسن
  - سید محمد حسنین
  - سید حیدر رضا
    - سید تقی حسن
  - سید سمیر رضوی
- سید روشن علی
  - سید ہمایوں علی
- سید فردوس علی
  - سید حسن صادق
  - سید محمد کیف
  - سید محمد زہیر
  - سید محمد معروف

﴿مصنّف کتاب کے رشحاتِ قلم﴾

(۱) چھولس سادات تاریخ کے جھروکوں سے
(۲) حقیقت دنیا مولا علیؑ کی نظر میں
(۳) معرفت دین آیات وروایات کے تناظر میں
(۴) بوستانِ ولایت (شجرہ خاندانِ ولایت)
(۵) اجازاتِ علمائے ہند (اردو، فارسی، انگریزی)
(۶) انوارِ فلکؔ ۲؍جلد (تذکرۂ مختصر علمائے ہند۔ فارسی)
(۷) دائرۃ المعارف (تذکرۂ تفصیلی علماء۔ فارسی)
(۸) شہید رابع علامہ مرزا محمد کامل علیہ الرحمہ (اردو)
(۹) علامہ سید کلب عابد نقوی طاب ثراہ
(۱۰) چمکتے ستارے (۲؍جلد۔اردو) ۸۰ علماء کا تذکرہ
(۱۱) چمکتے تارے (۲؍جلد۔ ہندی) ۸۰ علماء
(۱۲) ستارگانِ درخشان (۲؍جلد۔ فارسی) ۸۰ علماء
(۱۳) کشف الخزائن (کتب شیعی۔ فارسی)
(۱۴) بوستانِ فلکؔ (باب غم) نوحہ جات وسلام
(۱۵) بوستانِ فلکؔ (باب مناقب)
(۱۶) بوستانِ فلکؔ (باب غزل)
(۱۷) کٹلاگ کتب خانہ پروفیسر نیر مسعود لکھنؤ
(۱۸) سراج المبین علیؑ (۲؍جلد۔اردو سے ہندی)
(۱۹) سعد ابن ابی وقاص کا حقیقی چہرہ
(۲۰) وہابیت کا تنقیدی جائزہ
(۲۱) روزِ عاشور کا روزہ
(۲۲) آیاتِ ولایت کا تحقیقی جائزہ
(۲۳) خطیب کعبہ (حضرت عباسؑ)
(۲۴) درسنامہ نہج البلاغہ جلد ۲، ۳، ۴ (فارسی سے اردو)

☆☆☆☆☆

Chamanistan e Rizvia

(Chhaulas Sadat)



Author

Maulana S. Ghafir Rizvi Chhaulsi

(Islamic Scholar Delhi)